

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ اول

کتاب الطلاق	کتاب النکاح	کتاب التفسیر
کتاب الذبائح	کتاب الحقیقہ	کتاب الاطعمہ
کتاب الطب	کتاب الاشربہ	کتاب الضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۴۲۴۵
 احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح
 مولانا ظہور الباری عظیمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے حوالہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	اکیسواں پارہ		۲۵	قاری سے کہنا کہ بس کرو	۳۶	۵۰	۵۱	۵۶
۲	سورہ فاتحہ کی فضیلت	۲۱	۲۶	کتنی مدت میں قرآن تم کرنا چاہیے	"	۵۱	"	۵۷
۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۲۲	۲۷	قرآن کی تلاوت کے وقت رونا	۳۸	۵۲	"	۵۸
۴	سورہ کہف کی فضیلت	"	۲۸	قرآن کے لئے قرآن پڑھنا	۳۹	۵۳	"	"
۵	سورہ فتح کی فضیلت	۲۳	۲۹	دلچسپی سے تلاوت کرنا چاہیے	۴۰	۵۴	"	۵۹
۶	قل ہو اللہ کی فضیلت	"	۳۰	کتب النکاح	"	۵۵	"	۶۰
۷	معوذات کی فضیلت	۲۴	۳۱	نکاح کی ترغیب	۴۱	۵۶	"	۶۱
۸	تلاوت کے وقت نزول ملائم	۲۵	۳۲	جر نکاح کی استطاعت رکھے	۴۲	۵۷	"	۶۲
۹	حفاظت قرآن پر امت کا دعویٰ	۲۶	۳۳	نکاح کی استطاعت نہ ہونا	"	۵۸	"	"
۱۰	قرآن کی فضیلت	"	۳۴	کئی بیویاں رکھنا	۴۳	۵۹	"	۶۳
۱۱	کتاب اللہ پر عمل کی وصیت	۲۷	۳۵	عمل کا مدار نیت ہے	"	۶۰	"	"
۱۲	قرآن کا گاکا کر پڑھنا	"	۳۶	تنگ دست کی شادی	۴۴	۶۱	"	"
۱۳	حاجب قرآن پر رشک	۲۸	۳۷	ایشاد بھائی چارہ کی ایک صورت	"	۶۲	"	۶۴
۱۴	تم میں سے بہتر جو قرآن کیلئے	۲۹	۳۸	عبادت کے لیے نکاح سے پرہیز	۴۵	۶۳	"	۶۵
۱۵	تلاوت قرآن مانگنے کی مدد ہے	"	۳۹	کنواریوں سے نکاح	۴۶	۶۴	"	۶۶
۱۶	ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا	۳۰	۴۰	ثیبات سے نکاح	"	۶۵	"	۶۷
۱۷	سواری پر تلاوت	۳۱	۴۱	کم عمر کی زیادہ عمر والے سے شادی	۴۷	۶۶	"	۶۸
۱۸	بچوں کا تلاوت کرنا	"	۴۲	کسی سے نکاح کیا جائے	۴۸	۶۷	"	۷۱
۱۹	قرآن کو بھونا	۳۲	۴۳	باندیوں سے تعلق نکاح	"	۶۸	"	۷۲
۲۰	کسی سورۃ کا نام رکھنا	۳۳	۴۴	باندی کا مہر	۵۰	۶۹	"	"
۲۱	تلاوت میں تخریج سے	۳۴	۴۵	تنگ دست کا نکاح	۵۱	۷۰	"	۷۳
۲۲	تلاوت میں تذکرنا	۳۵	۴۶	نکاح میں کفو دین	۵۲	۷۱	"	"
۲۳	تلاوت میں ملحق میں آواز اٹھانا	"	۴۷	مال میں کفو	۵۳	۷۲	"	۷۴
۲۴	خوش الحالی سے تلاوت کرنا	۳۶	۴۸	عدت کی خواست سے پرہیز	۵۴	۷۳	"	"
۲۵	دوسرے سے قرآن سننا	"	۴۹	آزاد عورت غلام کے نکاح میں	۵۵	۷۴	"	۷۵
			۵۰	چار عورتیں ایک وقت نکاح میں	"	۷۵	"	۷۶

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷۶	پیغام نکاح کا ذکر	۷۶	۱۰۴	دعوت شادی قبول کرنا	۸۹	۱۲۱	کنزاری کے بعد ثیب سے نکاح	۱۰۶
۷۷	خطبہ نکاح	۷۷	۱۰۵	عورتوں اور بچوں کی شمولیت ولیمہ	۹۰	۱۲۲	مستدبیوں سے تعلق خاص	۱۰۷
۷۸	نکاح اور ولیمہ دفت	۷۸	۱۰۶	دعوت سے لوٹ آنا	۹۰	۱۲۳	دن میں بیویوں سے تعلق	۱۰۷
۷۹	ہر کی ادائیگی کا ذکر	۷۹	۱۰۷	نئی دھن ولیمہ میں	۹۱	۱۲۴	بیاردی میں کسی بیوی سے اجازت	۱۰۷
۸۰	قرآن پر نکاح کرنا	۸۰	۱۰۸	شادی کا مشروب	۹۱	۱۲۵	کسی بیوی سے محبت کی زیادتی	۱۰۸
۸۱	انگوٹھی مہر میں	۸۱	۱۰۹	عورتوں کی خاطر داری	۹۲	۱۲۶	حاصل نہ ہونے والی چیز پر غور کرنا	۱۰۸
۸۲	نکاح کی شرطیں	۸۲	۱۱۰	عقدوں کے بارے وصیت	۹۲	۱۲۷	خیریت	۱۰۹
۸۳	وہ شرطیں جو جائز نہیں	۸۳	۱۱۱	خود کو اور بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ	۹۲	۱۲۸	عورت کی ناراضگی	۱۱۱
۸۴	شادی والے کے لیے زرد رنگ	۸۴	۱۱۲	بیوی کے ساتھ حسن سلوک	۹۳	۱۲۹	غیرت کے مسائل میں	۱۱۲
۸۵	باب ۸۵	۸۵	۱۱۳	اپنی بیٹی کو نصیحت	۹۳	۱۳۰	مرد کم ہو جائی گے۔	۱۱۲
۸۶	دو لہا کو دعا دینا	۸۶	۱۱۴	شوہر کی اجازت بغیر نفلی روزہ	۹۴	۱۳۱	غرم کے سوا	۱۱۳
۸۷	دھن کا بناؤ سنگی ر	۸۷	۱۱۵	عورت کا بستر سے الگ ہونا	۹۴	۱۳۲	لوگوں کی موجودگی میں	۱۱۳
۸۸	غزوے سے پہلے دھن کے پاس	۸۸	۱۱۶	شوہر کے گھر آنے کی اجازت	۹۵	۱۳۳	عورتوں کی چال	۱۱۴
۸۹	زنا مال کی دھن	۸۹	۱۱۷	باب ۱۱۷	۹۵	۱۳۴	تہمت کا خوف نہ چھوڑنا	۱۱۴
۹۰	سفر میں دھن کے ساتھ	۹۰	۱۱۸	شوہر کی ناشکری	۹۶	۱۳۵	عورتوں کا باہر نکلنا	۱۱۵
۹۱	دن کے وقت غلوٹ	۹۱	۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق	۹۶	۱۳۶	رضاعت کا ذکر	۱۱۵
۹۲	دھن کا نفل کا بچھونا	۹۲	۱۲۰	بیوی شوہر کے گھر کی نگران	۹۷	۱۳۷	کوئی عورت شوہر سے دوسری	۱۱۶
۹۳	دھن کا بناؤ سنگی ر	۹۳	۱۲۱	مرد کی برتری	۹۷	۱۳۸	عورت کی بات نہ کرے	۱۱۶
۹۴	دھن کے لیے کپڑے	۹۴	۱۲۲	آپ کی بیویوں سے ایک ماہ علیحدگی	۹۸	۱۳۹	کسی مرد کا کہنا الخ	۱۱۷
۹۵	جب غاوند بیوی کے پاس آئے	۹۵	۱۲۳	عورتوں کو مارنا	۹۸	۱۴۰	طویل سفر کے بعد رات کو الخ	۱۱۷
۹۶	ولیمہ ضروری ہے	۹۶	۱۲۴	عورت کی اطاعت نہ کرے؟	۹۹	۱۴۱	بابیسواں پارہ	۱۱۸
۹۷	ولیمہ ایک بکری کے گوشت سے	۹۷	۱۲۵	شوہر کی طرف سے نفرت کا خطرہ	۱۰۰	۱۴۲	بچی کی خواہش	۱۱۸
۹۸	ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ	۹۸	۱۲۶	عزل کا حکم	۱۰۱	۱۴۳	جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو	۱۱۹
۹۹	ایک بکری سے کم کا ولیمہ	۹۹	۱۲۷	سفر کے لیے انتخاب بیوی	۱۰۲	۱۴۴	عورت کی زینت غاوند کے لٹھے ہے	۱۱۹
۱۰۰	دعوت ولیمہ قبول کرنا	۱۰۰	۱۲۸	عورت اپنی باری دے سکتی ہے	۱۰۳	۱۴۵	تا بالغ بچے	۱۲۰
۱۰۱	دعوت میں شرکت نہ کرنا گناہ ہے	۱۰۱	۱۲۹	بیویوں میں انصاف	۱۰۴	۱۴۶	بچی کو غصہ سے مارنا	۱۲۰
۱۰۲	سری پاسے سے دعوت	۱۰۲	۱۳۰	ثیب کے بعد کنزاری سے شادی	۱۰۵	۱۴۷		

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۵۶	طلاق کا طریقہ	۱۲۱	۱۸۴	لعان اور طلاق	۱۴۶	۲۱۲	میت رضاعت	۱۶۹
۱۵۷	حائضہ کی طلاق	"	۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا	۱۴۸	۲۱۳	منفوقہ النحر کی بیوی کا خرچ	"
۱۵۸	بیوی کے سامنے طلاق	۱۲۲	۱۸۶	سنگسار	۱۴۹	۲۱۴	عورت کا گھر کا کام	۱۷۰
۱۵۹	مریض کی طلاق	۱۲۳	۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۵۰	۲۱۵	عورت کے لیے خادم	"
۱۶۰	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۱۲۵	۱۸۸	لعان کرنے والوں سے	۱۵۱	۲۱۶	مرد کا بال بچوں کی خدمت کرنا	۱۷۱
۱۶۱	طلاق کے الفاظ کے بارے میں	۱۲۶	۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جدائی	۱۵۲	۲۱۷	اگر مرد خرچ ذکر سے	"
۱۶۲	ترجمہ پر حرام ہے	"	۱۹۰	لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا	"	۲۱۸	شہر کے مال سے خرچ لینا	۱۷۲
۱۶۳	لم تحرم ما اصل الفطر	۱۲۷	۱۹۱	۱۷۱ فطرہ صاف فرما دے	"	۲۱۹	عورت کا کپڑا	"
۱۶۴	قبل نکاح کے طلاق نہیں	۱۲۸	۱۹۲	بیوی کو تین طلاق دینا	"	۲۲۰	عورت کی مدد	"
۱۶۵	کسی کے چہرے سے بیوی کو بہن کہہ دیا	۱۲۹	۱۹۳	مطلقہ کو اگر حیض نہ آئے	۱۵۳	۲۲۱	سنگ دست کا خرچ کرنا	۱۷۳
۱۶۶	زبردستی کی طلاق	۱۳۰	۱۹۴	حمل والیوں کی میعاد	"	۲۲۲	وارث کے ذمہ	"
۱۶۷	خلع	۱۳۲	۱۹۵	مطلقہ عورتیں	۱۵۴	۲۲۳	لا وارث بچے	۱۷۴
۱۶۸	اختلافات کا ذکر	۱۳۳	۱۹۶	نا طہریت قیس کا واقعہ	۱۵۵	۲۲۴	دایہ کا دودھ پلانا	"
۱۶۹	کینز کی بیع	"	۱۹۷	مطلقہ اگر خوف کھائے	۱۵۶	کتاب الاطعمہ		
۱۷۰	غلام کے نکاح میں کینز کا اختیار	۱۳۵	۱۹۸	مطلقہ اگر حمل سے ہو	"	۲۲۵	پاکیزہ چیزیں کھاؤ	۱۷۵
۱۷۱	بربرہ کی سفارش آپسے فرمائی	۱۳۶	۱۹۹	اگر دو طلاق دی ہوں	۱۵۷	۲۲۶	کھانا شروع کرتے وقت ہم اشکین	۱۷۶
۱۷۲	باب ۱۷۲	"	۲۰۰	حائضہ سے رجعت	۱۵۸	۲۲۷	برتن میں سامنے سے کھانا	۱۷۷
۱۷۳	مشترک عورتوں سے نکاح نہ کر دو	"	۲۰۱	بیوہ کا سوگ	"	۲۲۸	جس نے تل کر کھایا	"
۱۷۴	اسلام قبول کرنے والی	۱۳۷	۲۰۲	عدت میں سرمہ لگانا	۱۵۹	۲۲۹	کھانے میں دانتا ہاتھ استعمال کرنا	۱۷۸
۱۷۵	نفرانی یا عربی عورت	۱۳۸	۲۰۳	عدت میں خوشبو لگانا	۱۶۰	۲۳۰	شکم سیر ہو کر کھانا	"
۱۷۶	ایلا کا ذکر	۱۳۹	۲۰۴	عدت میں رنگے کپڑے	۱۶۱	۲۳۱	اندھے تل کر کھانا	۱۸۰
۱۷۷	منفوقہ النحر کا حکم	۱۴۰	۲۰۵	مرنے والوں کی بیویاں	"	۲۳۲	چپاتی اور خوان	"
۱۷۸	طلباء	۱۴۱	۲۰۶	زنا کی کافئی	۱۶۲	۲۳۳	ستو	۱۸۲
۱۷۹	طلاق میں اشارہ	۱۴۲	۲۰۷	مہر اگر غلوت ہو چکی ہو	۱۶۳	۲۳۴	کھانا سلوم ہونے کے بعد کھانا	"
۱۸۰	لعان	۱۴۳	۲۰۸	اشترقائی کا فرمان	"	۲۳۵	ایک کا کھانا دوسرے کے لیے	۱۸۳
۱۸۱	لعان کرنے والے کی قسم	۱۴۴	۲۰۹	نفقہ کے مسائل	۱۶۴	۲۳۶	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	"
۱۸۲	لعان کر نیوالے کی قسم کھانا	"	۲۱۰	بیوی بچوں پر خرچ کرنا واجب ہے	۱۶۵	۲۳۷	مومن کا کھانا	"
۱۸۳	لعان کی ابتداء	"	۲۱۱	مرد کا خرچ بچ کر کرنا	۱۶۶	۲۳۸	ٹیک لگا کر کھانا	۱۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۳۹	بھٹنا گوشت	۱۸۵	۲۶۷	کھجور کے درخت کا گوند	۲۰۱	۲۹۱	مکڑی کی چوڑائی سے شکار	۲۱۵
۲۴۰	خزیرہ	"	۲۶۸	عجڑہ کھجور	۲۰۲	۲۹۲	تیرکان سے شکار	"
۲۴۱	پنیر	۱۸۶	۲۶۹	دو کھجور ایک ساتھ کھانا	"	۲۹۳	مکڑی اور غلہ سے شکار	۲۱۶
۲۴۲	چندر اور جو	۱۸۷	۲۷۰	مکڑی	"	۲۹۴	کتے سے شکار	"
۲۴۳	گوشت کا نوچنا	"	۲۷۱	کھجور کے درخت کی برکت	"	۲۹۵	کتا اگر شکار سے کھائے	۲۱۷
۲۴۴	دست کی بڑی کا گوشت	"	۲۷۲	ایک وقت دو طرح کا کھانا	۲۰۳	۲۹۶	جب شکار ایک دور روز بھلے	۲۱۸
۲۴۵	چھری سے گوشت کاٹنا	۱۸۸	۲۷۳	مہانوں کو گرہ گرہ بنا کر کھانا	"	۲۹۷	شکار کے ساتھ دوسرا کتا پاتا	"
۲۴۶	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۱۸۹	۲۷۴	لہسن وغیرہ	۲۰۴	۲۹۸	مشق شکار	۲۱۹
۲۴۷	جو میں چھوٹنا	"	۲۷۵	پیلو کا درخت	"	۲۹۹	پھاڑوں پر شکار	۲۲۰
۲۴۸	نبی کریم کیا کھاتے تھے؟	"	۲۷۶	کھانے کے بعد کلی کرنا	"	۳۰۰	دوریا کا شکار	۲۲۱
۲۴۹	تلبینہ	۱۹۱	۲۷۷	انگلیاں چاٹنا	۲۰۵	۳۰۱	مڈی کھانا	۲۲۲
۲۵۰	شریب	"	۲۷۸	رومال	"	۳۰۲	مجرسیوں کے برتن	"
۲۵۱	کھانے کی چیز رکھنا	۱۹۲	۲۷۹	کھانے کے بعد دعا	"	۳۰۳	ذبیحہ پر بسم اللہ، اللہ اکبر	۲۲۳
۲۵۲	میس	"	۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا	۲۰۶	۳۰۴	جو جانوروں کے نام ذبح کیے گئے	۲۲۵
۲۵۳	چاندی کے برتن میں کھانا	۱۹۳	۲۸۱	کھانے کے بعد شکر	"	۳۰۵	اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے	"
۲۵۴	پیلو کا گوشت	۱۹۴	۲۸۲	ایک کی دھوت ہو تو دوسرے کا کٹم	"	۳۰۶	پتھور اور نا جو خون بہا دے	۲۲۶
۲۵۵	کھانے کا ذکر	۱۹۵	۲۸۳	اگر کھانا حاضر ہو	۲۰۷	۳۰۷	عدوت اور کینز کا ذبیحہ	۲۲۷
۲۵۶	سالن	"	۲۸۴	کھانا کھا چکنے کے بعد	"	۳۰۸	دانت وغیرہ سے ذبیحہ	"
۲۵۷	میٹھی چیز اور شہد	۱۹۶		کتب العقیقہ	۳۰۹	۳۰۹	گنواروں کا ذبیحہ	"
۲۵۸	کدو	۱۹۷	۲۸۵	اگر عقیقہ کا ارادہ نہ ہو	۲۰۹	۳۱۰	اہل کتاب کا ذبیحہ	۲۲۸
۲۵۹	ملکیت کا کھانا	"	۲۸۶	عقیقہ میں	۲۱۰	۳۱۱	پالو جانور جو بدک جائے	"
۲۶۰	دوسروں کو کھانا	"	۲۸۷	فرغ	۲۱۱	۳۱۲	سحر اور ذبح	۲۲۹
۲۶۱	شوربہ	۱۹۸	۲۸۸	عتیرہ	۲۱۲	۳۱۳	زندہ جانور کا کھانا	۲۳۰
۲۶۲	گوشت کے خشک ٹکڑے	"		کتاب السنن	۲۱۳	۳۱۴	مرغی	۲۳۱
۲۶۳	دستر خوان سے نکال کر دینا	۱۹۹		کتاب الذبائح	۲۱۴	۳۱۵	باب ۳۱۵	۲۳۲
۲۶۴	تازہ کھجور مکڑی کے ساتھ	"		شکار پر بسم اللہ کہنا	۲۱۵	۳۱۶	پالو گوشتوں کا گوشت	۲۳۳
۲۶۵	باب ۲۶۵	"	۲۸۹	مکڑی سے شکار کرنا	۲۱۶	۳۱۷	درندہ اگر گوشت کھائے	۲۳۴
۲۶۶	تازہ اور خشک کھجور	۲۰۰	۲۹۰		۲۱۷	۳۱۸	مردار کی کھال	"

صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب
۲۱۹	۲۳۵	مشک	۲۳۵	۳۴۵	جب شراب حرام ہوئی	۲۵۱	۲۴۳
۳۲۰	"	خوگوش	۳۴۶	۳۴۶	شہد کی شراب	۲۵۲	
۳۲۱	۲۳۶	گروہ	۳۴۷	۳۴۷	جو عقل کو خورد کردے	۲۵۳	۲۴۴
۳۲۲	"	جب یا بگی میں چوگر گر جائے	۳۴۸	۳۴۸	جو شراب کا نام بدل لے	۲۵۴	۲۴۵
۳۲۳	۲۳۷	جانوروں کے چہروں پر داغنا	۳۴۹	۳۴۹	نبیذ بنانا	۲۵۴	۲۴۶
۳۲۴	"	جمادیہ کی جماعت الخمر	۳۵۰	۳۵۰	عمانت کے برتنوں کی اجازت	۲۵۵	"
۳۲۵	۲۳۸	کوئی اونٹ اگر بدک جائے	۳۵۱	۳۵۱	کھجور کا شربت	۲۵۵	۲۴۷
۳۲۶	۲۳۹	پاک چیریں سے کھاؤ	۳۵۲	۳۵۲	ہر نشہ کی عمانت	۲۵۶	"
		کتاب الاضاحی	۲۵۳	۲۵۳	شیرہ کا حکم	۲۵۶	۲۴۸
۳۲۷	۲۴۰	قربانی سنت ہے	۲۵۴	۲۵۴	دودھ پینا	۲۵۷	۲۴۹
۳۲۸	"	قربانی کے جانور	۲۵۵	۲۵۵	میٹھے پانی کی طلب	۲۵۸	۲۵۰
۳۲۹	۲۴۱	مسافر اور عورتوں کی قربانی	۲۵۶	۲۵۶	دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش	۲۵۸	۲۵۱
۳۳۰	"	قربانی کے دن گوشت کی خواہش	۲۵۷	۲۵۷	میٹھے چیر کا شربت	۲۵۹	۲۵۲
۳۳۱	۲۴۲	بقر عید کے دن قربانی	۲۵۸	۲۵۸	کھڑے ہو کر پینا	۲۶۰	۲۵۳
۳۳۲	"	عید گاہ میں قربانی	۲۵۹	۲۵۹	اونٹ پر بیٹھ کر پینا	۲۶۱	۲۵۴
۳۳۳	"	آپ کی قربانی	۲۶۰	۲۶۰	پینے میں دامن غرت سے	۲۶۲	۲۵۵
۳۳۴	۲۴۳	بکری کے ایک سالہ بچہ کی قربانی	۲۶۱	۲۶۱	جلس میں اگر بڑا آدمی ہو	۲۶۳	۲۵۶
۳۳۵	۲۴۴	قربانی کا جانور اپنے اٹھ سے ذبح کرنا	۲۶۲	۲۶۲	حوض سے منگنا کر پینا	۲۶۴	۲۵۷
۳۳۶	"	دوسرے کی قربانی ذبح کرنا	۲۶۳	۲۶۳	بچوں کی خدمت کرنا	۲۶۵	۲۵۸
۳۳۷	"	نازع عید کے بعد قربانی کرنا	۲۶۴	۲۶۴	برتن ڈھکنا	۲۶۶	۲۵۹
۳۳۸	۲۴۶	نازعے پہلے کی قربانی	۲۶۵	۲۶۵	مشک میں منہ لگانا	۲۶۷	۲۶۰
۳۳۹	۲۴۷	ذبیحہ پر پاؤں رکھنا	۲۶۶	۲۶۶	مشک کے منہ سے پینا	۲۶۸	۲۶۱
۳۴۰	"	ذبح کے وقت اللہ اکبر	۲۶۷	۲۶۷	برتن میں سانس لینا	۲۶۹	۲۶۲
۳۴۱	"	قربانی کا ہا نور حرم میں بھیجنا	۲۶۸	۲۶۸	دو یا تین سانس میں پینا	۲۷۰	۲۶۳
۳۴۲	"	کتنی گوشت کھایا جائے	۲۶۹	۲۶۹	سوسنے کے برتن میں پینا	۲۷۱	۲۶۴
		کتاب الاشریہ	۲۷۰	۲۷۰	چاندی کے برتن میں پینا	۲۷۲	۲۶۵
۳۴۳	۲۵۰	بلاشبہ شراب حرام ہے	۲۷۱	۲۷۱	پیالوں میں پینا	۲۷۳	۲۶۶
۳۴۴	۲۵۱	انگوڑ کی شراب	۲۷۲	۲۷۲	آپ کے پیالہ میں پینا	۲۷۴	۲۶۷
		کتاب الطب					
۲۸۲	۳۹۶	ہر بیماری کا علاج ہے	۳۹۶	۳۹۶	کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا	۳۹۷	۲۶۸
"	"	علاج کر سکتی ہے؟	"	"	"	"	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۹۸	تین چیزوں میں شفا	۲۸۳	۴۲۶	طاعون میں صبر	۲۹۹	۴۵۲	گدھی کا دودھ	۳۱۶
۳۹۹	شہر سے علاج	"	۴۲۷	قرآن اور سخوات سے دم	"	۴۵۳	جب مچھی برتن میں پڑ جائے	۳۱۷
۴۰۰	اونٹ کے دودھ سے علاج	۲۸۴	۴۲۸	سودہ فاقہ سے دم	"			
۴۰۱	اونٹ کے پیشاب سے علاج	"	۴۲۹	جھاڑنے میں بکریوں کی شرط	۳۰۰			
۴۰۲	کلو بنجی	۲۸۵	۴۳۰	نظر بہ کے لیے	"			
۴۰۳	مریض کے لیے تبیین	"	۴۳۱	نظر لگنا حق ہے	۳۰۱			
۴۰۴	ناک میں دوا ڈالنا	۲۸۶	۴۳۲	سانپ اور بکیر میں جھاڑنا	"			
۴۰۵	دریائی قسط	"						
۴۰۶	کس وقت پھنچے گولائے	"						
۴۰۷	سفر میں پھنچے لگوانا	۲۸۷	۴۳۳	نبی کریمؐ کا دم کرنا	۳۰۲			
۴۰۸	بیاری میں پھنچے لگوانا	"	۴۳۴	جھاڑنے میں پیڑ تک مارنا	۳۰۳			
۴۰۹	سرس میں پھنچے لگوانا	"	۴۳۵	ٹکلیف میں دم کرنا	۳۰۵			
۴۱۰	آدھے سر کی درد کے پھنچے	۲۸۸	۴۳۶	عورت جو مرد پر دم کرے	"			
۴۱۱	سر منڈانا	"	۴۳۷	جس نے دم نہیں کیا	"			
۴۱۲	دماغ لگوانا	۲۸۹	۴۳۸	شگون	۳۰۶			
۴۱۳	آنکھ دکھنا	۲۹۰	۴۳۹	قال	۳۰۷			
۴۱۴	ہڈام	"	۴۴۰	ہمارے کوئی اصل نہیں	"			
۴۱۵	من آنکھ کی شفا ہے	۲۹۱	۴۴۱	کہانت	"			
۴۱۶	دوا امیں ڈالنا	"	۴۴۲	جادو	۳۰۹			
۴۱۷	باب ۴۱۷	۲۹۲	۴۴۳	شرک اور جادو	۳۱۰			
۴۱۸	عذرہ	۲۹۳	۴۴۴	کیا جادو کو نکالا جاسکتا ہے	"			
۴۱۹	دستوں کا علاج	"	۴۴۵	جادو	۳۱۱			
۴۲۰	صغریٰ کوئی اصل نہیں	۲۹۴	۴۴۶	بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں	۳۱۲			
۴۲۱	ذات الجنب	"	۴۴۷	عجمہ سے جادو کرنا	"			
۴۲۲	خون بند کرنے کے لیے	۲۹۵	۴۴۸	ہمارے کوئی اصل نہیں	۳۱۳			
۴۲۳	بجنا	"	۴۴۹	امراض میں تدبیر	۳۱۴			
۴۲۴	ناموافق زمین میں جانا	۲۹۶	۴۵۰	نبی کریمؐ کو زہر دیئے جانے پر	"			
۴۲۵	طاعون کے متعلق	"	۴۵۱	زہر پینا	۳۱۵			

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ سورہ ناعمر کی فضیلت:

باب فُضِّلَ مَا رَجَعَهُ الْكِتَابُ:

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُمِّی قَدْ حَافِيَ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْی كُنْتُ أُمِّی قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِیْبُوا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ إِذَا دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ أَلَا أَعْلَمُتُكَ أَنْتَ سُوْرَةُ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي قُلْتُ أَرَدْنَا أَنْ تُخْرِجَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُكَ أَنْتَ سُوْرَةُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمُنَافِی وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِی أُذِیْنَتْهُ:

۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابو سعید امین معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا دھر میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو" پھر آنحضرت نے فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضرت مجھے قرآن کی سب سے عظیم

سورت بتائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت "الحمد للرب العالمین" ہے۔ یہی "سبع مثانی" ہے اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ ۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ (رات میں) ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لوندی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو چھوٹے ڈس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی جھاڑ چونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ چونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ چونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی چرچا نہ ہو۔ چنانچہ ہم نے

۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَتَزَلَّجْنَا لِحَاوَتْ جَارِيَةً فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيحُهُ وَإِنْ لَعَنَّا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَأَى قَتَامَ مَحَارِجُلٍ مَا كُنَّا نَأْبَهُ بِرُثِيَّةٍ قَرَأَاهُ قَبْرًا قَامَرَهُ بِشَلْشِينَ شَاءَ دَسَقْنَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعْنَا قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحِبُّ رُثِيَّةَ أَكُنْتَ تُرَبِّي قَالَ لَا مَا رَبَّيْتُ مَا لَا يَأْمُرُ الْكَيْبُ قُلْنَا لَا تُحِبُّ قَرَأَ شَيْئًا حَتَّى نَأْبَى أَوْ نَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيه أَنَّهُمَا رُثِيَّةٌ أَفَسَمِعُوا مَا ضَرَبُوا لِحَ بِسَهْمٍ وَقَالَ مَعَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

ہشامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنِيرٍ عَنْ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ ابْنُ سِنِيرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَذَا ۝
اور معمر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔
ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

۲۔ سورہ بقرہ کی فضیلت ۝

۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شہد نے خبری انھیں سلیمان نے انھیں ابراہیم نے انھیں عبدالرحمن نے اور انھیں ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی دو آیتیں پڑھیں۔ اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمن بن زید نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ بقرہ کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ اور عثمان بن میثم نے بیان کیا ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے، اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے (اسے) پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا پھر (میں نے) حدیث بیان کی جیسا کہ اس سے پہلے کتاب الوکالۃ میں تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے، اس نے کہا جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا، کہ جب تم اپنے سسر ہمسرے کے لیے لیٹو تو آیہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ پھر صبح تک کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے قریب بھی آ سکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھ فرمایا اس نے ہمیں صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا ۝

۳۔ سورہ کہف کی فضیلت ۝

۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورہ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِآيَتَيْنِ مِنْ اخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَا ۝ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْمَهْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَني رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ رَمَعَانٍ فَأَتَانِي ابْنُ جَعْفَرٍ يَعْتُو مِنِ الطَّلَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرَفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَصَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَمْرًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ۝ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ۝ هُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ۝

باب فضلی سورۃ الکہف

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ عَنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ فَمَالَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَظْطَيْنِ فَخَشْتُهُ تَحَابَةً فَجَعَلْتُ تَدْنُو وَتَدْنُو

رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورۃ قل ہو اللہ بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) انہوں نے فرمایا اس فاتحہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابوہریرہؓ کے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسامہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے جانی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بحر کے وقت سے کھڑے "قل ہو اللہ" ادا پڑھتے رہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو

يُرِدُّهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقَالُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيذِي لَفِي يَبْدُو هَلَا نَحْمِلُ لَتَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ وَرَأَى أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا سَمِيعُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَمِيٍّ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ شُعْبَانَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا قَلَمًا أَصْبَحْنَا أَنَّى رَجُلٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ ۝

دوسرے صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح ۝

۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمہارے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کوئی اسکی طاقت رکھتا ہوگا۔ انہوں نے اس پر فرمایا کہ "قل ہو اللہ ادا اللہ العمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔ خبری نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ کے کاتب ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے مسئلہ اور ضحاک مشرق سے مسئلہ سنا۔

۶۔ موقوفات کی تفصیل ۝

۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو موقوفات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرضی الوفاات میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر انہوں کے ہاتھوں سے انہوں کے

۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَمِيٍّ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَصَابِيهَ أَيْ عِزْزًا أَحَدٌ كُمْ أَنْ يَخْرُجَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَمَتَانُوا أَيْتَانِي يُبَيِّنُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرِيدُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَأَى أَنَّى عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ ۝

بابُ فَضْلِ الْمُعَوَّذَاتِ ۝

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَخْرُجُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَبَهَ دَجُوعَهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِبَدَنِ ۝

جسد مبارک پر پھرتی تھی برکت کی امید میں :

۹۔ ہم سے قتیبہ بن سید نے روایت کی، ان کے منہ سے روایت کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے بیٹھے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قل" ہر اللہ احد (سورہ اسلاص) قل اعوذ برب الفلق (سورہ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے :

۱۰۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول :

۱۰۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابیہاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے بھی چونک گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو دلوں سے ہٹا دیا۔ پھر ادر پر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابن حفیر! تم پڑھتے رہے ہو تم نے تلاوت بند کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا بھی کوئی کچل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر ادر پر اٹھایا اور پھر کبھی کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا انھیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

رَجَاءَ بَرَكَتِهَا :

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُمَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفْيَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَلَكَ مَرَاتِبٌ :

بَابُ نُزُولِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ :

۱۰۔ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسِيدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ دَفَرَسَهُ مَرْبُوطًا عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَتَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانصرفت وَكَانَ ابْنُهُ يَخْبِي قُرْبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَأَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَى مَا لَمْ يَأْمُرْ أَنْ يَرَى حَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَخْبِي وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانصرفت إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِنْهُ الظُّلُمَةُ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدَارَى مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ يَذْكُرُ الْمَلَائِكَةُ دَقْدَقَ صَوْتِكَ وَكَوْنُ تَرَاتُ لَا صَبِيحَتُ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَالٍ مِنْ خَلَا مِنْ الْأُمَمِ كَمَا
يَمِينَ صَلَوةُ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَقْلُكُمْ وَ
مَقْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَقْلِ رَجُلٍ إِسْتَعْمَلَ عَنَاءً
فَقَالَ مَنْ يَمَلِكُ لِي لِي إِلَى نَصَفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرٍ أَوْ
قَعِيمَةٍ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَمَلِكُ لِي مِنْ لَيْلٍ وَمِنْ لَيْلٍ
النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ قَعِيمَتِ النَّصَارَى ثُمَّ أَنْتُمْ
تَمْسُكُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيَرٍ أَوْ
قَعِيمَةٍ أَلَيْسَ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ مَقْلًا وَأَقْلَ عَطَاءً
قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ لَكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ
فَذَلِكَ فَخْلِي أُوذِينِي مِنْ شَيْئٍ

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گندہ شتہ امتوں کی عمر کے مقابلہ میں تمہاری (امت محمدیہ کی) عمر
ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور تمہاری اور
یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر
لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے
دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب
میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون
کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک ڈو دو
قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا
لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارا کچھ حق مارا گیا ہے
انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں
جسے چاہوں دوں۔

۱۰۔ کتاب اللہ پر عمل کی وصیت :

۱۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن منقول
نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد اللہ
ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عمرؓ کی
پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے۔
اور خود انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گام کہ نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل
کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔“

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن
عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں بخشی توجہ سے
اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھنے لٹا، ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے ایک شاگرد
کہتے تھے کہ (شبیہ کا) منہم یہ ہے کہ باوازا بلند پڑھتے

بَابُ الْوَصَاةِ يَكْتُابُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :
۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَا لِكَ
ابْنِ مِقْوَلٍ حَدَّثَنَا طَاهِعٌ قَالَ سَأَلْتُ حَبَدَ اللَّهِ
ابْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا فَعَلْتُ كَيْفَ كُنْتُ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ
أُمُرُؤَاجَاحًا وَتَعْرِيبُ مِمْ قَالَ أَوْصَى يَكْتُابُ اللَّهُ :
بَابُ مَنْ تَمَّ يَخْفَى بِالْقُرْآنِ وَتَوَلَّى
تَعَالَى أَوْ تَمَّ يَكْفِيهِمْ أَتَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهِ
الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ :
۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَانَ اللَّهُ
يَعْنِي تَمَّ أَفْزَنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَشَّى
بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْمُرُ بِهِ :

۱۵۔ طاہوس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَنْفِي مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَنْفِي بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَفْعِي بِهِ +

بَابُ اِغْتِبَاطِ مَا حَبِ الْقُرْآنِ +

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَمَتَّتُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ +

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُدْرِيَتْ مِنْهُ مَا أُدْرِي فَلَا تَقْعِلَتْ مِنْهُ مَا يَمْلِكُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ

۱۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسعلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابویہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے سنا، سفیان نے فرمایا کہ "یَنْفِي بِهِ" کا مفہوم ہے "یَنْفِي بِهِ"۔

۱۲۔ صاحب قرآن پر رشک +

۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، اشعری شعیب نے خبر دی، ابی سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دُوبی پر ہوتا چلبیے، ایک نو دوجہ اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں گھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

۱۸۔ ہم سے علی بن ابیہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے انھوں نے ذکوان سے سنا اور انھوں نے ابویہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دُوبی پر ہونا چاہیے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سس کہ کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

دلیہ از صفحہ سابقہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے ۱۸ نمبر کے فرائض میں کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حدیث رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ قرآن مجید کو اہل عرب کے ہجر اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب کے لب و لہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو میرے بھائی! ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل نقشہ میں مبتلا ہوں گے۔ دراصل تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے، کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس لگتا رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب و لہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو زنا اس کے گانے کا محضو لہجہ خود کرے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب و لہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں "نبی" کے بجائے بعض روایتوں میں "عبد" (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی قیادت اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب و لہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عربی جیموں اور دوسری اپنے گانے کی محضو محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہونے لگے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب و لہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں +

بُحَيْكُهُ فِي الْحَيِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُدْتِنْتُ وَمَنْ مَّا
أَدْرِي فَلَا تَقْعِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْصَلُ ۖ

**باب ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ ۝**

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ تَمَعْتُ سَعْدَ بْنَ
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكَبِيِّ عَنْ عُثْمَانَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ مَا أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فِي امْرِئٍ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ
الَّذِي أَتَعَدِّي مَقْعِدِي هَذَا ۖ

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكَبِيِّ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ۖ

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَقَالَتْ لَهَا
قَدْ دَعَيْتُ نَفْسَهَا إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النَّاسِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ
رَجُلٌ رَوَّجِيهَا قَالَ أَهْطَلَهَا كُؤْيَا قَالَ لَا أَجِدُ
قَالَ أَهْطَلَهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَأَعْتَلَّ لَهُ
فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
فَعَدَّ رَوَّجِيهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۖ

دیکھو کہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی، آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

بَابُ ۱۴ الْقِرَاءَةُ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ ۝

اسے حق کے لیے ٹٹا رہا ہے (مے دیکھو کہ دوسرا شخص کہا تھا ہے کہ کاش
مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

۱۳۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور
سکھائے ۝

۱۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ
سے سنا، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اور انھوں نے عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے
بیان کیا کہ ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت
سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی

آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا رکھا ہے۔

۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے
ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن
سیکھے اور سکھائے۔

۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول
کے لیے مہر کر دیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت
نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح
مجھ سے کر دیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہر میں) ایک کپڑا لاکے دو
انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میسر نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر انھیں
کچھ دو۔ ایک نوہے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے

دیکھو کہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی، آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

۱۴۔ تلاوت قرآن، حافظ کی مدد سے ۝

۲۲۔ حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَجِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَتَنْظُرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا كَرِيفُضٍ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْ يَكُونُ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَذَرِيْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرَ هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا دَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَارِي قَالَ سَمِعْتُ سَابَةَ وَدَاوُدَ فَلَمَّا نَسِغَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَسْمَعُ بِأَرَارِكَ إِنْ تَسْتَتِهُ لَوْ يَكُونُ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَوْ يَكُونُ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَيَجْلِسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْتِيًا قَامَرِيَهُ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ النَّارِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَّاءٌ وَسُورَةٌ كَذَّاءٌ وَسُورَةٌ كَذَّاءٌ هَا قَالَ أَتَقْرَأُ وَهِيَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَكَتْ كَهَا بِمَا مَكَتَ مِنَ النَّارِ

۲۲۔ م سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا دیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اسٹے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ دھبہ کے لیے بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میرے ہبہ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز میرے ہبہ ہوئی۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر دیکھ لو، ایک دھبہ کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! وہ ہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے میرے نہیں، البتہ یہ ایک تھمد میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہارے اس تھمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہنا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اسٹے۔ آنحضورؐ نے انھیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انھوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انھیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انھیں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

۱۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا ہے

باب لا سترہ کایہ انشراح و

تعاہدہ

۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحب قرآن (ما حفظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو دوک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴۔ ہم سے محمد بن عمر عروہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیے) مجھے بھلا دی گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دودھ بہا جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریر نے کی، ان سے عبدة نے، ان سے شقیق نے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۶۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی توڑ کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

۱۶۔ سوانحی پر تلاوت +

۲۷۔ ہم سے حجاج بن نہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابویاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے +

۱۷۔ بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم +

۲۸۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِغٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كَمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِذْلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ +

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُورَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ مَا لَا أَحَدٌ مِنْهُمْ إِنْ يَقُولُ تَسْمِيتُ آيَةٍ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ لَيْسَ وَاسْتَدَّ كِرْوُ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْوِثًا مِنْ صُدُورِ الْإِبِلِ مِنَ النَّعْرِ +

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بَشَرٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَدَةَ عَنْ شَيْبَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَاءَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَاقِدِي نَفْسِي يَسِيرُ لَهُمْ أَشَدُّ تَفْوِثًا مِنَ الْإِذْلِ فِي حَقْلَيْهَا +

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ +
۲۷۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مُنْبَاهٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْإِسْرَائِيلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ +

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ +
۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَرَأَى

کہ جن سورتوں کو تم ”مفصل“ کہتے ہو وہ سب ”محکم“ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان ہمیشہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابو بشر نے خبر دی، انہیں سعید ابن جبر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ ”مفصل“

۱۸۔ قرآن مجید کو جوں۔ او کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے بھولیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطے سے کی۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک صحت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورۃوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

۳۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُفَصَّلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَرَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ سَنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

بَابُ مَنِيَانِ الْقُرْآنِ هَلْ يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلُ اللَّهِ خَالِي سَنَقِرُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ هِشَامٍ وَ قَالَ اسْقَطْتُهُمْ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَيْسَى بْنُ سَهْرٍ وَ عُبَادَةُ عَنْ هِشَامٍ

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَجَّاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَلِيلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ حِفْظٌ يَقُولُ

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

۱۹۔ جن کے نزدیک سورہ بقرہ یا فلاں فلاں سورہ (نام کے ساتھ)

کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمن بن یزید نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسود بن حمزہ، اور عبدالرحمن بن عبد القاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورہ فرقان پڑھتے سنا، میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نماز ہی میں ان کا سر کپڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سوتیں جنہیں ابھی ابھی تھیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمہیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خود حضور اکرم نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورہ فرقان ایسی قرات سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم میں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضرتؐ مجھے بھی سورہ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ، انھیں نے اسی طرح اس کی قرات کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

لَسِيَتْ آيَةً كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَتِجٌ ۝

۱۹ مَن تَعْبَرُ بَأْسًا أَنْ يَفْعُولَ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا ۝

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَا ۝

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهَبِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُونَهَا فَإِذَا هُوَ يَتَرَاهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ كَمَا يَقْرَأُ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدْتُ أَصَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَمَلَبَسْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ بِهَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَوَدُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ كَمَا تَقْرَأُ نَبِيُّهَا وَمَا أَقْرَأَ نَبِيَّ السُّورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ أَقْرَأَهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ (قُرْ) يَا عُمَرُ

قراوت کی جس طرح آنحضرت نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں۔ جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن تمہارے لیے آسان ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے پڑھ سکیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ "یفرق" یعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرآنہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے داسل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ابراہیم نے عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قرأت سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد ہیں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہوتیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حصہ ہے۔

۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مولیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو

فَقَدْ تَمَّهَا الَّتِي آتَتْ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرْتُ نَحْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ إِدْمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ التَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ تَقْدَرُ أَذْكَرَ فِي كَذَا ذَكَرَ آيَةً اسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۝

بَابُ التَّنْزِيلِ فِي الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقَدْ نَا فَرَّقْنَاهُ لَتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنٍ قَرَأَ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَرْعَدَ كَهْدٍ الشَّعْرَ يُفَرِّقُ يَفْصَلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَّقْنَاهُ فَفَصَّلْنَاهُ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذَا أَكْهَلُ الشَّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْفِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفِظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَتْ يَقْرَأُ بِصَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَثَلَاثِينَ مِنَ الْخَصَرِ ۝

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّانِ بِهِ لِسَانَكَ

لَتَعْلَمَ بِهِ قَالِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِئُ بِالْوَحْيِ دَكَانَ مَتَا حَزَلَهُ بِهِ لِسَانُهُ وَشَفَقَتْهُ عَلَيْهِ دَكَانَ يُعْرِفُ مِنْهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الْكُنْ فِي لَأْ تُسْمِعُ بِحُجْمِ الْوَيْمَةِ لَا تُخَرِّقَ بِهِ لِسَانُكَ لِتُعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْكَ جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْتَ فَاصْبِرْ نَفْسًا فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ لَقْنَا عَلَيْكَ بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ أَنْ تُبَيِّنَهُ لِبَلْسَانِكَ قَالَ دَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِئُ أَلْهَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ ۖ

آئے تو آپ سر جھکاتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

باب مَدِّ الْقِرَاءَةِ ۖ

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِإِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَبْرِئُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ۖ

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَرُوبُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ ۖ

باب التَّرْجِيحِ ۖ

۴۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ دَهِي تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْتَهُ يَقْدُرُ

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے۔ بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ بلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورہ "لا اقسام یوم القیامت" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے" بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام

آئے تو آپ سر جھکاتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

۲۱۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ ان الفاظ میں مد کیا کرتے (کہیں کڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

۳۹۔ ہم سے عرب بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ میں اللہ کی لام کو مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے ۖ

۲۲۔ قرات کے وقت حلق میں آواز نہ کو گھمانا۔

۴۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

وَهُوَ يَجْعَلُ ۝

کے ساتھ قرات کر رہے تھے اور آوازِ کمرق میں گھاتے تھے بلکہ

۲۳۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت ۔

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ ۝

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْجَنَابِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أَوْثَيْتُ مِنْ مَرَامَا مِمَّنْ مَرَامِي إِلَى دَاوُدَ ۝

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُهْرَبُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ ۝

بَابُ قَوْلِ الْمُنْبَرِّ لِلْقَارِي حَبْلًا ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ لَعَلَّ فَرَأَتْ سَوْدَةَ الْبُخَارِيَّةُ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْأَيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَبْلُكَ أَلَا نَ قَالَتُنْتُ لَأَيِّهِ قَالُوا عَيْنَاكَ تَذَرِيَانِ ۝

بَابُ مَنْ كَوْنُهُ لِقُرْآنِ الْقُرْآنِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَاتِلُوا مَا تَبَغَّوْا مِنْهُ ۝

۴۱۔ ہم سے محمد بن خلف ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو یحییٰ جنابی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے داور علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

۲۴۔ جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سنتا پسند کیا۔

۴۲۔ ہم سے عرب بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والدین، ان سے اعش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضور نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۲۵۔ قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو۔

۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ جب میں آیت ”فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئناک علی ہؤلاء شہیداً“ پر پہنچا تو آنحضور نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۲۶۔ کتنی محنت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہیے، اور اللہ

تعالیٰ کا ارشاد ”کر پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو

لہ بعض روایتوں میں ہے کہ پڑھتے ہوئے آواز نہ کرتے تھے۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی، تصد! آپ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے

۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَبِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَجِدْ فِيهَا آيَةً مِنْ تِلْكَ آيَاتِ الْقُرْآنِ فَقَدْ كَفَّرَ بِهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ قَبِيلَةَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ أَخْبَرَنَا عُلُقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَتَقِيَّةُ عَنْ دَهْشَادٍ عَنْ أَبِي نَبِيَّتٍ قَالَ كَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكُونَ عَلَى الْوَجْهِ دَسْلَمَةٌ مَنْ قَرَأَ بِأَيِّ آيَةٍ مِنْ آيَةِ الْقُرْآنِ فَلَمْ يَجِدْ فِيهَا آيَةً مِنْ تِلْكَ آيَاتِ الْقُرْآنِ فَقَدْ كَفَّرَ بِهَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے خود کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہو سکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابانہ نے، انھیں عبدالرحمن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۴۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان کی، ان سے میمون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری میری سے بار بار اس کے شوہر یعنی خود آپ کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری میری کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کرو۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح تم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہر رات اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر چہینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک چہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے رکھو۔ اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَاخِلَ النَّبِيِّ ﷺ آيَةُ امْرَأَةٍ ذَاتِ حَيْضٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَسْتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْضِهَا فَيَقُولُ يَعْزَمُ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ كَوَيْطٍ لَنَا فِرَاشًا ذَلِمَ يَفْتَنِي لَنَا كَفْنَا مِنْ أَتَيْنَا فَنَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقَيْتُ بِهِ فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَحْتِمُ قَالَ كُلَّ يَدِيَةٍ قَالَ مَهْرِي كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ أُطْيُنٍ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مَهْرِي ثَلَاثَةَ آيَاتٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطْيُنُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَنْظِرْ يَوْمَيْنِ وَمَهْرِي مَا قَالَ قُلْتُ أُطْيُنُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مَهْرِي أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَاقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَرَّةً فَلَقِيْتُهُ قِيلَتْ لِرُخْصَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لِأَنِّي كُيُوتُ وَصَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ

أَهْلِيهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْبَانِ بِالتَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرُؤُ
يَعْرِضُهُ مِنَ التَّهَارِ يَكُونُ أَحَقَّ حَلِيهِ بِالنَّبِيلِ
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَا مَا مَا حَصَى وَ
صَامَ وَشَدَّ لَتَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَزَكَّ شَيْئًا فَارَقَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَالْأَثَرُ هُوَ
عَلَى سَبْعٍ ۝

ایک دن بارہ روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو اور آپ
فرماتے: کاش! میں نے حضور اکرمؐ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب
میں بولوا اور مرکز در ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید
کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ سات کے
وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ سات کے وقت آسانی
سے پڑھ سکیں اور جب نفوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے، قوت مائل
کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر

لے لے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے
کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن ہیں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں لیکن اکثر نے سات
دن میں ختم کی روایت کی ہے ۝

۴۶- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا غُنَيْمٌ
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ حَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَا حُسْبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ
فِي شَهْرٍ قُلْتُ لِي أَجِدُ قُوَّةَ حَتَّى قَالَ فَاقْرَءُوا
فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ ۝

۴۶- ہم سے سعد بن حنفی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں
ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
خبر دی، انھیں شعبان نے، انھیں یحییٰ نے، یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ
ابن عبد الرحمن نے، انھیں ابو سلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ
محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے
زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس
زیادہ بلند پروازی نہ کرو ۝

۴۷- قرآن مجید کی تلاوت کے وقت ہونا ۝

۴۷- ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں
سعیان نے، انھیں سیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے، اور
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحییٰ نے حدیث کا بعض حصہ
عمر بن مرہ کی واسطہ سے روایت کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے، ان سے سعیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

۴۷- حَدَّثَنَا الْبُكَاءُ عِنْدَ قَدَاءٍ الْقُرْآنَ ۝
۴۷- حَدَّثَنَا مَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعَثَ الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرٍو
ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي السُّحْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أَشِئْتَنِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ الْقِسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ كَلَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفْتُ أَوْ أَمْسِلُ قَرَأَيْتُ عَيْنِي تَذَرِي قَانِ :

کہ سہر جاؤ آنحضرت نے کُفْتُ فرمایا "امک" (راوی کو ٹھک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ التَّمْلِیٰی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي :

بَابُ مَنْ دَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَمَحَّلَ بِهِ أَوْ فَخَّرَ بِهِ :

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي إِجْرَ الزَّمَانِ قَوْمٌ هَدَانَا الْإِسْلَامَ سَقَمَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قُلِّ الْأَنْبِيَةِ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْوُ مِنَ الرَّمِيَةِ لَا يَجِبَا وَزِلْمَا هُجْرًا حَتَّى جَرَهُمَا فَإِنَّمَا لَيْقِبُ تَوَهُهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا فَإِنَّ قَتْلَهُمَا أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ :

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عمرو بن مرثہ نے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالفضلی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضرت پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علی ہؤلآء شہیدآ" پر پہنچا تو آنحضرت نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سنوں، آنحضرت پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۲۸۔ جس نے دکھا دے، طلب دنیا یا آخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے حیثمہ نے، ان سے سدید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو یاد کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تبی نے،

اعلیٰ بن ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے اعلان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی ناز و کوان کی غماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھو گے، ان کے مددوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے مدد سے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے اور وہ بھی اتنی منافق کے ساتھ کہ تیر انداز تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون و دھوکا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اسے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پتھر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

۵۱۔ ہم سے مسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اعلان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، مسکرتے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی نرعت انگیز اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز و بھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے (داؤد کو شک ہے کہ لفظ مزہ ہے یا حبیث) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

۲۹۔ قرآن مجید اس دقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

الْحَارِثُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ نَبِيُّكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَتَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ السَّابِقِينَ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْدُ مِنَ الزَّيْتُونَةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ يَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ يَنْظُرُ فِي الرَّبِيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ يَنْتَارِي فِي الْغُفْرِ ۝

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَرِيحُهَا مُرٌّ ۝

بَابُ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتُمْ تِلْكَ

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُوا

لے یعنی جس طرح تیر شکار کو گتے یا ہار نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی توقف کیے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیریں شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا ہے فائدہ اور یہ اثر ۝

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابو عمران کے حوالہ سے کی اور حاد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا اور عند نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو عمران سنے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا (انہوں نے اس روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا) اور ابن عدون نے بیان کیا ان سے ابو عمران نے، ان سے عبداللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے نزال ابن سبرہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے حواشی سنیں تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے مطابق) پڑھو (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

يُسْمِعُ اللَّهُ السَّخْمَانَ السَّخِيوَةَ

نکاح کا بیان

۳۰۔ نکاح کی ترفیہ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ"

الْقُرَانَ مَا اسْتَلَفْتُمْ فَلَوْكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعَمُوا عَنْهُ

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوِّيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ السَّيِّحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا اسْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فَلَوْكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعَمُوا عَنْهُ۔ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَ لَمْ يَرْفَعُوهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ ابَانُ وَ قَالَ حَمَّادُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ دَجَنْدَبُ أَصَحُّ وَ أَكْثَرُ

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَهَا فَاحْذَرْتُ يَمِيحًا فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا نَحْنُ فَاخْذَرَا أَكْثَرُ عَلَيَّ قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَاَهْلَكْتُمْ

كِتَابُ النِّكَاحِ

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي النِّكَاحِ يَقُولُهُ
تَعَالَى فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ
النِّسَاءِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطُّوَيْلِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ ثَلَاثُ لُؤْلُؤَاتٍ فَقَالُوا دَايِنَ نَحْنُ مِنَ الْكِبَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خُفِيَكَ مَا تَقْدَامُ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرُ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَتَحْرُومُ النَّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَخَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًّا وَكُذًّا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خُفَاكَهُ لِي وَلَا تَقْلَقُكُمْ لَهُ لَكُنِّي آمَنُومٌ وَأَنْظِرُوا أَمَلِي فَإِنِّي دَايِنٌ وَأَتَزَوَّجُ النَّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ۝

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيِّمٍ حَدَّثَنَا بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى دَرَنُ خِفَتُمْ إِلَّا تَقْسِطُوا إِلَيَّ الْيَتِيمَى فَاتَّخِذُوا مَا كَانُوا يَتَّخِذُونَ مِنَ النَّسَاءِ مَثَلِي وَتِلْكَ دَرَبِعٌ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْلَى إِلَّا تَعْدِلُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُمِّی الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي خَجَرٍ وَلَيْتَهَا ذَرَبَتْ رِجْلِي مَا لَهَا وَجَعًا لِمَا يَرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّتِهِ مَدَارِهَا فَتَهْذُو أَنْ يَتَّخِذُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا إِلَيْهَا كَيْسَلُوا الصُّدَاقَ وَأَوْزُوا بِنِكَاحٍ مِنْ سَوَاقِهَا مِنَ النَّسَاءِ ۝

۵۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، آنحضرت کی تو تمام اگلی پچھلی نغز شیش معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کر دوں گا، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ماعتہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کن رہ کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کر دوں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے یہی باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر مردے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں درات میں، اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ۝

۵۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا ”اور اگر تمہیں انڈیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دودو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں انڈیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کر دو۔ یا جو کثیر مختارے ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو وہ لڑکی کے مال اداس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لڑکیوں کے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کہیں۔

باب ثانی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاعَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
لَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مِنْ لَدَارِبٍ لَهُ فِي

الْبَيْتِ أَحَدٌ؟

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا بَلَغَ عُمَانُ بَيْتِي فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي ابْنَتَ حَاجَةٍ فَخَبَّرْتُ عُمَانَ
هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ بِكُنَا
تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتُ تَعْبُدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَاءَ لِي فَقَالَ يَا
عَلْقَمَةُ فَأْتِيهِ ابْنَتُكِ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَوْنُ تُلَدْتُ
ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاعَةَ
فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ
فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ؟

نکاح کر لینا چاہیے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب ثالث مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاعَةَ
فَلْيَصُمْ؟

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ فَيَافٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ حَدَّادٍ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَ
الْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَعْبُدُ نَيْثًا
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاعَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی
استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ نظر کو
نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور
کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت
نہ ہو؟

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ارمیہ والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن مسعود رضی
اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں ملاقات کی۔
اور فرمایا ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات
تنہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبد الرحمن!
کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں، جو
آپ کو گزرے ہوئے ایام کے نشاط و شباب کی یاد دلا دے۔ چونکہ
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے
مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما
رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے
فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ

رکھنا چاہیے۔

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن فیاف نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث بیان
کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبد الرحمن بن مسعود رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور
اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت
ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو

يَسْتَلْطَمُ قَعْلِيْهِ بِالْقَوْمِ نَائِلَةٌ لَهُ وَجَاءُ ۝

حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

باب كَثْرَةُ النِّسَاءِ ۝

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے سلسلے میں ۝

۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ مُوَيْسٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِي قَطَاةٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ارْتَعْتُمْ لَعَنَهَا فَلَا تُرْجَعُ عَنْهَا وَلَا تُرْلَزُ لَوْهَا وَارْفُقُوا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِيَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ ۝

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوُّ عَلَى نِسَائِهِ فِي كُلِّهِ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعٌ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُدَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْاَبْيَاحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ فَلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۝

بَابُ مَنْ مَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا ۝

لِتَزِدَّ بِجِزِ الْمَرْأَةِ فَلَئِمَّا مَا تَوَى ۝

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام المؤمنین میموند رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو روزِ روز سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو رکھنے کے چلنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، اٹھ کے لیے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی بلکہ

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۝

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے طلحہ ابیاحی نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

۶۲۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی

یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلے گا۔

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن قزعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

لہٰذا راجح مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بڑھی ہوئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

ان سے علقم بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے (اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف

قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل اللہ عنہ کی

بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۳۴۔ ہم سے محمد المنثی نے حدیث بیان کی، ان سے بکئی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو ختی کیوں نہ کریں؟ انھوں نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کرو۔ تم میری

جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمھارے لیے طلاق دے

دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سے بھی ہے۔

۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے

حمید طہیل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان

بھائی چارہ کر دیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں

نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے

آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

اہل اور آپ کے مال میں بکثرت دے، مجھے تو باز اس کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ

آپ بانٹا دئے اور یہاں آپ نے کچھ پیر اور کچھ گنی کا نفع کیا یا چندہ لوں کے

الحادث عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا تَوَى ثَمَنٌ كَأَنَّهُ هَجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هَجَرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ تَبْتَاعُهَا فَهَجَرْتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَّ إِلَيْهِ :

باب ۳۵ تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ

الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعْزُرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا نَسَاءً حَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَحْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ :

باب ۳۶ قَوْلُ الذَّجَلِ لِاخِيٍّ أَنْظُرْ

أَخِي زَوْجِي شَتَّتَ حَتَّى أَنْزَلَ لَكَ عَنْهَا

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّلَوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ تَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَمَنَ عَلَيْهِ أَنْ يَتَّصِفَهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُرُوتِي عَلَى اسْئُوتِي فَأَيُّ اسْئُوتٍ تَدْرِيحُ شَيْئًا مَرِي أَوْ قَطِ وَهَيْثَا مِنْ سَمْنٍ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ آيَاتِهِ وَكَعْلِيهِ

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زبردگی کی چکنا ہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے زیادتی کر لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریزا دلنے آپ کو خفی بنا نا پسندیدہ نہیں ہے

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبتل (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تبتل کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضور انھیں تبتل کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خفی کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر ایک مدت تک کے لیے نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام نہ کرو جو تمھارے لیے اللہ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور میں نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

دَصْرٌ بَيْنَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْمَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سَأَلْتَ قَالَ وَزَنَ نَوَاحِي مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدْلِيكَ وَلَوْ بِسَاقٍ

فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ أَلْتَبَتَلُ وَلَوْ آذِنَ لَكَ لَا خُتَصِينَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ لِيُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ آجَزَ لَهُ التَّبَتُّلُ لَا خُتَصِينَا

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا لَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَتَهَا تَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَصَ لَنَا أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالنَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي بُوْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَدَانَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتِ فَلَا أَحَدٌ مَّا أَتَزَوَّجُ بِهِ الْيَسَاءُ فَسَلِّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَسَلِّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ

اور مجھے اپنے پرزنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دو بارہ میں نے اپنی ہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرد گے اسے دور محفوظ میں لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم حتیٰ ہوا جاؤ یا باز رہو؟

۳۸۔ کنز الدین کا نکاح، ابن ابی عیینہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنزاری لڑکی سے شادی نہیں کی؟

باب ۳۸۔ اَبْنُ بَكْرٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُثَلِّثَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي عَائِشَةَ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرِي خَيْرِكِ؟

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی عائشہ سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا دانٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنزاری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتُ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أَكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتُ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي آيَةٍ كُنْتُ تُرْتَعِ بِعَيْرِكَ؟ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعِ مِنْهَا تَعْبِيحُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكَرٍّ غَيْرِهَا؟

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمھاری صورت میں اٹھنے پڑنے میں اٹھنے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا جُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْمِئْتُ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي فِي سَرَقَةٍ حَوِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أُمُّ أَيْمُنُكَ فَأَلْقِيهَا يَا ذَاهِي أَنْتَ قَا قَوْلُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْصَبْ؟

۳۹۔ یا ہی عورتیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازدواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور عورتیں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

باب ۳۹۔ الْغَيَّبَاتِ - وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ وَلَا أَحْوَاتِي كُنَّ؟

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عُدْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعْضِ لِي فَطُوفٌ فَلَدَحِقَنِي
رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَخَسَّ بَعْضِي بِعَازِلَةٍ كَأَنَّهُ
مَعَهُ فَأَطْلَقَ بَعْضِي كَأَجْوَدٍ مَا أَنتَ رَاكِبٌ مِنَ
الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَاضِيَةً عَنْهُ يُعْرِضُ
قَالَ يَكْرَأُ أَمْ يَتَبَايَعُ قُلْتُ نَيْبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةٌ
تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا وَبِكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لَيْسَ دُخْلٌ
قَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا أَيْلًا أَيْ عِشَاءً لَكُنِي
تَحْتِ ظِلِّ الشَّجَرَةِ وَتَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةَ ۝

۶۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عذوے سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آگیا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ چل پٹا جیسا کہ کسی عہدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ تھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہوتے والے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضورؐ کی دیر طہر جاؤ امدات ہو جائے تب داخل ہو۔ تاکہ پریشان بالوں والی نگھا کرے اور جن کے شرہ موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُجَارِبٌ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ كَيْتِيًا قَالَ مَا لَكَ
وَلِلْعَذْرَاءِ دَلِيلًا بِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا وَبِكَ ۝
آنحضرت کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی ۝

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حجاب نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضورؐ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کھیل پر ہیز کیا۔ حجاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضرتؐ کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی ۝

باب تزويج الصغار من الكبار ۱
۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْكَثِيرُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
آدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ
عَاشِيَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ لَمَّا آتَا

۲۰۔ کم عمر کی زیادہ عمر والے کے ساتھ شادی ۱
۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عمرو بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے

أَخْرَجَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ دَعَى
إِلَى حَلَالٍ ۝

بَابُ إِيَّا مَنْ يَنْكِحُ وَآئِي النِّسَاءِ
خَيْرٌ دَمًا يَتَحَبَّبُ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطْقِهِ

مِنْ غَيْرِ ابْنِ جَابٍ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو النَّدَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ
تَزْكِيَنَّ الْإِذْلَ صَالِحُ نِسَاءٍ تَزْكِيَنَّ أَخْنَاءَهُ عَلَى
وَلَدِهِ فِي صَغِيرِهِ مَا زَعَمَ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدٍ ۝

بَابُ ابْتِغَاءِ الشَّرَافِ وَمَنْ آخَتْ
جَارِيَتُهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدِيُّ
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا
رَجُلٍ كَانَتْ عِيْنُهُ وَدِينُهُ فَعَلِمَهَا فَآخَسَ
فَعَلِمَهَا وَآذَرَهَا فَآخَسَ تَأْذِيرُهَا ثُمَّ آخَتْهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِيَّا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
الْمِكْيَاتِ آمَنَ بِنِسَبِهِ وَآمَنَ فِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَ
أَيُّمَا مَمْلُوكٍ آذَى حَقَّ مَوْلَاهُ دَخَّ رَيْبَهُ فَلَهُ
أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ قَدْ كَانَ
الزَّجَلُ يُرْجَلُ فِيمَا دُرَّتْهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ عَنْ أَبِي بُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَتْهَا ثُمَّ
أَصْدَقَهَا ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْلِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی
کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہؓ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔
۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور
مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقہ حیات
بنانا مستحب ہے۔

۴۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
ابوالنواد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر
سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت
ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں
اس کی بہت عمدہ نگہبان و مگران۔

۴۳۔ باندیوں کو ہم بستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب
جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی۔

۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی
ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ نے حدیث بیان
کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس
بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے
ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد
اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور اہل
کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نیا پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان
لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی
ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب
ملتا ہے۔ شعبی نے اپنے شاگرد سے اس حدیث کو منانے کے بعد فرمایا کہ
بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے ماہیوں کو اس
سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابو بکر نے بیان کیا، ان
سے ابو حنین نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے باندی کو آزاد کیا نکاح کرنے کے لیے، اور وہی آزادی اس کا مہر رکھا۔

۴۵۔ ہم سے سعید بن تیلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حاد بن رید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی ذو معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزرتے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا، اس بادشاہ نے پھر سارہ رضی اللہ عنہا کو باجوہ (باجوہ) رضی اللہ عنہا کو دیا۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے (ابراہیم علیہ السلام سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو روک دیا اور اجر (باجوہ) رضی اللہ عنہا کو میری خدمت کے لیے دلویا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (باجوہ رضی اللہ عنہا) بخاری ماں ہیں۔ لے آسمان کے پانی کے بیوہ! (یعنی اہل عرب) +

۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلعت کی۔ پھر میں نے آنحضرت کے ولیمہ کے مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ کھتر خوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضرت کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اجہات المؤمنین میں سے ہیں یعنی آنحضرت نے ان سے نکاح کیا ہے، یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ علوت کی ہے؛ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ان کے لیے پردہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجہات المؤمنین میں ہیں اور اگر پردہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کرب کا وقت ہوا تو آنحضرت نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور آپ کے لیے پردہ ڈالا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں +

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کر اس کا مہر

قرار دیا۔

۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

ابن مہب قال أخبرني جرير بن حازم عن
أبيوب عن محمد بن عيسى عن أبي هريرة قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمان عن حاد
ابن زيد عن أيوب عن محمد بن عيسى عن أبي هريرة
أنه يكره أن يراهيكم إلا قلت كذا بات بيننا
أبراهيم ممر بجنبه ومعه سارده فذكر الحديث
فأعطاهما هاجر قالت كلف الله يد الكافر
وأخذ مني أجر قال أبو هريرة فقلت ألكم
يا بني ماء السماء +

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا
يُسْبِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فَدَعَا مَوْتَ الْمُسْلِمِينَ
إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ
أَوْ بِأَنْطَاجٍ نَأْتِي فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْقِطِ وَالشَّمَنِ
كَانَتْ وَلِيمَتُهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِنْ هَذِهِ
أُمَمَاتُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا
إِنْ جَعَلَهَا فَيَهِ مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ
يُجْعَلْهَا فَيَهِ وَمِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَدْخَلَ
وَقَعْلَى لَهَا خَلْعَهُ وَمَمْلَ الْجَبَابِ بَيْنَهُمَا
بَيْنَ النَّاسِ +

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَتَقَ الْأَمَةِ
صَدَقَهَا +

۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
حَمَادٍ

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صنیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی

روشنی میں کہ اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے نفس سے اللہ انھیں

مالدار کر دیگا۔

۴۵۔ ہم سے تیبہ نے حدیث بیان کی، ابن مسعود العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھی۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔

آنحضور نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو کہ تم سے تمہیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ تمہارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہن گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور وہ پہن لیں تو تمہارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے حقیقت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ کتنا ظاہر

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ عَنْ ابْنِ الْحَجَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْتَقَى صَفِيَّةً وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا.

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُسِيرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى:

إِنْ تَمُوتُوا فَقَدْ آوَىٰ مُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ

فَضْلِهِ.

۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبَ لَكَ لَفْظِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّيْتُ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ لَهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُفَّاهُ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَمَّ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُونِي خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَمَّ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِنْ رَأَيْتُ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ يَدَاؤُ فَلَمَّا يَمْنَعُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا ذَاكَ إِنْ كَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ كَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ جُلُوسُهُ قَامَ فَدَاؤُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلِيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا خَا مَعَكَ مِنَ الْغُيَابِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا عَدَدُهَا فَقَالَ

تَقَرُّوْهُمْ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ لَعَمْرُكَ اِنْ اِذْهَبَ
فَقَدْ مَكَتْكَهَا بِمَا مَكَتَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

بَابُ اَلْوُكُءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ
وَهَؤُلَاءِ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ
قَدِيرًا ۝

۷۸۔ **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ**
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُّوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رِيبْعَةَ
ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْءًا قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّى سَالِمًا وَأَنَّكَ
بُنْتُ أَخِيهِ وَهَذَا بَنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ
رِيبْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَتَّى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ
كَبَتْنِي رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ
دَوْرِيَّتَ مِنْ مَيْمَنِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ
إِلَآبَائَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ دَعَا إِلَيْكُمْ فَوَدَّ إِلَى آبَائِهِمْ
فَمَنْ تَمَّ يُعَلِّمُوهُ أَبَ كَانَ مَوْلَى ذَا حَا فِي
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو
الْقُرَشِيِّ تَحْتَ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ امْرَأَةً ابْنِ حُدَيْفَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا
قَدْ عَلِمْتُ فَذَكَرْنَا حُدَيْفَةَ ۝

موتیں یاد میں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضرتؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

۷۹۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے دودھ پالیا اور سسرال میں تقسیم کیا۔“

۷۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہ نے، جو ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پاؤں بتایا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی رشتہ ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو (جو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے) اپنا لے پاؤں بنایا تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پاؤں بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پاؤں اس کی میراث میں بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ”انھیں ان کے آباد کی طرف منسوب کر کے بلاؤ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وہو الیکم“ تک، تو لوگ انھیں ان کے آباد کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولا“ اور ”دینی بھائی“ کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العاصری رضی اللہ عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کر عظم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابو الیمان نے پوری حدیث بیان کی۔

۷۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء سامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ابن کے والہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

۷۹۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ**
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبَاعَةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ آرَدْتِ الْحَجَّ

قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْكُرِي قَوْلِي اللَّهُمَّ عَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتِي وَكَأَنْتَ تَحْتَ الْمَقْدَارِ بْنِ الْأَسْوَدِ؛
 لینا کہ لے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ صیاحہ رضی اللہ عنہا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں؛

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَا رَهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَ رَهَا وَلِيَا يَنْهَاهَا فَالْخَطَرُ يَدَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ؛
 ۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مہید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے (ادان سے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمھارے ہاتھ ٹٹی میں ملیں؛

۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرَىٰ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ مُقَدَّادِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرَىٰ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحْيَرُ مِنْ بِلَى الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا؛
 ۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحب مال و وجاہت تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، آنحضورؐ نے اپنے پاس موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش ہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں کے فقیر و غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ ان کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ان نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

باب الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَرْوِجِ الْمَقِيلِ الْمَثْرَبَةِ؛
 ۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِمَاكِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَنَسٍ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُهَا أَنْ تُقَسِّطُوا

۴۶۔ مال میں نکاح۔ اور غریب کا مال دار عورت سے نکاح کرنا۔

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت ۱۵ اور اگر تمہیں خوف ہو

فِي الْبَتَانِي قَالَتْ يَا أَبَتِ أَخِي هَذَا الْيَتِيمَةُ
تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا فَرَعَبٌ فِي جَاهِلِيَّاهَا وَمَا لَهَا
وَيُرِيدُ أَنْ يُنْقِصَ صَدَاقَهَا تَنْهَوْا عَنْ نِكَاحِهَا
إِلَّا أَنْ يُقْضَىٰ فِي الْكُفَالَةِ الْقَدَاقِ وَأَمْرًا
بِنِكَاحٍ مِنْ سَوَاهُنَّ قَالَتْ لَسْتُ أَسْتَفْتِي النَّاسَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَىٰ وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ أَنْ الْيَتِيمَةُ إِذَا
كَانَتْ قَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَ
كَسِبَهَا فِي الْكُفَالَةِ الْقَدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً
عَنْهَا فِي فَلَاةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذُوا
غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَيْسَ لَهُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا
رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْضَىٰ لَهَا مَالُهَا يُعْطَوْنَهَا حَقَّهَا
الَّذِي فِي الْقَدَاقِ ۝

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے کہ متعلق سوال کیا۔
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہوا ولس کا ولی اس کی خوبصورتی اور سامان
کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن
اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم
لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں
نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں
انصاف سے کام لیں آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش
یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو
اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ“ سے ”وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنْكِحُوهُنَّ“ کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر
خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں
اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں
حسن کی کمی ہو اور مال ہی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں
چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی
طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سو اس کے کہ وہ ان
یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں ۝

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا
ارشاد کہ ”بَلَا شَيْءَ بِتَحَارِيٍّ يَوْمُونَ أَوْ تَحَارِيٍّ يَوْمُونَ“ میں بعض
تمہارے دشمن ہیں۔“

بَابُ مَا يَنْتَفِي مِنْ شَوْمِ الْمَرْأَةِ وَ
قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمِنْ أَرْوَأَكُمْ وَأَرْوَأَكُمْ
عَنْ دَاغِكُمْ ۝

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے
صاحبزادے حمزہ اور سامان نے اعلان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھر میں اور
گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَ
الدَّارِ وَالْفَرَسِ ۝

۸۴۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر
نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی
ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشَّوْمَ عِنْدَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درخواست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابو خثانہ نہدی سے سنا اور انھوں نے ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے مردوں کے لیے عورتوں کے فنز سے بڑھ کر نقصان دہ اند کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں +

۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نے، انھیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انھیں آزاد کیا اور پھر اقبیلہ دیا گیا رک اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں، کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولہے پر تھی۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور نے اس پر دریاخت فرمایا رچولہے پر ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت

کی تھی جو بریرہ کو مدت میں ملا تھا اور آنحضور مدت نہیں کھاتے حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ تھا اور اب ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ودودا و تینین اور چار چار" اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا منہم یہ ہے کہ "ودودا تینین یا چار چار" اللہ تعالیٰ کے ارشاد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ الشَّوْمُ فِي شَيْءٍ فَيُكْفَى الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْقَرْنَ :

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ فَيُكْفَى الْقَرْنَ وَالْمَرْأَةَ وَالْمَسْكَنَ :

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُكَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ لِعَبْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ :

بَابُ الْأُحْرَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ :

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ عِنْتُكَ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَوْلَا أَنِّي لَسْتُ أَعْتَقُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُوتَ إِلَيْهِ خُبْرٌ قَادِمٌ مِنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ كَمْ أَرَا الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تَصَدَّقُ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَذِهِ يَتَذَكَّرُ :

بَابُ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ

يَقُولُهُ لَعَالَى مَفِي وَثَلَاثَ وَرُبْعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْنَى مَثْنَى أَوْ ثَلَاثَ أَوْ رُبْعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ

”اولی اجنتہ شئی وثلث وربع“ میں بھی ثنی اور ثلث اور ربع (دو اور بھی دو) ہے۔

ذِكْرُهُ أَدْنَىٰ أَجْزَاءِ مِثْلِي وَثَلَاثٌ وَرَبْعٌ
تَعْنِي مِثْلِي أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ رُبَاعٌ ۝

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم بڑھک ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ خَفْصَةَ أَلَّا تُنْفِسُوا فِي الْيَتِيمِ قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَرَدَّجُهَا عَلَىٰ مَا لَهَا وَيُسَبِّحُ مُعَبَّهَا وَلَا يَمُوتُ فِي مَا لَهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا كَابَ لَهُ مِنَ الْيَتَامَىٰ سِوَاهَا مِثْلِي وَثَلَاثٌ وَرُبَاعٌ ۝

پسند ہوں۔ درود، تین تین یا چار چار سے

بَابُ وَأَمَّا تِلْكَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي أَرَضَعْتُكُمْ
وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ ۝

۵۰۔ ”اور تمہاری وہ امیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے“ اور رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام یا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جاسکتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ فلاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَآلُهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَلِدْ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ لَوْلَانَا حَتَّىٰ لَعَنََهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَىٰ فَقَالَ لَكُمْ الرِّضَاعَةُ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ الْوِلَادَةُ ۝

۹۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُزَوِّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ لَيْسَ أَبْنَاهُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَالَ لِبَشْرِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَوْلَهُ :

بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے تنادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِكُمُ اخْتِي بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوْ يُخَيِّبُنَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ مُخْلِيَةً وَاجِبٌ مَن شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ اخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا تَا نَحْدِثُ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْلَا تَحَا لَمْ تَكُنْ زَيْنَبِي فِي جَوْزِي مَا حَنَنْتُ لِي أَنَّهَا لَا بِنْتَ اخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَابَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِي كُنْ وَلَا أَخَا تَكُنْ قَالَ عُرْوَةُ وَثَوْبِيَّةٌ مَوْلَاةٌ لِزَيْنَبٍ كَهَيْبٍ كَانَ أَبُو هَيْبٍ أَعْتَقَهَا فَادَّخَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو هَيْبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حَبِيبَةٍ قَالَتْ لَهُ مَاذَا لَقِيتِ قَالَ أَبُو هَيْبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَ كَوْنِي عَمْرًا فِي سَفِينَةٍ فِي هَذِهِ بَعَثَ قَتْلَ ثَوْبِيَّةٍ :

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کر دو گی کہ بھتیجی سو کن تھاری بہن بنے، میں نے عرض کی، اتنا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرتا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمھارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب میں اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی غیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے ذریعہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

باب مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ يَقُولُهُ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ مِنْ آدَا أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ :

۵۱۔ جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے ان سے

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رضاءت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

۵۲۔ رضاءت کا تعلق شوہر سے ہے۔

۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقیس کے بھائی اربعہ رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندرانے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ یہ کہ وہ کاحکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندرانے کی اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنحضور کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے

متعلق بتایا۔ آنحضور نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندرانے کی اجازت دوں۔

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت ہے۔

۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی، انھیں ابوب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی لیکہ نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے متیب بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبد اللہ بن ابی لیکہ نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میان بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے دل ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنحضور نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنحضور نے فرمایا اس (بھاری بیوی) سے کیسے معاملہ بنے گا۔ جبکہ یہ (حبشیہ) دغوی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ آخِي قَالَ أَنْظِرُونِي مِنْ إِخْوَانِكُنَّ قَالِمَا التَّمَنَّا مِنْ الْمَجَاعَةِ

بَابُ كَيْفِ الْفَعْلِ

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُلَاحَ أَخَا أَبِي الْقَيْسِ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمَلُهَا مِنَ الرَّمَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ إِلَيْهَا فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلَنِ فِي صَنْعَتِي فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ

بَابُ شَهَادَةِ الرُّضْعَةِ

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لِكَيْتِي لِحَدِيثِ عَبِيدٍ أَحْضَطُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوَادًا فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ يَدُنْ فَلَانِ فَبَاءَ تَنَا امْرَأَةً سَوَادًا فَقَالَتْ لِي إِخِي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دِجِي كَذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ دِجِيهِ قُلْتُ لَأَتَمَّهَا كَذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ يَهَيَّا وَقَدْ رَعِمْتَ أَتَمَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَهَا عَنْكَ وَأَشَارَ لِسُفْيَانَ بِصَبِيحَةِ التَّبَابُخِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبُ

امْرَأَتُهُ دِيرِي عَنْ يَحْيَىٰ اَنِكَدِي
عَنِ الشَّعْبِيِّ دَايِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ
بِالصَّبِيِّ اِنْ اَدْخَلَهُ فَلَا يَنْزُوَ جَقْ
اُمُّهُ وَ يَحْيَىٰ هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَعَنَ
يُنَا بَعْرَ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ اِذَا زَلِي بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ
اِمْرَأَتَهُ وَ يَدُ كَرَّ عَنْ ابْنِ نَصْرَانَ ابْنِ
عَبَّاسٍ حَرَمَهُ فَلَا بُرْهَانَ هَذَا لَعَنَ
يُحَرِّقُ يَسْمَاعِيلَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ دِيرِي
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ
وَ الْحَسَنِ وَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ
عَلَيْهِ وَقَالَ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى
يُلَاقِيَ بِالْاَرْضِ يَحْيَىٰ بِيَعَامٍ وَ جَوَّزَهُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ وَ اَنُزْهَرِيُّ وَقَالَ
الْزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَ هَذَا
مُرْسَلٌ ۝

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبد اللہ نے
اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع
صلہ رجمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ
تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے)
سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں" مگر میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی
کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور
یہی کندی سے روایت ہے کہ شعبی اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی
شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کر لے تو اس کی ماں سے
ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ بھی (روایت کے راوی) غیر معروف
(بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت صحیح
بھی نہیں کرتی، اور مکرر، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے
بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو
اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن ابو نصر کے واسطے سے
بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت
میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابو نصر کا ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے
فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہو جاتا ہے۔ اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری
نہ کرے۔ ابن المسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان
کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے ۝

بَادِي وَ دَايِي لَكُمْ اَلَّتِي فِي حُجُورِكُمْ
مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ اَلدُّخُولُ وَ الْمَسِيَسُ وَ
اَلنِّسَاءُ هُوَ اِلِجْمَاعُ وَ سَنَ قَالَ بَنَاتُ
وَ كَمَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ يَقُولُ
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَحْبَبَةُ
لَا تُعْرِضُ عَنْ بَنَاتِي لَنْ وَ كَذَا لَكَ
حَلَالٌ وَ كَذَا اَلْبَنَاءُ مِنْ حَلَالٍ

۵۵۔ "اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پردش میں رہی
ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے محبت
کی ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس،
اور نساء" سے مراد جملہ ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی
کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی
طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حبیبہ رضی اللہ
عنہا سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی
نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹیوں کی بیویوں کی طرح

الْأَبْنَاءُ وَهَلْ تَسْتَوِي الرِّبَاةُ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فِي حَجَرٍ دَرَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاةً لَمْ يَلِدْ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا
وَسَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَهُ
ابْنَتَهُ ابْنًا ۝

۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ
قَالَ فَاِنْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ أَخْبَرْتَنِي قُلْتُ
لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبُّ مِنْ شَوَاطِي نِكَاحِي
قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَعَنِي أَنْتَ تَخْطُبُ
قَالَ ابْنَتُهُ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ
رَبِيبَتِي مَا حَلَلْتُ لِي أَنْزِعْتَنِي وَأَبَاهَا تَوْبَةً فَلَا
تَعْرِضُنَّ عَلَيَّ بَنَاتِيكُمْ وَلَا أَخَوَاتِيكُمْ وَقَالَ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا هَشَامٌ ذُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ۝

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی ”ربیبہ“ کہا جاسکتا ہے جو
اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ایک ربیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کو نکاحات کے لیے
ایک صاحب کے حاکم کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے
(حسن بن علی رضی اللہ عنہا) کو بیٹا کہا تھا۔

۹۵۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے
ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب
رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان
ہے؛ حضور اکرم نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض
کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم سے پسند
کر دوں گا؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری
سوکھیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے
ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ
میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا
جاسکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟
میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری ربیبہ (بہوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے
اور اس کے والد کو تو بہرے دودھ پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام
نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا ۝

۵۶۔ (ادونم پر حرام ہے کہ) ”تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں)
جمع کرو۔ سوا اس کے جو گزر چکا“ (ذکر وہ معاف ہے)

بَابُ ۵۶ دَانَ تَجَسُّعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۝

۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں
عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے
خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میری بہن (عروہ) بنت ابی سفیان سے آپ سے نکاح کر لیں۔ آنحضور نے
فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں کوئی میں تنہا تو ہوں
نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی
شریک ہو جائے۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے میں نے

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَتْ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أُخْبِرُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ وَتُحِبِّينِ قُلْتُ لَعَمْرُ
لَسْتُ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبُّ مِنْ شَأْنِكُنِي فِي خَيْرٍ
أُخْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ
لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْذَلْ

عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی عاجزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹوکی سے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی ٹوکی ہے۔ مجھے

اور ابو سلمہ کو تہہ بہ تہہ دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے

نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عامر نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے؟

۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالزنناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے قیس بن ذریب نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی حرام ہونے میں اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کر دیا جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں؟

۵۸۔ نکاح شغارہ

۱۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

آتاکَ مُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ قَدْ لَعَنَهُ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حُجْرِي مَا حَدَّثْتُ لِي لَأَنَّهَا لَا يَسْتَحِبُّ أَحَدٌ مِنَ الرَّمَاعَةِ أَنْ رَضَعَتْهُ وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبَةَ فَلَا تَعْرِضُنَّ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ؟

اور ابو سلمہ کو تہہ بہ تہہ دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

باب لَا تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى

حَبَّتِهَا؟

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتَيْهَا أَوْ خَالَتَيْهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتَيْهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتَيْهَا؟

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ ابْنُ ذَوَيْبٍ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتَيْهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتَيْهَا - فَتَرَى خَالَهَ أَيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَرَمُوا مِنَ الرَّمَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ؟

باب الْشَّغَارِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَلَّى عَنِ الشَّعَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ
يُزَوِّجَ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الزَّانِعَةُ
ابْنَتَهُ بَيْنَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۝

**باب ۱۰۱۔ حَلُّ لِسْرَاةٍ أَنْ تَهَبَ
نَفْسَهَا لِأَخِي ۝**

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ حَوْلَةُ بِنْتُ
حَكِيمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهَبَنَ الْفَرَسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَنْحِي الْمَرْأَةَ
أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرِجِي
مَنْ تَفَاءَلُ مِنْهُنَّ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى
رَبِّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَذَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ
الْمَوْدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ ۝

باب ۱۰۲۔ بَيْعُ الْكُحْمِ ۝

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عِيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ
قَالَ أَبْنَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ ۝

**باب ۱۰۳۔ تَمَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْكُحْمِ الْمُتَعَةِ أَجْرًا ۝**

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عِيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي
الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ هِلْبًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَلَّى عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَنِ
الْمُخْرِمِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی
شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے
اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان ہر کاجی کوئی معاملہ نہ ہو
۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو ہمبہ
کر سکتی ہے؟

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد
نے بیان کیا کہ حولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں
نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہمبہ کیا تھا۔ اس پر
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہمبہ
کرتے شرعاً نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو
میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے
معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مودب اور محمد بن بشر
اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت
کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا ۝

۱۰۱۔ حالت احرام میں نکاح۔

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے
خبر دی، انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی
اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۲۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع
کر دیا تھا۔

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن
ابن محمد بن علی (مالک) کے بھائی عبد اللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے
واسطے سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالوگرہ کے گوشت سے جنگ
خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا ۝

۱۰۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ کے بیان کیا، کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متکرہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہر گز نہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۱۰۵۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متکرہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متکرہ کر سکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر عمل کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ مرسوم ہو چکا ہے۔

۱۰۶۔ عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا

۱۰۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو آنکھوں کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں: کیسی بے حیا عورت تھی، ہاں

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتَعَرِّجَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لَمْ يَأْتِ فِي الْحَالِ الْقَدِيدِ فِي النِّسَاءِ وَلَهُ أَذْنُخَةُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ؛ عَوْرَتُوكُمُ كُمُ يَأْسِي صَوْرَتُوكُمُ مِثْلُ هَذِهِ صَوْرَتُوكُمُ مِثْلُ هَذِهِ

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَنْتَحِبُوا مَا أَنْتُمْ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا مَا تَسْتَمْتِعُونَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَزَايِدَا أَدْبَتَ بَيْنَهُمَا نَسَارًا مِمَّا أَدْرَجَ أَشْيُهُمْ كَانَتْ لَهَا خَامِسَةٌ أَمْ لِلثَّلَاثِ عَامَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ بَيَّنَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنسُوحٌ

بَابُ غَرْضِ الْمَرْأَةِ لِنَفْسِهَا عَلَى الرَّجُلِ

الصَّالِحِ

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَ عِنْدَهُ ابْنَتُهُ لَهَا قَالَ أَنَسُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَاكَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حِيَائَهَا وَ سَوَآتَا وَ سَوَآتَا قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبْتُ فِي النَّيِّبِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَرَصَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا ۝

بلے شرعی! لمئے بے شرعی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَرَصَةَ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدَّ جَنَاحَهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَذْهَبَ فَأَلْقَيْتُ دَلْوًا خَائِمًا مِنْ حَيْدِي فَقَدَّهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَائِمًا مِنْ حَيْدِي وَلَا نَكْرًا لَهَا نَفْسُهَا قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رَدَّاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ يَا نَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَهُ كَيْفُ عَنْكَ عَلَيْهِمَا مِنْهُ شَيْءٌ وَكَانَ لَيْسَتْ لَهُ كَيْفُ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا كَانَ جُلُوسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّاهُ أَوْدَعِي لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْفُرَاتِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورَةٍ يُعَادِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ كُنْتَ كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْفُرَاتِ ۝

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن انس سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور سے کہا کہ یا رسول اللہ! انکی نکاح مجھ سے کر دیجیے، آنحضور نے دیاقت فرمایا تمھارے پاس (بھر کے لیے) کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لمبے کی ایک انگوٹھی جی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گرام ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لمبے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ میرا تہمد میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کڑتے کی جگہ اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس تہم کا کیا کرے گی، اگر میرے پاس ہے تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں بچے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا درود کی کمان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

باب عَرَمَنِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَمَّاخَتَهُ

عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جِئَ تَائِمَتَ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْنِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنَ الْمُصَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَوَّجَ بِالْمَدِينَةِ

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش

کرنا ۝

۱۰۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب آپ کی صاحبزادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) حنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور حنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي
فَلَيْسَتْ لِي بَالِي ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ بِي أَنْ لَا
أَتَزَلَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا زَوَّجَكَ حَفْصَةَ يَنْبَغِي حَسْرَ
كَعَمَتِ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَزَجِرْهُ إِلَى شَيْءٍ وَكُنْتُ أَوْجَدُ
عَلَيْهِ مَوَاطِنَ عَلَى عُمَانَ فَلَيْسَتْ لِي بَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهَا رَأِيَا
فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّتْ وَجَدْتَ عَلَى جَبِينِ
عَرَضْتَ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ
عُمَرُ قُلْتُ لَعَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْفَعْنِي أَنْ
أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا رَأَيْتُ كُنْتُ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لَوْ فُتِّسَ سِرُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَزَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَهَا ۝

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو
پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ
دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس
فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو
میں آپ کی شادی حفصہ سے کروں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور
مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ
کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضرتؐ
سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور
کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو
اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا
کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی
تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا
اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضرتؐ چھوڑ دیتے
تو میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ۝

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے یزید بن ابی حبيب نے، ان سے عواک بن مالک نے اور انھیں
زیب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرتؐ بدرہ بنت ابی سلمہ
سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے
باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر
میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی
اس کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں
کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے
میں کوئی بات اشارہ نہ کرو یا یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَوَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَخَدَّ شَنَا
أَتَيْتُكَ نَارِيحَ حُلَّةٍ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَيْ أُمَّ سَلَمَةَ كُنْ
لَهَا نِكَاحٌ أَمْ سَلَمَةُ مَا حَلَّتْ لِي لَأَنَّ أَبَا هَا
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ۝

يَا مَعْ كَلِمَاتُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَا جَمَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ
النِّسَاءِ أَدَا كُنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمَ

پرشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غفور
علیم" تک۔ "اکنتم" بمعنی اضرتم ہے۔ ہر وہ چیز جس کی
حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکون" کہلاتی ہے۔

اللَّهُ الْآيَةُ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ
اَكُنْتُمْ اَصْحَابُكُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ
دَاخِرٌ لَّهُمْ قَهْرًا مَكُونٌ ۝

۱۱۰۔ وَقَالَ لِي طَلْحٌ حَدَّثَنَا تَائِدٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ نُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَدَّ مِنْكُمْ يَقُولُ
لِي اُرِيدَ التَّزْوِيجُ وَلَوْ رَدَّدْتُ اَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي
اَمْرًا مَا حَاجَهُ وَقَالَ اَلْفَيْهِ يَقُولُ اِنَّكَ عَلَيَّ كَرِيْمٌ
قَرَأْتُ فِيكَ اَسَافُكَ وَاِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكَ خَيْرًا
اَوْ تَخُوذُ لِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَعْرِضُ مِنْ وَلَدِ يَبُوْحٍ يَقُولُ
اِنَّ لِي حَاجَةً وَاَبْشِرْ دَانِي بِحَمْدِ اللَّهِ تَارِفَةً وَ
تَقُولُ هِيَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا
يُؤَاعِدُ وَلَيْتُهَا يَغْيِرُ عَلَيْهَا وَاِنَّ دَاعِدًا رَجُلًا
فِي عِدَّتِهَا فَتَرَكَهَا بَعْدَ لَمَّا يَفْقَرُ بَيْنَهُمَا
وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تُؤَاعِدُ ذَهْنًا مِثْرًا اَلَا نَدِينُكَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكِتَابُ اَجَلُهُ تَقْضَى الْوَعْدَةُ ۝

۱۱۰۔ مجھ سے طلق نے بیان کیا، ان سے تائید نے حدیث بیان کی، ان سے
منصور نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیمَا
عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو،
کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صلح عدت
میں آجائے اور قاسم نے فرمایا کہ دو قرین یہ ہے کہ (م) عدت عدت سے
کہے کہ تم میری نظریں خلیف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ
تھیں بھلائی پہنچائے گا یا اس کا طرح کے چلے۔ عطاء نے فرمایا کہ تو قرین و
کنا یہ سے کہے صاف صاف کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے ضرورت ہے۔
اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے
جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے (بہر احتیاط کوئی وعدہ
نہ کرے۔ ایسی عورت کا دلی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور
اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد
میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرانی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تو اعدوہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الكتاب اجله" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اَنْظِرْ إِلَى الْمِرْآةِ قَبْلَ
التَّزْوِيجِ ۝

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو
دیکھنا ۝

۱۱۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے حامد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عالمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ
(جبریل علیہ السلام) ریشم کے ایک کپڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا
کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو رقم
تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی
پیدا کرے گا۔

۱۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْيُكَ فِي الْمَنَامِ
يُبْعِي إِلَيْكَ الْمَلَكَ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَيْثُ قَتَلَ لِي
هَذِهِ أَمْرُكَ فَكَفَفْتُ عَنْ دُبُحِهِ الْقَوْبِ
فَإِذَا أَنَا بِهِيَ فَقُلْتُ إِنَّ تَيْكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ يُصِجُّ ۝

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا تَيْيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَمْرًا جَاءَتْ

خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو مسکرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچے کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی مزدورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تھا اسے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک سوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے سوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی ان صحابی نے کہا کہ ان خاتون کو اس تہمد میں سے آدھا منایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمہارے تہمد کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہن گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انھیں بلانے کے لیے فرمایا، انھیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے ان سورتوں کو گنا یا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

۶۶۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح مل کے بغیر صحیح نہیں۔

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ”پس انھیں روکے مت رہو“ اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور عورتوں کا نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور ارشاد ہے کہ“ اور اپنے میں سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِدْتُ لِأَهْبَ لَكَ نَسِيحِي فَمَنْطَرًا إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النِّظْرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةَ لَمْ يَعْصِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَدِّ جَنِينَهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ نَحْيٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ هَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظُرْ دَكُو خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَارِي قَالَ سَهْلٌ تَالَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِأَرَارِكَ إِنْ كُنْتَ تَكُونُ عَلَيْهَا مَعَهُ شَيْءٌ وَكَنْتَ تَكُونُ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْتِنًا فَأَمَرَهُ بِهَذَا حَتَّى فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدَهَا قَالَ أَتَقْرَأُ عَنْ طَهْرٍ قُلُوبَكَ قَالَ لَعَنَ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَنَعْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

بَابُ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِعَرِّيٍّ

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْصِلُوهُنَّ مَدْخَلَ بَيْتِهِ الْغَيْبِ وَكَذَلِكَ يُبَكِّرُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَقَالَ وَانْكِحُوا الْأَيَّالِي مِنْكُمْ

لائٹوں اور میاؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے امین وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صحت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا ہر دے کرا اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حین سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس دو جواشرف میں سے بھڑا جلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھو تا جی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا محل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ ماضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو محل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح ”نکاح استبغار“ کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ بھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی، تو وضع محل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشنائوں کو بلاتی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا حاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جب کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی۔ یہ کبیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھڑسے لگائے رہتی تھی جو نشانی سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی تو اس کے پاس آنے جانے

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُرَيْمٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ رَوَيْتُنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعٍ أَوَّلُهَا كَيْفَاكُمْ مِنْهَا نِكَاحُ الثَّانِيهِ الْيَوْمَ يُخَطِبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَرِيتُهُ أَوْ ابْنَتُهُ كَيْصِدُهَا ثُمَّ يَتَخَبَّرُهَا وَنِكَاحُ الْأَحْرَمَاتِ الرَّجُلُ يَقُولُ لَا مَرَاتِي إِذَا طَلَقْتُ مِنْ طَهْرِيهَا أُرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْصِرِي مِنْهُ وَ يَتَخَبَّرُهَا زَوْجَهَا وَلَا يَسْأَلُهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَّبِعِينَ حَمْلَهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْصِرُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَلَا كَمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغِيَّةٌ فِي تَحَابٍ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْإِسْتَبْصَارِ وَنِكَاحُ الْخُرَيْجَةِ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَبْلَ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُنَّ يُعِينُهَا وَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيْلَاءٌ بَعْدَ أَنْ تَضَعَنَّ حَمْلَهَا أُرْسِلَتْ الْكَبِيرَةُ فَلَمْ تَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَسْتَنْبِغَ حَتَّى يَخْتَصِمُوا مِنْهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَكَلْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَبِّحُ مَنْ أَحَبَّتْ بِأَسْمِهِ قِيلَ لَهَا يَمْ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَنْبِغَ يَوْمَ الرَّجُلِ وَنِكَاحُ الثَّالِثِ يَخْتَصِمُ النَّاسُ الْكَلْبُورُ قَبْلَ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ وَمَنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَايَا لَمْ يَنْصَبْ حَتَّى أَنْهَا بِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُونُ عَلِمًا فَمَنْ آمَا وَهِيَ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ اخُذْنَ دَوَضَعَتْ حَمْلَهَا يَجْعَلُهَا لَهَا دَعْوَا كَرِهَ انْفَاقًا ثُمَّ

والے جمع ہوتے اور کسی قیادہ شناس کو بلائے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے :

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنسہؓ "وہ آیات بھی جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو"۔ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائیداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ مقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی

نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطے سے)

۱۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبد ربیع نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم بن عبد ربیع نے خبر دی، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انہیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

۱۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان

الْحَقُّ وَاللَّهَ مَا يَلْتَمِزُ يَرُونَ فَالْتَمِزْ بِهِ وَدَعَى ابْنَةَ لَا تَمْتَنِعْ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَوَّثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ :

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُشْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمِّ الْيَسَاءِ إِلَّا فِي لَا تَوْتَوْهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ يَكُونُ شَرِيكَةً فِي مَالِهِ وَهُوَ أَدْلَى بِهَا تَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضَلُهَا لِمَا لَهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرُهُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرَكَ أَحَدٌ فِي مَالِهَا :

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ لَوْ فِي بِلْدُونِنَا فَقَالَ عُمَرُ فَلَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ قَعَرَ صَنْتُكَ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ إِنَّ يَسُمْتُ أَلْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَيْتُ لَبِائِي ثُمَّ لَقَيْتُ فَقَالَ فَقَالَ بَدَأَ لِي أَنَّ لَدَا أَنْزَوْجُ يَرْجُو هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَيْتُ أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ إِنَّ يَسُمْتُ أَلْكَحْتُكَ حَفْصَةَ :

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ

یونس نے، ان سے حسن نے آیت ”فلا تفضلون“ کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا کہ مجھ سے عقل بن لہیا رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب مدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے عھداری بری بنایا اور تمہیں عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی ادا ب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ مگر نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عزت بھی اس کے یہاں والہاں جانا چاہتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”تم عورتوں کو دو کو موت“ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ تَجْلٍ لَطَلَقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَتْ وَيَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَقَدْ شُئْتَ وَكَرِهْتُكَ فَطَلَقْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا وَاللَّهِ لَا أَعُوذُ لِيكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلٌ كَذَّابٌ بِهٍ وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ مَا نَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ فَقُلْتُ اإِذَا فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا لِتَأْتِيَهُ ۝

۶۷۔ جب دلی خود لوہی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک صاحب سے کہا اودا انھوں نے آپ کا نکاح بڑھایا۔ اودا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے نکاح کیا۔ عطا نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنا لینا چاہیے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان کے کسی فرد سے کہنا چاہیے کہ وہ نکاح کرادے، سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرتؐ کو جہیز کرتی ہوں۔ پھر ایک

باب ۱۷۔ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَذَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَدِمَ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكَ لِي أَلَيْسَ قَالَتْ لَعَنَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ وَ قَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدُ آتَى قَدْ تَكَثَّرَتْ أَوْلِيَا مَزْرُجًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْبُ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَكَ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوَّجْنِيهَا ۝

صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ ۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي الرِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ إِلَى إِحْدِ الْأَيْمِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَبْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرَّ كُنْهُ فِي مَالِهِ خَيْرُ عَبٍ

۱۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اودان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت ”اودا آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتاتا ہے“ آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت یتیم لوہی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

عَنْهَا أَنْ تَبْتَزَّجَهَا وَيُكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا حَتَّىٰ
قِيْدَ خُلِّ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ يَتَحَيَّرُهَا فَتَمَّا هُوَ اللَّهُ
عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ لِنَفْسِهَا عَلَيْهِ
فَحَقَّقَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يَرِدْهَا فَقَالَ
رَجُلٌ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ لَوْ جَلِبْتِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَعْنِدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ
وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
وَلَكِنْ أَشَقُّ بَرْدِي هَذِهِ فَأَعْطَيْتُهَا التِّصْفَتَ
وَأَخَذْتُ التِّصْفَتَ قَالَ لَا أَهْلَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
كُنِيَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

باب النكاح الرِّجُلِ وَكَدَّةُ الصِّغَارِ
يَقُولُهُ تَعَالَى وَاللَّائِي لَمْ يَحْضَنْ
كَجَعَلْ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةً أَشْهُرٍ قَبْلَ
الْبُلُوغِ ۝

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ
سِنِينَ دُخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَ
مَكَّنَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا ۝

باب تزويج الرِّبِّ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمْلَامِ
وَقَالَ عُمَرُ خَطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَنكَحَتْهُ ۝

پردش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا
چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند نہ کرنا ہو کہ کہیں
دوسرے شخص اس کے مال میں داخل نہ بن جائے اس عرض سے وہ لوگ کو روکے
رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۝

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان
نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور اس سے
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو
آنکھوں کے لیے پیش کیا۔ آنکھوں نے انھیں نظر نیچے اودا دیکر کر کے دیکھا
اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنکھوں نے دریافت
فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو
کچھ بھی نہیں۔ آنکھوں نے دریافت فرمایا تو ہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انھوں
نے عرض کی کہ تو ہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی یہ چادر بچاؤ
کے آدمی انھیں دیدل گا اور آدمی خود کہوں گا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ نہیں
تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنکھوں نے

فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

۱۱۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے عدت کے سلسلے میں کہ ”اور وہ عورتیں جنہیں
ابھی حیض نہ آتا ہو“ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے
پہلے کی حدت تین مہینے رکھی ہے ۝

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا
تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنکھوں کے پاس
آئیں اور نو سال تک آنکھوں کے ساتھ رہیں۔

۱۱۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عرضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام
نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنکھوں سے کر دیا ۝

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ بْنُ أَصْبَدٍ حَدَّثَنَا دُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ذَاتِي بَحَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْتُ أَتَّهَا كَأَنْتَ يَحْنَدُ تِسْعَ سِنِينَ ۝

باب السُّلْطَانُ دَلِيٌّ يَقْبَلُ النِّسَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فِقَامَتَ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ تَزَوَّجْنَاهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا أَيُّهَا جَلَسْتُ لَا زَادَ لَكَ فَالْتَمَسَتْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجَدَ شَيْئًا فَقَالَ أَلْتَمَسْتُ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَوْ بَعِدَ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ لَعَمْرُؤُكَ كَذًا وَ سُوْرَةُ كَذًا لِسُوْرِ سَتَا هَا فَقَالَ تَزَوَّجْنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

۱۲۰۔ ہم سے معتبّر بن اصبّد نے حدیث بیان کی، ان سے دہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضور کے ساتھ نو سال تک رہیں ۝

۱۔ سلطان بھی دلی ہے، بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دایک خاتون سے، اس ارشاد کے کہ ”میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔“

۱۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور کے لیے بہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرمادیں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انھیں بھر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضور نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کر لو، ایک لہسے کی انگلی بھی ہی، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضور نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں ۝

۱۔ باپ یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیابھی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے ۝

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

باب لَا يُكْرَهُ الْأَبُ دَخِيرُهُ ابْنَهُ وَالْقَيْبُ إِلَّا بِرِضَا هَا ۝

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَيْتَهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكِحُ الْأَيُّمَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ مَوْلَا تُنْكِحُ الْيَتِيمَ حَتَّى تُسَأْذِنَ

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي عُثَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ جِئْتُمَا لَا تَقْطِعُوا فِي
الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا
ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْبَيْتَةُ يُكُونُ فِي خَيْرٍ وَلَيْتَهَا
تَبْرَعُ فِي جَمَائِعِهَا وَمَا لَهَا وَبِرَّيْدُ أَنْ يَنْتَقِصَ
مِنْ مَدَارِهَا فَهَذَا مِنْ بَيِّنَاتِهَا إِلَّا أَنْ
يُقْطِعُوا لَهَا فِي الرِّمَالِ الصَّدَاقِ وَأَمَّا بَيِّنَاتُ
مِنْ يَتَوَقَّعُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى
النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى تَرْغَبُونَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنْ
الْبَيْتَةُ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا
فِي نِكَاحِهَا وَنَسِيَهَا وَالصَّدَاقُ وَإِذَا كَانَتْ
مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكَوْهَا
وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ لَكُمَا يَنْزُكُوهَا
حِينَ يَرْغَبُونَ مِنْهَا فَلَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَنْكِحُوهَا
إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يَقْطِعُوا لَهَا وَيَعْطُوا
حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ ۝

چوڑ دینے میں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے
سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دین (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

باب إِذَا قَالَ النِّكَاحُ يُلَوِّحُ رَدَّ جُنَى
فَلَا تَنَاقُضَ فَقَالَ قَدْ رَدَّ جُنْكَ يَكُنْ وَكَذَا
جَا زَا النِّكَاحِ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِرَدِّ
أَرَضِنْتَ أَوْ قِيلَتْ ۝

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْمَاءَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، اور بیہقی نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! ”اور اگر تمہیں
خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے“ سے ”ما ملکت
ایمانکم“ تک کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
جو لپٹے والی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال
کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح
کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا
ہے، سو اُسے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں
اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے
نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے
آیت ”اور آپ سے عہد تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں“ سے ”وَرَبُّنَا
تَمَّكَ نَازِلُكَ، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب
صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے
اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب
مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے
ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں

چوڑ دینے میں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے
سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دین (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

۱۲۷۔ اگر تکلیف دہی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح
کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے اتنے اتنے
میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے
کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ
ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے

آپ کو آنحضرتؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کپڑے انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو، خواہ لہے کی ایک انگلی ہی سہی۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ ہم سے کمی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ناف سے سنا انھوں نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاد پر بھاؤ لگائیں (اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیے) یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دو لوگوں کے رازوں کی کھود کر بد نہ کرو اور نہ دو لوگوں کی بھی گفتگوؤں کو کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔ بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت۔

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

نفسہا فقال ما لي اليوم في النساء من حاجة فقال رجل يا رسول الله زوجنيها قال ما عندك قال ما عندي شيء قال اعطها دلو خاتما من حديد قال ما عندي شيء قال فما عندك من القرآن قال كذا وكذا قال فقد ملككها بما مَلَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

بَابُ لَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيَةٍ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَّعِ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدِثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدَّعِيَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بَعْضٌ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيَةٍ حَتَّى يَتَرَكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ثَرْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْثَرُ الْخُبَايِثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيَةٍ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتَرَكَ

بَابُ تَنْفِيهِ تَرْكِ الْخُطْبَةِ

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ (بْنِ الْخَطَّابِ) حِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو وصیت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیسا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرم کا راز کھدوں۔ ان اگر حضور انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقیبہ اور ابن ابی شیبہ نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۷۷۔ خطبہ

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دو افراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جا دو ہوتا ہے۔

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف

بجانا۔

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ بیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دہن بنا کر ٹھانی گئی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مڑیہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "ادبم میں ایک نبی ہے جو ان بالوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہوئے والا ہے۔" آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی

سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اہمک سے کم مہر لگنا جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

لَدَيْكُمْ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَتَى حَتَّى حَصَمَهُ بَنُفْعُ عُمَرَ فَلَيْسَتْ لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنِيَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَأَتَهُ كَهْرٌ يَمْنَعُنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ نِيكًا عَرَضْتَ إِلَّا آتَى قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُ زَكَاةً لِعَمَلِهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَ مُوسَى بْنُ حَفْصَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ الْخُطْبَةِ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِجْعًا

بَابُ صَرَبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَآلِوَيْجَةٍ

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَعْقَلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دُرَّكَانٍ قَالَ قَالَ تَالَيْتُ الرَّبَّ بَيْعُ بِنْتِ مَعْوُذِ بْنِ عَمْرٍاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَتَّى بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَسَبَحِيكَ مَتَى فَعَلْتَ جَوَيزَاتٍ تَنَاضِرُ بَنِي يَالِدَتِي وَيَتَدُبْنَ مَنْ قَبْلَ مِنَ الْبَاكِ يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ لِمَ دَخَلْتَ وَفِيَّ نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدَا فَقَالَ دَخَلْتُ هَذَا وَفِيَّ يَالِدَتِي كُنْتُ تَقُولِينَ

خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہوئے والا ہے۔" آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَآذَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ - وَقَوْلُهُ

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا تم نے ان کے لیے کچھ دہر کے طور پر مقرر کیا ہے۔ اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ دوسرے کی ایک انگوٹھی ہی ہے۔

لَعَالِي دَاتِبْتُمْ أَحَدَهُنَّ بِنَظَرًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا - وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَغْيِرُوا لَهُنَّ - وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَوُ خَاتِمًا مِنْ حَدِيثٍ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مِهْزَبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِ دَعَنَ تَنَادَةً عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقِ تَمِنْ ذَهَبٍ

يَا بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ دِيغِيرِ صَدَاقِ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُئُبُ بْنُ سَمْعَةَ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ إِنِّي أُنْقِرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَتْ لَهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَتُكْذِبِينَهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبْ دَلُوكَ خَاتِمًا مِنْ حَدِيثٍ يَدُ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا دَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيثٍ

۱۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن مہزب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (دوسرے کے مہر پر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی لہذاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی توڑ کے ساتھ)

۸۰۔ تسمان مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا)

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سنیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے لیے بہہ کر دی ہیں۔ آنحضرتؐ اب جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے لیے بہہ کر دیا آنحضرتؐ جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے لیے بہہ کر دیا آنحضرتؐ جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے دریافت فرمایا تھا ہے پاس کچھ دہر کے لیے ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ
كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَتَمَّكَتُكَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوسہ لک انگوٹھی بھی اگر مل جائے
وہ گنتے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آ کر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔
لوسہ کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا تمہارے پاس
کچھ قرآن ہے؛ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس ننان فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس
قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے ۝

بَابُ الْيَهْدِي بِالْعُرْوَةِ دَخَائِلِهِ
مِنْ حَدِيثٍ ۝

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوسہ کی انگوٹھی
مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيَّةُ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ وَكَوَّ
يَحْتَا تِهْ مِنْ حَدِيثٍ ۝

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی
ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کرو خواہ
لوسہ کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ
عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ
وَقَالَ الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ
فِي مَصَاهِرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي
فَصَدَقَنِي وَدَعَدَنِي فَوَلَّى لِي ۝

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ
حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب
کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو
وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَرْبٍ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ
أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَغْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۝

۱۳۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔
ان سے کلبی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی سرب نے،
ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ
پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے فرما گاہوں کو حلال کیا،
یعنی نکاح کی شرطیں۔

**بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي
النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسُودٍ لَا تَشْطَرُطُ
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اخْتِبَاهَا ۝**

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط
نہ لگائے ۝

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مَوْحٍ عَنْ زَكْوِيَّاءَ
هُوَ ابْنُ أَبِي زَيْدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي مَلَكَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبید اللہ بن مویٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے
جو ابوزائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لیے کرے تاکہ اس کی جگہ اپنے لیے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

۸۴۔ شادی کرنے والے کے لیے زرد رنگ اور اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا اسے مہر کتنا دیا؟ انھوں نے کہا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہیہ کر دو۔ خواہ ایک کبری ہی کا ہو۔

۸۵۔

۱۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر دعوت و لہجہ کی اور مسلمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا دیکھانے سے فراغت کے بعد آنحضرت باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا۔ پھر آپ امہات المؤمنین کے حجر میں تشریف لے گئے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور انھوں نے آپ کے لیے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (دو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضرت کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے۔

۸۶۔ دیکھا کہ کس طرح دعا دی جائے۔

۱۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی جو زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ حَقَّهَا كَمَا تَأْكُلُهَا مَا قَدَّرَ لَهَا

باب ۱۳۸ الصَّفْرَةُ لِلْمَتَزَوِّجِ وَرَوَاةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ أَمْرٌ صُفْرَةٌ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زَيْنَةً نَوَافَةَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَيْتُمْ دَكْوَبْشَاةً

باب ۱۳۹

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَدْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَتَ بْنَ قَاوَسَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُونَ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجْرَ امْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو أَدِيدًا عُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ قَوَّجَعًا لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أَخْبَرْتُ بِهِمَا

باب ۱۴۰ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمَتَزَوِّجِ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَمْرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ

انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے۔ دعوتِ دلیر کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

۸۷۔ دھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دھن

کو دعا۔

۱۴۱۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی کہ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر کے اندر قبیلہ انصار کی خواتین موجود تھیں۔ انہوں نے دھن کے ساتھ موجود عورتوں سے کہا، خبر دو برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ؟

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دھن کے پاس جانا پسند کیا؟

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی کہ ان سے عمر نے ان سے عام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور غزوہ سے پہلے اپنی قوم سے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا اذدہ رکھتا ہو۔

۸۹۔ جس نے نو سال کی عمر کی بیوی کے ساتھ

خلوت کی؟

۱۴۳۔ ہم سے قیس بن حقیقہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضرتؐ کے ساتھ نو سال تک رہیں؟

مَرْأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَادُكَ وَنُورُ بَشَاةٍ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ وَاللَّذِي يُهْدِيْنَ الْعُرُوسَ وَالْعُودُسَ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُتِي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخُبْرِ وَالْبُرْكَوِ وَعَلَى خُبْرٍ طَائِرٍ

بَابُ مَنْ أَحَبَّ النِّسَاءَ قَبْلَ الْعُدُوِّ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي يَحَا وَتَوَلَّيْنِي يَحَا

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا اذدہ رکھتا ہو۔

بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ يَتِيمٌ

تَسْمِعُ سَمِيعِينَ

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقَبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تَسْمِعٍ وَكَكَلْتُ جُنْدًا تَسْعَا

لہ یہ حدیث اس سے پہلے ہی متعدد طرح سے آچکی ہے اور ایک موقع پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں عموماً نو سال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی کٹ دی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں پہلی جاتی تھیں۔ ابتداء بلوغ کا تعلق موسمِ اور آب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

باب النِّسَاءِ فِي الشَّفَرِ

۹۰۔ سفر میں دلہن کے ساتھ خلوت کرنا

۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیبہ کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں ردی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضورؐ نے دسترخوان پھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ اہبات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے (انھیں کنیز ہی رکھا ہے) کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں (اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضورؐ ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ اہبات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں۔ چنانچہ جب کوپہ ہمارا آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈالوایا

۹۱۔ دن کے وقت دلہن کے پاس جانا، سواری اور روشنی

کے اہتمام کے بغیر

۱۴۵۔ مجھ سے فروہ بن ابی العزرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے غمزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا

۹۲۔ محل کے کچھونے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جمالہ و چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جمالہ و چادریں کہاں! آنحضورؐ نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَبْنِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ قَدْ دَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَاجِمَةٍ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا تَحْمِيرٍ وَلَا لُطَاجٍ فَأُلْغِيَ فِيهَا مِنَ الْقَمَرِ وَالْإِقِطِ وَاللَّسَنِ فَكَانَتْ دَلِيمَةً فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ لِحَدَى أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَبَيَّ مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَوْ يُحْجَبُهَا فَبَيَّ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَرْمَلَتْ دَلِيلًا لَهَا خَلَعَهُ وَهَمَّ بِالْحِجَابِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ

باب النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

وَلَا نِزَارٍ

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا فُرْدَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَنِي أُتْحِي فَأَدْخِلْتَنِي الدَّارَ فَلَوْ يَرُونِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُجِّي

باب الْأَنْصَاءِ دَخُولَهَا لِلنِّسَاءِ

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذَ ثَوْبًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآفِي كُنَّا أَنْصَاءُ قَالَ لَهَا سَتَكُونِي

باب ۹۳ التَّيْنَةُ الَّتِي يُهْدِيَنِ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكَ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ

باب ۹۴ الْهَدْيُ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَّهُ جَاءَهُ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكَرَبْنَا فِي
مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَمَعْنَتُهُ يَقُولُ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ
بِجَنَابَاتِ امْرِئٍ سَلِمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ
عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرُوسًا يَرْثَبُ فَقَالَتْ لِي أُمُّ
سُلَيْمٍ لَوْ أَحَدَيْتَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا
لَا تَفْعَلِي فَعَمَدَاتُ إِلَى تَمْرَةٍ مَمْنٍ وَأَقِطٍ
فَاتَّخَذَتْ حَنِيئَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ
بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأَطْلَعْتُ بِهَا إِلَيْهِ
فَقَالَ لِي ضَعِيهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعِي
لِي رَجُلًا سَتَاهُمْ وَادْعِي لِي مَنْ
لَعِينَتْ قَالَ فَعَمَدْتُ الَّذِي أَمَرَنِي
فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ
فَنَاسَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَضَعْتُ يَدِي عَلَى تِلْكَ الْحَنِيئَةِ وَ
تَكَلَّمْتُ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ
يَذْعُرُوا عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں +

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انصاری (دبیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمھارے پاس لہو (دھڑ) بجانے والا نہیں تھا، انصاریوں کو پسند کرتے ہیں +

۹۴۔ دولہا یا دلہن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جدر ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (لبرہ کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گندہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کی طرف سے ہوتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انھیں سلام کہتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تو مجھ سے ام سلمہ نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرم کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ مزدودو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا طہیرہ بنا کر ایک ٹانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرم کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انھیں بلاؤ اور انھیں جو بھی مل جائے اسے بلاؤ، بیان کیا کہ میں نے آنحضور کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضور کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور اپنا ہاتھ اس طہیرہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ طہیرہ کھانے کے لیے آنحضور بلائے گئے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا

نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے، بیان کیا کہ تمام لوگ اس طیبہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں بائیں کرتے رہے (انس رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے دان کے گھر میں مٹھرے لسنے کی وجہ سے، بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازدواجِ مطہرات کے مجرد کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔ اوس آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے لے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو بجز اس وقت کے جب کھانے کے لیے تمہیں (اُنکی) اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے۔ سو وہ تھا را شرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرما تا ابو عثمانی کہتے ہیں کہ انس نے

لَهُمْ اَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَتَيَسَّلُوا كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّ حَوْا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ فَقَالَ وَجَعَلْتُ اَعْتَمْتُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي شَيْءٍ فَقُلْتُ لَمْ تَهْمُ قَدْ ذَمَبُوا فَرَجَعْتُ فَقَالَ الْبَيْتُ وَالرَّحَى السِّنَّةُ وَالرَّحَى كَيْفَ الْحُجْرَةُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ أِلَيْهِ وَكَيُنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْنَأٍ لِيَعْلَمَ بِكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تُؤْذَوْنَ مِنَ النَّبِيِّ فَيَسْتَجِيبُ مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَجِيبُ مِنَ الْخَوِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَلَسْنَا أَتَهُ خَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ

کہا کہ میں نے بیس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے :

۹۵۔ دامن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار

باب ۹۵ اسْتِعَارَةُ الثِّيَابِ وَالْعُدُوسِ وَغَيْرِهَا

بینا :

۱۴۹۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسامہ سے جو رہا لگا تھا وہ گم ہو گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔ ماہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا وہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے نماز بے وضو پڑھی۔ جب اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن حبیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کو

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اسْمَاءَ قَلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاظِرِينَ أَمْعَابِهِمْ فِي طَلَبِهَا مَا ذَرَكْنَاهَا لَعَلَّاهُ فَصَلُّوا الْغَيْرُ وَصَلُّوا فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمُوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا قَدْ لَكَ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ

قَطْرًا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ مِنْهُ مَخْرَجًا وَ جَعَلَ
لِلْمُسْلِمِينَ بَرَكَهً ۝

باب ۹۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَنْصَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَنَسٍ
عَنْ عُبَيْسِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
لَوْ أَنَّ أَحَدًا هَدَى يَتَوَلَّى حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِأَسْمِ
اللَّهِ أَلَهُمْ جَبَنِي الشَّيْطَانُ وَ جَبَنِي الشَّيْطَانُ
مَا زَرْتُنَا ثُمَّ قَدَرْتُمْ مَعِيَ ذَلِكَ أَوْ قُبِلَ ذَلِكَ
لَوْ يَتَوَلَّى شَيْطَانُ أَبَدًا ۝

باب ۹۷ الْوَلِيمَةُ حَتَّى ۝ وَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِلَّةً
وَلَوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَثَرِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ
سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَهْلًا يَوْمَ طَلَبْنِي عَلَى خَدِّ مَدِينَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَدَا مِنْهُ عَشْرَ سِنِينَ
وَتَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ
عَشْرَيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ
الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَذَلَّ مَا أُنْزِلَ
فِي مُبْتَدئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبِ ابْنَتِهِ بِحُجْرٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً فَدَاعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا
مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ نَحْطٌ مِنْهُمْ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمَكْثَ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و مہلت
تعیین ہوئی۔

۹۶۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے؟

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حنصل نے حدیث بیان کی، ان سے شعیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کرب
نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دہلا کہ ۔
اَللّٰهُمَّ جَبْنِي الشَّيْطَانَ الْاِمْرَءَ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ
اور جبراً واداً تو تم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے
یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان پہنچا سکے گا۔

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

۱۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری
ماں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی
تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ صلی
وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت
نازل ہوئی اس سے میں ... خوب واقف ہوں۔ اور اول شان نزول
آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب جمع کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دھن بنیں، تو
آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو
ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال
سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اور میں ٹپٹے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینبؓ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُٹھے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی جو کھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور رتبہ ہی پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

خَرَجْتُ مَعَهُ يَكُنْ يَخْرُجُوا فَمَنْتَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَدَّيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ ثُمَّ طَلَنَ أَتَهُمْ فَخَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ كَمَا يَقُومُوا فَرَجَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَدَعَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ وَطَلَنَ أَتَهُمْ فَخَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَتَضَرَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسَّيْرِ دُأْنِلَ الْيَبَابُ ۝

باب ۹ اُولَیْمَةُ دَاوُدَ بِشَاةٍ ۝

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا مَدَّ فُتُهَا قَالَ وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ ۝

۱۵۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ قَالَ لَنَا مَدُّوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ لَهَا جُرُودٌ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعِيدِ بْنِ التَّرْبِيعِ فَقَالَ أَتَا سُلَيْمَ بْنَ مَالٍ وَأَنْزَلَ لَكَ عَنْ أَحَدِي امْرَأَتِي قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيْ أَمْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى الشَّوْقِ نَبَاعَ وَاشْتَرَى فَاَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَيْطٍ وَسَمِينٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَیْمَةُ دَاوُدَ بِشَاةٍ ۝

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَدْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَدْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْ لَمَ بِشَاةٍ ۝

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو ۝

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حیدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے خادگی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا وہ بولے ایک گھٹلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا ۝

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب مہاجر مدینہ میں آئے تو انھار کے گھروں میں اُترے۔ عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمن ابن عوف! میں تجھے اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک سیوی کو طلاق دیکر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمن بولے آپ کا مال اور میرا اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی۔ کچھ گھی اور خیر حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کریں اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی ہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مال دیا کھلایا۔

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے جب نکاح کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلالایا۔

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شیبہ نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کا ولیمہ چار سیر جوہی میں کر دیا تھا۔

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ دلیسہ کھلائے (در جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں مروت نہیں فرمایا۔

۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

شُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَقَ صَفِيَّةً وَنَزَّوَجَهَا وَجَعَلَ هَنَعَهَا مَدَامَهَا وَأَذَلَّ عَلَيْهَا مَحْنِسٍ ۝

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا إِلَى الطَّعَامِ ۝

۹۹۔ بَارِبٍ مِّنْ أَدْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ الْبَعْضِ ۝

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَلَّ عَلَى أَحَدٍ نِسَاءً مَّا أَذَلَّ عَلَيْهَا أَوْ لَمْ يَشَا ۝

بَابُ مَنْ أَذَلَّ يَأْكُلُ مِنْ شَاةٍ ۝ ۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوَّلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ مِائَتِينَ مِنْ شَعِيرٍ ۝

بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَاللَّدْعَةِ وَمَنْ أَوَّلَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ دَعْوَةً وَلَمْ يُؤَقِّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ ۝

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا ۝

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَاثِيَ دَايِبُوا الدَّاعِيَ وَاعْوَدُوا التَّرِيضَ ۝

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمْرًا بِعِيَادَةِ التَّرِيضِينَ وَدَلَّتِ بَاجِ الْجَنَانَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِيسِ قَابِزًا بِالنَّفْسِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَافْتِشَاءِ السَّلَامِ وَلَا جَابِ الدَّاعِيَ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّاهِبِ وَعَنْ آيَةِ الْبَقْعَةِ وَهَنْ الْمَيَّاسِ وَالنَّفْسِيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْيَمِيحِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْتِشَاءِ السَّلَامِ ۝

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو سَعِيدٍ الشَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُدِيهِ وَكَانَتْ أُمْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مُمْهِمٌ وَجِي الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ نَذَارُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفْعَلَ لَهُ تَسْرَاتٍ مِنَ التَّبِيلِ فَلَمَّا أَكَلَتْ سَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

يَابِلُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَقَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ مَنْ آجِي هُرْبَةً آتَاهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے، ان سے ابو موسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو ۝

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکے فالے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا، اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریشمی کورے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں اور ریشمی اور پارچہ جات، کنان، استبرق کے عمدہ ریشمی کپڑے۔ ابو الاحوص کی ابو عوانہ اور شبیبانی نے لفظ افشاء السلام میں متابعت کی ۝

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید شاعیدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دھن آخفت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھجور کھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا دیں ۝

۱۰۲۔ (جس شخص نے دعوت قبول کی) اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ۝

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیہ میں امر الی دعوت ہو

اور غریبانہ بلائے جائیں تو وہ کھانا سب سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوتِ ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی؟

۱۶۲۔ ہم سے عبلک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سری پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہر شے بھیجی جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا؟

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی جو ابراہیم کے بیٹے ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے مولیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمہیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے؟

۱۰۵۔ دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو

لے جانا؟

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو مصیب کے بیٹے ہیں۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے لگتے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا۔ خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْغَنِيُّ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ؟

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ تَقَبَّلْتُ؟

بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا؟

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَمَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَاحِبُهَا؟

بَابُ دَعَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ؟

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُصَبِّبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُتَقِيلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُنْتَبِهَاً فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ؟

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا؟

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابو ایوب کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمرؓ بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوبؓ نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہیں۔ مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیلؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالکؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافعؓ سے، ان سے قتادہ بن حمزہؓ سے، ان سے عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمرہ طہر کرنے میں کیا کہ میں نے تیکس خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں آنحضرتؐ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے اور اندر نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپ فرمایا) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپ نے فرمایا یہ تیکے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا۔ میں نے یہ تیکے اس لیے خریدے ہیں کہ آپ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سزاؤں کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے۔ اسے لندہ کر دو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

۱۰۷۔ نئی دھن کا دلیمہ میں مہمان مردوں کی خدمت کرنا۔

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسانؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سہلؓ نے، کہا کہ جب ابو اسیدؓ ساعدیؓ نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے تیار کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرتؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرتؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

فِي الدَّعْوَةِ وَرَأَى بَنَ مَسْعُودٍ مُّوَدَّةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ وَدَعَا ابْنَ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ مِثْرًا عَلَى الْحِدَادِ فَقَالَ بَنُ عُمَرَ هَلْبَنًا عَلَيْهِ النَّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَلْطَعُهُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَهُ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسَدٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا اشْتَرَتْ مَرْقُوقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَوَلَّمَا دَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَهُ بَدَّ خُلُ تَعَوَّضَتْ فِي وَجْهِهِ انْكَرًا هَيْئَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَصْحَبَ هَذِهِ الصُّوَرُ يُجَدُّ بَوْنُ يَوْمِ النِّيمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنْ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ رِقَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعَرَبِ دَخَلَ مَتَبَهُ دُرَّ بِالنَّفْسِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ لَنَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا قَلًا قَرِيبًا إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتَهُ أُمَّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ ثَمَرَاتٍ فِي ثَوْبٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا نَرَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَهُ لَهُ فَسَقَتْهُ فَتَجَعَّدَ بِذَلِكَ

بَابُ الْتَوْبِ وَالشَّارِبِ الَّذِي لَا يَسْكُرُ فِي الْغُرَىٰ

۱۰۸۔ شادی سے منع پر کھجور کا شراب اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو ۰

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَارَةً يَوْمَئِذٍ وَجِئَ الْعُرُوسُ فَقَالَتْ أَدْقَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَفْعَتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَتُ لَهُ ثَمَرَاتٍ مِنَ التَّلِيلِ فِي تَوْبٍ ۰

بَابُ الْمُدَاوَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَا الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ ۰

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ لِأَنَّهُ أَفْعَتَهَا كَسَرَتْهَا فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَذِيهَا يَوْمٌ ۰

بَابُ الْوَصَاةِ بِاللِّسَاءِ ۰

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُبَيْفِيُّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِاللِّسَاءِ خَيْرًا مِمَّنْ خَلَقَ مِنْ بَيْنِكُمْ فَإِنْ آوَجَّ فِي الْعِلْمِ أَهْلًا كَانَ ذَمِّتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَوَكَّلَتْ تَوَكَّلَتْ آوَجَّ فَاسْتَوْصُوا بِاللِّسَاءِ خَيْرًا ۰

۱۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن یکرج نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ دلہن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے لیے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شراب تیار کیا تھا ۰

۱۰۹۔ عورتوں کی خاطر داری۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں ۰

۱۶۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے ۰

۱۱۰۔ عورتوں کے بارے میں وصیت ۰

۱۶۹۔ ہم سے اسحق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو لو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں ۰

رَأَيْتُهُ زَوْجًا قَالَ كُلُّيْ أَمْ زَنَعَ وَمِنْ بَنِي أَهْلَانِ
قَالَتْ فَكُلُوْا جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَطْعَامِيْهِ مَا بَكَعَ
أَصْغَبَ ابْنِيْهِ آيِيْ زَنَعَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ كَلِ
كَأَيِّ زَنَعَ لَا مَرْزُوعَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ بَنِي
تَعْمِيْشٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَاتَّقَمَهُ
يَا لَيْمِمْ وَهَذَا آصَحُّ ۝

دعہ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی اور زرع
کی بیٹی تو اس کی خوریاں کیا گناؤں، لہنے باپ کی بڑی ہی فزاہر دار ذاتی
فرہموتی کہ چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و
غصہ کا باعث۔ اور ابو زرع کی کنیز، تو وہ بھی خویوں کی مالک تھی۔
ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں
نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھرتی تھی، اس نے بیان کیا کہ
ابو زرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بلوئے
جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دھوپے
تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس
کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور ہاتھ میں خلی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے موشی لایا اور ہر ایک
میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھ
دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابو زرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابو زرع تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید
ابن سلمہ نے ہشام کے واسطے سے ”دلائل تفسیر“ میں بیان کیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے ”فاتحہ“

میں کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۝

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ جَبِيْشُ يَتَعَبَّدُ بِجَوَارِحِهِ فَسَتَرَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا
رِلْتُ أَنْظُرَ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرُ فَأَقْدَرُوا
قَدَارَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثُ السِّنُّ تَسْمَعُ اللَّهُمَّ ۝

۱۷۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں نے خبر دی
انہیں نہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر
دی امان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت
دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

۱۷۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے
میں نصیحت ۝

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ خَبَرَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَوِيْصًا عَلَى
أَنِّيْ أَسْأَلُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَوَاتِنِ مِنْ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّىٰ حَجَرَةٍ وَحَجَرَةٍ مَعَهُ وَدَعَا لَهُ وَحَدَّثَتْهُ مَعَهُ يَأْذِيَةً قَتَبَرَزَتْهُمَا كَسَلَتْ عَلَىٰ يَدَيْهِ مِنْهَا تَتَوَمَّنًا فَتَقُلْتُ لَيْتَا آمِنُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَنَافِقِينَ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاحْجَبَا لَكَ يَا ابْنِ عَتَابٍ مِمَّا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ثُمَّ اسْتَنْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ عَدَايِ الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَادُبُ الْكُذُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُزِيلُ يَوْمًا فَا نَزَلَ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ خَبَرِ ذِيكَ الْيَوْمِ مِنَ الدُّخَى أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَهُ قَرِيبٌ تَغْلِبُ النِّسَاءُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ لِأَذَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ قَطُوفٌ نِسَاءً وَنَا يَأْخُذُونَ مِنْ آدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَغَضِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَمَا جَعَلْتِي قَاتِلَتُ أَنْ تُنَادِيَ جَعْنِي قَاتِلَتُ وَلَعَنَ مُنْكَرُ أَنْ أَدَا جَعَكَ قَرَأَ اللَّهُ أَنْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ جَعْنَهُ فَإِنْ أَحَدُهُنَّ لَيَحْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّىٰ اللَّيْلِ فَا نَزَعْنِي ذَلِكَ وَ قُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى شَيْبَانِي فَنَزَلْتُ فَمَا خَذْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتَاوَيْتِ أَحَدَ الْكَلْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّىٰ اللَّيْلِ قَاتِلَتُ لَعَنَ فَقُلْتُ قَدْ خَبْتُ وَخَسِدَتْ أَفْئَاتُ مَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِعَنْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان تنوبا الى الله فقد صغت قلوبكما" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنینؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان تنوبا الى الله فقد صغت قلوبكما" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں ادھر سے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عروالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (حوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے باری منکر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غائب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں دعوت کے لیے آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترکہ نہ کرکے جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں بڑا کھینک لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضرت کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضرت سے ایک دن رات تک الگ ٹھنک رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت عائشہ کے گھر گیا) جو حضرت عمر کی صاحبزادی ہیں (اور میں نے اس سے کہا) عائشہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تَوَلَّ جَنَّتِي فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرْنِي وَسَلِّبْنِي
مَا بَدَأَ إِلَهِي وَلَا يَغْتَرِكْ لِي كَانَتْ جَدَّتُكَ أَذْ
ضَائِمَتِكَ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَتْ عَمْرُو كُنَّا قَدْ عَدَدْنَا أَنَّ
عُثَانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِنَغْزُونَ نَزَلَ صَاحِبِي
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَوَجَعَنَا لَيْتًا عِشَاءً
وَمَضَى بَابِي فَهَرَبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَلَا تَهْوُو
فَفَزَعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ الْيَوْمَ
أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ عُثَانُ قَالَ لَا
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَأَقْلَتْ حَابَتِ حَفْصَةُ
وَحَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُؤْتِيكَ أَنْ تَكُونِ
فَجَعَلْتُ عَلَى شَيْءِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرَبَةً لَهُ فَأَعْتَزَنَ فِيهَا وَ
دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا
يُبْكِيكِ أَلَمْ أَلْنِ حَدَّثْتُكِ هَذَا أَطَلَّقْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَاهُوَ
ذَا مُعْتَرِكٌ فِي مُشْرَبَةٍ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ
إِلَى الْمُنْبَرِ فَإِذَا حَوْلُهُ رَهْطٌ يُبْكِي بَعْضُهُمْ
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِدْتُ
فَجِئْتُ الْمَشْرَبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِيَعْمَرَ لَهُ أَسْوَدُ امْتَاذَنَ
لِيَعْمَرَ فَدَخَلَ الْغَدَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لِي فَعَمَّتْ فَانْفَرَّتْ
حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْبَرِ
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِدْتُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِيَعْلَامُ امْتَاذَنَ
لِيَعْمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ

عصفہ رہتی ہے؛ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہوا جاسے) میں نے اس پر کہا
کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامزد ہوئی کیا تمہیں اس کا
کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصفہ کی وجہ سے انہیں پر
عصفہ ہوا اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرمؐ سے مطاببات نہ کیا کرو
نہ کسی معاملہ میں آنحضرتؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضرتؐ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں
کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ بخاری مسکن جو تم سے زیادہ
خوبصورت ہے اور حضور اکرمؐ کو تم سے زیادہ عزیز ہے ان کی وجہ سے
تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ کھ غسان ہم پر
حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر
مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے
پر بڑی زبردور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھر کر باہر
نکلا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا
غسانی جڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس
سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرمؐ نے ازدواج مطہرات کو طلاق دے
دی ہے۔ میں نے کہا کہ حصفہ تو خاسر و نامزد ہوئی مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی
رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہوگا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے
پھینچے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فکر کیا کہ حضور اکرمؐ کے ساتھ
پڑھی دھانز کے بعد حضور اکرمؐ اپنے ایک بالاجانہ میں چلے گئے اور وہاں
تنہا ہی اختیار کر لی۔ میں حصفہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا
اب روئی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی خبر کر دیا تھا۔ کیا آنحضرتؐ نے تمہیں
ضاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضورؐ اس وقت
بالاجانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا
اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔
تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم بھ پھ پھال
آ گیا اور میں اس بالاجانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے
میں نے آنحضرتؐ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندرانے کی اجازت
لے لو۔ غلام ندر گیا، اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ
سے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اور آنحضرتؐ سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ اتَيْنَ
 وَنَا الْمَنْبَرَ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَحَدٌ قَبِلْتُ الْغُلَامَ
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَاءَ خَلَّ فُتْرَ رَجَعِ إِلَى
 فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَكَيْتُ
 مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوَنِي فَقَالَ قَدْ
 أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَذْتُ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ
 مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَمِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ دَبَابِيَّةٌ
 فِرَاشٌ قَدْ أَتَوَاتِ رِمَالٌ بِحَنِينٍ مَكِيدًا عَلَى
 وَسَادَةٍ مِنْ أَدِيمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
 ثُمَّ قُلْتُ دَا نَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتُ
 نِسَاءَكَ فَرَفَعَهُ إِلَى بَصَرَةٍ فَقَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 ثُمَّ قُلْتُ دَا نَا قَائِمٌ اسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
 دَا يَتَنِي وَكُنَّا مَعَشَرٌ فَنُتِي نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
 قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ
 فَتَبَسَّمْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا يَتَنِي وَذَخَذْتُ عَلَى حَفْصَةَ
 فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغْدُرُكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْ
 مَا مِثْلُكَ دَا حَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُبْنِي عَالِيَةً فَتَبَسَّمْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ دَا يَتُهُ
 تَبَسُّمٌ فَدَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ قَالَهُ مَا رَأَيْتُ
 فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ آهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْهَبْ اللَّهُ فَلْيَتَوَتَّعْ عَلَى
 أَمَتِكَ فَإِنْ فَارِسًا دَلَّزَمَ قَدْ دَسِمَ عَلَيْهِمْ
 دَا عَطَا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَغْدُرُونَ اللَّهُ فَجَلَسَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَكِيدًا فَقَالَ
 أَوْ فِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنْ أُوذِيَكَ
 قَوْمٌ عَجَلُوا حَلِيبًا تَعْمُرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

آنحضرت خاموش رہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آکر میں نے غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضرت خاموش رہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضرت سے کیا اور آنحضرت خاموش رہے۔ میں واپس آکر پھر غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بٹنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضرتؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس نمکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازدواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں (دخوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرتؐ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضرتؐ اس پر مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ غریب و محتاج اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضرتؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضرتؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے میں نے آنحضرتؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکھتی۔ سوائیں چڑھنے کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائی کہ وہ آپ کی امت کو فرارخی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فرارخی اور وسعت

حاصل ہے اور جنہیں دنیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبارت نہیں
 کہتے، آنحضورؐ بھی ایک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ
 گئے اور فرمایا ابن خطابؓ: تمہارا نظریں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں
 یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے
 دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے سعادت
 کی دعا کیجیے کہ مجھ نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال
 دل میں رکھا، چنانچہ حضورؐ کرم نے اپنی ازواجؓ کو اسی وجہ سے انتیس
 دن تک الگ رکھا کہ قصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کا راز عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں
 اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ پر
 عتاب کیا تو آنحضورؐ کو اس کا بہت رنج ہوا۔ اور آپؐ نماز و اراج سے
 الگ رہنے کا فیصلہ کیا، پھر جب انتیسویں کی رات گزر گئی تو آنحضورؐ عائشہ رضی
 اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپؐ سے ابتداء کی۔ عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ مجھ سے
 یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو انتیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ
 انتیس کا ہے۔ وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیتِ تنزیل جس میں ازواجِ مطہرات کو آنحضورؐ کے
 ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا، نازل کی اور آنحضورؐ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور
 مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا، تو میں نے آنحضورؐ ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار کیا اور سب سے
 دی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں)۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی رومہ

رکھنا۔

۱۱۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
 خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منہ نے امدان سے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے
 تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی رومہ نہ رکھے۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات

گنارے۔

۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عری نے
 حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے

یا رسول اللہ! اسْتَحْفَرْنِي فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ
 حِينَ أَنْشَأَهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ ثَمَنًا وَعِشْرِينَ
 كَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
 مِنْ شِدَّةِ مَوْجِبَةٍ عَلَيْهِمْ حِينَ عَائِشَةُ اللَّهُ
 فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ كَيْلَةً دَخَلَ عَلَى
 عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَدْ أَهْمْتُ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا
 شَهْرًا أَقْرَبًا مِمَّا أَصَبْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ كَيْلَةً
 أَهْدُ مَا حَدَّثَا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ نَكَا
 ذَلِكَ الشَّهْرُ ثَمَنًا وَعِشْرِينَ كَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ
 ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِ
 أَزْوَاجِهِ مِنْ نِسَائِهِ فَأَخْتَرَتْهُ ثُمَّ خَتَرَ
 نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ وَمِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

بَابُ مَعْنَى الْمَرْأَةِ إِذَا زَوَّجَهَا

تَطَوُّعًا۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُدَبَّرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ
 وَبَعْلُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً

فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

فِي هَذِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَنَازِلَ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتِ أَنْ
يَكُنَّ لَعْنَتُهُمَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَضَعَهُ ۚ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا بَاتَ الرَّجُلُ
فِي فِرَاشِهِ فَرَجَبَتْ رُجُومًا لَعْنَتُهُمَا الْمَلَائِكَةُ
حَتَّى تَضَعَهُ ۚ

باب لَا تَأْذَنَ لَهُ لَأَةً فِي بَيْتِهِ

رُجُومًا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْءِ
أَنْ تَصُومَ وَرُجُومًا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ
فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ
عَنْ قَبِيلٍ أَوْ مِنْ كَنْةٍ يُؤَدِّي لَهَا شَطْرُهَا وَ
رَكَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ ۚ

اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے)
انکار کرتے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن عارف نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر
ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ ٹھک رات گزارتی ہے، تو
فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز
نہ آجائے ۚ

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی مرضی کے

بغیر اجازت نہ دے ۚ

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی۔
ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے
جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (یعنی) روضہ
رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت
نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی مرضعہ اجازت
کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا
آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطے
سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اور اس میں مذکورہ کا بھی ذکر ہے ۚ

۱۱۷۔

باب

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی، انھیں تمیمی نے خبر دی انھیں ابومعمر نے، انھیں اسامہ رضی اللہ
عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ
پر کھڑا ہوں تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔
ملار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا
التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ
فَكُنَّ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَالْمُعْتَابِرُونَ
الْجِدَّ يُحِبُّونَ غَيْرَ أَنْ أَمْعَابَ النَّارِ قَدْ

سارے غریبوں نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صیغہ بنا رہی کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی
اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور
اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ ماکہ کے لایا تھا اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے ۚ

جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں :

۱۱۸۔ عیشہ کی ناشکری۔ عیشہ سے مراد شوہر ہے۔ ساتھی کے معنی

میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی

روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے :

۱۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے، اور انہیں

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضرتؐ نے لوگوں کے ساتھ اس

کی نافرطھی۔ آنحضرتؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی

جاسکے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سراٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا

یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپؐ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع

طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور

بہت دیر تک حالت قیام میں رہے۔ یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ

کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر

سراٹھا یا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپؐ ناز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم

ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ سورج اللہ چاند اللہ کی نشانیوں

میں سے درخشاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی

درجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ

لے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ سے

بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی دیا آنحضرتؐ نے یہ فرمایا داوی کہ

حک تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے

لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک

اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہستی تک

منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد

زیادہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضرتؐ

نے فرمایا۔ وہ.... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر

کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

أَمَرَ بِحُجَّتِي النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ كَمَا ذَا
حَاسَةً أَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ :

بَابُ الْكُفْرَانِ الْعَبِيدُ وَهُوَ الزَّوْجُ وَ
هُوَ الْغُلَيْطُ مِنَ الْمَاءِ شَرَقَ فِيهِ عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا تَحْوَاهُ مِنَ سُوءِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ

قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ

رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ

ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا

يُحْيِيَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا يَحْيِيَانِهِ قَآذِرًا يَأْتِيَهُ

ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَكَ

تَبَا وَلَتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ

تَكْمَلُكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرَيْتُ

الْجَنَّةَ فَنَنَادَتْ مِنْهَا مُنْقُوذًا وَكُلُوا خُذُوا

لَا كَلِمَ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ

فَكُنْ أَرَكَا نِيَوْمٍ مُنْظَرًا فَقُلْتُ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ

أَهْلِهَا النِّسَاءُ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ

يَكْفُرْنَ بَيْنَ يَدَيَّ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْحَيْضَ

اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوار خاطر ہوگی تو کہہ دیجی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جہانک کر دیکھا تو اس کے اکثر رہنے والے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جہانک کر دیکھا تو اس کی اکثر رہنے والی عورتیں تھیں۔ اس حدیث کی متابعت ابو ایوب اللہ بن زبیر نے کی ہے۔

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی عبادت ابو جہیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اذاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلم بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (دو زمانہ) دن میں دو دفعہ رکعت ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! انھوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو دفعہ بھی رکھو اور بار دفعہ کے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی مغلان ہے۔

۱۸۳۔ ہم سے عبلن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک مغلان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر مغلان مغلان ہے، مرد اپنے گھروالوں پر مغلان ہے عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

وَيَنْفَعُ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُمَا لَمْ تَكُنْ تَحْتِ مِثْلَ مَا رَأَيْتَ مِنْكَ خَيْرَ قُطْ

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ كَمَا بَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا انْفِقُوا مَا أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ كَمَا بَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءُ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَاسْلَمُ بْنُ زُرَيْرٍ

بَابُ لِيُزَوِّجَكَ حَتَّى قَالَهُ أَبُو حَبِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ يَأْتِيكَ اللَّهُ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَعَهُ وَأَنْفِقُوا وَتَمْرُ قِيَاتٍ لِيَجْزِيَكَ عَلَيْكَ حَتَّى وَإِنْ لَيْعَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا تَكُنْ لِيُزَوِّجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا

بَابُ الْمَرْأَةِ رَايِيَّةً فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّكُمْ رَايَ وَكَلَّكُمْ مَسْرُوكٍ عَنْ رَحِيْبَتِهِ وَالْأَمِيرُ رَايَ وَكَالْزَجَلُ رَايَ عَلَى أَهْلِ بَيْنِهِ وَالْمَرْأَةُ رَايِيَّةٌ

عَلَى بَيْتِ رَدَجَا وَوَلَدَهُ فَكُلُّكُمْ رَاجِعٌ دُكُلُكُمْ
مَسْئُولٌ عَنْ رِعَايَتِهِ :

بِأَبْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : أَلَيْسَ لِكُلِّ
عَلَى النِّسَاءِ بِمَا تَكُنَّ أَيْدِيَهُمْ
عَلَى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَدِيًّا كَثِيرًا :

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ فُلَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ
فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ فَنَزَلَ لِنِسْوَةٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْبَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ
الشَّهْرَ نِسْوَةٌ وَعِشْرُونَ :

بِأَبْلِ هَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ يَوْمَيْنِ وَهَذَا كَرُو
عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ حَبِيبَةَ رَفَعَهُ غَيْرَ
أَنْ لَا تَهْجُرُوا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلِ
آمَرَ :

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي
حُمَيْدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنِيفٍ
أَنَّ وَكْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أُمَّ سَكَنَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّتْ لَا يَدُ خُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِيهِ
شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا عِنْدَ
عَلَيْهِمْ أَوْرَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَلَفْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ
يَكُونُ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا :

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی
رحمت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مرغدوں کے مردھرے ہیں

اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی

دی ہے“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ بڑی رحمت والا

بڑا عظمت والا ہے“ کہیں :

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج
مطلہات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانہ میں قیام
کیا۔ پھر آنحضور اسی دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ
نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا؛ آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ
اتیس (۲۹) کا ہے۔

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک

مہینہ کے لیے علیحدگی اور ان کے عہدوں سے الگ دوسری

مگر قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ ”اپنی بیوی سے

انہما ملا علی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے

ہو گئے الگ رہنا چاہیے“ لیکن یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے،

اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی

انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن صنیف نے خبر

دی، انھیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن غارث نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ

رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ کے

وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک

نہیں جائیں گے۔ پھر جب اسی دن گزر گئے تو آنحضور ان کے پاس

صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضور سے عرض کیا گیا کہ

آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؛ آنحضور نے فرمایا

کہ مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے :

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعْوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبٍ قَالَ تَذَكَّرْنَا عِنْدَ أَبِي الْمُضَنَّى فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّاسٍ قَالَ مَبْنَحًا يَوْمَ مَا ذَنَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلِيَيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ فَمَنْ أَهْلَهَا فَمَخْرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلَأٌ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَنَزَّحُ بِهِ أَحَدٌ فَتَنَادَاهُ فَقَدْ خَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ الْيَتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَكُنْتُ لِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ۝

باب ۱۲۳ مَا يَكْرَهُ مِنْ حَرْبِ النِّسَاءِ
رَقُولِهِ دَا ضِرْبُوهُنَّ مَرْبًا غَيْرَ
مُتَرَجِّمٍ ۝

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَثَّاقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي إِحْيَا الْيَوْمِ ۝

باب ۱۲۴ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْوِيَةَ ۝

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَخْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَابِيعٍ عَنْ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرَ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعقوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابو المظنی کی مجلس میں (ہبہ پر) بحث کی تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن جمع ہوئی قرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رومی تھیں ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھروالے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ادھر گئے۔ آنحضرتؐ اس وقت ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا انہوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضرتؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کی کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک ہبہ تک ان سے

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور انھیں اتنا ہی مارو جو ان کے لیے اذیت دہ نہ ہو۔“

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر وہ مگر دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے ۝

۱۸۸۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا آمَرَني أَنْ أَمِيلَ فِي شَعْرِهَا
فَقَالَ كَذَّابَةٌ قَدْ لَعِنَ الْمَوْلُودَاتُ ۖ

بَابُ قِيَامِ امْرَأَةٍ خَائِفَةٍ مِنْ بَعْلِهَا
نُشُورًا أَوْ لِعَرَامًا ۖ

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ يَشَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قِيَامِ امْرَأَةٍ
خَائِفَةٍ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ لِعَرَامًا قَالَتْ هِيَ
الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْبِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ
طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي
وَلَا تُطَلِّقْنِي فَمَزَنَ زَوْجُ غَيْرِي قَالَتْ فِي جِلْدٍ
مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى وَالْقَيْسَرِ لِي قَدْ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا
فَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۖ

نہیں تراسی گا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہر ملل بہتر ہے"

بَابُ الْعَذْلِ ۖ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا
نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ
كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقَدَانُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَانُ يَنْزِلُ ۖ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ
عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ قَالَ
أَصَبْنَا سَبَاً فَلَمَّا نَعْزِلُ قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سائبر میں اور مسعودی سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے
کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضرت نے اس پر
فرمایا کہ معنوی بال سر پر بنانے دایوں پر لعنت کی گئی ہے ۖ

۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور

اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی
انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے آیت "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور
اعراض کا خوف محسوس کرے" کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا
بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ دہاتا
ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری
عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ
مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی
کر سکتے ہو۔ میرے خرچے سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی

نہیں تراسی گا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہر ملل بہتر ہے"

۱۲۶۔ عزل کا حکم ۖ

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے اور ان سے
جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
ہم عزل کیا کرتے ہیں ۖ

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے میان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھوں
نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے
تھے ۖ

۱۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ابن
سلمان بن حمیر نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک غزوہ میں، ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا د پھر فرمایا قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے رت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لیے قرعہ اندازی؟

۱۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی میکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرنے تو اپنی اذواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرمؐ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھو سکو اور میں بھی اس فعل نے یہ تجویز قبول کر لی۔ (اور ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ جب لوگ سوار یوں سے اتر گئے

تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخرا گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال دیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بھاری سانپ مسلط کر دے جو مجھے دس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہہ سکوں؟

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

۱۹۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آدَا لَكُمْ وَلَتَعْلَمُونَ قَالَتْهَا ثَلَاثٌ مِمَّنْ لَسَتْ كَأَيْتَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَأَيْتَةٌ؟

بَابُ ۱۲۷۔ النُّعْرَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا؟

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ آيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَفْرَجَ بَيْنَ نِسَائِهِ قَطَارَتْ النُّعْرَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَآرَكَ بَعِيرِيكَ تَنْطَوِّينَ وَانْظُرْ فَقَالَتْ بَلَى كَرَكَيْتُ لِمَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبَلٍ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَزُولُوا وَانْقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا بَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الْأُذْخِرِ وَتَقُولُ يَارَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرًا أَوْ حَبِيبَةً تَلْدُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا؟

بَابُ ۱۲۸۔ النِّسَاءُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِزَمَرَتِهَا وَكَيْفَ يُقْسَمُ ذَلِكَ؟

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَثَّاقِ بْنِ أَبِي يَسُوبَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا دَعِيومَ سَوْدَةَ؟

باب ۱۲۹ الْحَدَلُ بَيْنَ النِّسَاءِ وَكَتَبَ
تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدُوا بَيْنَ النِّسَاءِ
إِلَى قَوْلِهِ دَائِبًا حَكِيمًا ۖ
باب ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ ابْنُكَ عَلَى
الْقَيْبِ ۖ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ حَدَّثَنَا
حَايِدٌ عَنْ أَبِي ثَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ دَلَّوْهُ شَيْئًا أَنْ
أَقْبَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ
قَالَ اسْتَنْتِ إِذَا تَزَوَّجَ ابْنُكَ أَقَامَ عِنْدَ هَا
سَبْعًا فَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبِ أَقَامَ عِنْدَ هَا
ثَلَاثًا ۖ

باب ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبِ عَلَى
ابْنِكَ ۖ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَحَالِدٌ
عَنْ أَبِي ثَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْءِ إِذَا
تَزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنُكَ عَلَى الْقَيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا
سَبْعًا وَتَسَعًا فَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبِ عَلَى ابْنِكَ
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو ثَلَابَةَ دَلَّوْهُ
شَيْئًا لَقُلْتُ لَئِنْ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَيُّوبَ وَحَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ دَلَّوْهُ شَيْئًا لَقُلْتُ
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ۖ

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)
اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو (تو)
ایک ہی عورت سے شادی کر دو) ارشاد "دائبا حکیم" تک ۖ
۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت
سے شادی کرے ۖ

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی۔
ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی
اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درادی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دآنے
والی حدیث (ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیے اور جب شادی شدہ سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیے ۖ

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت
سے شادی کی ۖ

۱۳۱۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ایوب اور خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور
یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری
عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ
عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس
رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور حلال
نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ایوب اور خالد نے، خالد نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ۖ

اس شریعت نے چار عورتوں کو یکساں وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے۔ کیونکہ عام حالات میں
کئی بیویاں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ یہی کہ چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور
عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی
کی وجہ سے شریعت نے اس کا تاؤن بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ حد تک انصاف قائم رکھا جاسکے ۖ

۱۳۲۔ جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور ان میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نعیع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نویویاں تھیں۔

۱۳۳۔ مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸۔ ہم سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

۱۳۴۔ جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے، آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے جہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

باب ۱۲۱ مَن كَلَّمَ نِسَاءً فِي سَائِهِ فِي حُجَّتِهِ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْتِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَمَنُ لَسْوَةٍ

باب ۱۳۱ دُخُولُ الذَّكَاءِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْبَيْتِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّنَّ مِنْ لَحْدِهِنَّ فَمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَمَا حَبَسَتْ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ يَحْتَسِبُ

باب ۱۳۲ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُخَرَّجَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِمْ فَأَذِنَ لَهُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الْكَذِي مَاتَ فِيهِ آيُنَ آتَا عَدَا آيُنَ آتَا عَدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَرَادَ أَجْهًا يَكُونُ حَيْثُ نَاءُ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ حَتَّى مَا قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الْكَذِي كَانَ يَدُوسُ عَلَى ذَنَبِهِ فِي بَيْتِي فَبَقِعَهُ اللَّهُ وَارَتْ رَأْسَهُ كَبَيْنَ غُرِّي وَسُحْرِي دَخَلَ طَرِيقَهُ رَيْحِي

لے ریح کا واقعہ ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا رہا

باب ۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ
أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ ۝

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں زیادہ دل لگا دے ۝

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہی بات حفصہ اکرمؓ کے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے ۝

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تقویٰ کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی مانعت ۝

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور مجھ سے محمد ابن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اُسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا جو جھوٹ کا ڈہرا کچڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

۱۳۷۔ غیرت۔ اور درودانے سیزہ کے واسطے سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَيْتَةَ لَا يَعْرِفُكَ هَذِهِ أَلَيْحَى أَتَعْجَبُ مَا حَسَنَ مَا حَبَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَآئِ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّوْا ۝

باب ۳۶ الْمُنْتَفِعُ بِمَا لَمْ يَلِدْ وَمَا يُلْمَى مِنْ إِفْتِخَارٍ بِالنِّسَةِ ۝

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ وَشَّاحٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَشَّاحٍ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ خَمْرَةٌ فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ تَشِيعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَفِعُ بِمَا لَمْ يَلِدْ يُعْطِ كَلَّا يَسْ كُوفِي زَوْجِي ۝

باب ۳۷ الْغَيْرَةُ قَالَ وَرَأَى عَيْنَ الْمُغَيَّرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ حَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ مَرَّتُهُ بِالشَّيْبِ غَيْرَ مُصَفِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے صنف کہ جب سے صنف اکرمؐ نازہ سوکن نہیں چبا سکتے تھے حضور اکرمؐ چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے اس لیے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضور کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے ۝

وَسَلَّمَ اَلْعَبْدُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ اَدْنَا
اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي ۝

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَعْمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَذَّافَةَ
اَلْعَمَشُ عَنْ سَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ
مَنْ أَجَلَ ذَلِكَ حَرَّمَ النَّوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ
لِلَّيْلِ الْمَدَامُ مِنَ اللَّهِ ۝

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ تَالِثِ
بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا
أَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أُمَّتَهُ يَزِفُّ
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ كَضَجِكُمْ
قِيلًا وَبُكْيَتَكُمْ كَثِيرًا ۝

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ
عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّهُ سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ
اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَىٰ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَرَأَى اللَّهُ
يَعَارُ مَوْخِرَةً اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۝

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَذَّافَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
هَمَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسَاوَةَ بِنْتِ أَبِي سُبَيْرٍ
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ تَمَالٍ ۝

تھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ
غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے ۝

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے
اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ
اس نے بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف
پسند کرنے والا نہیں ہے ۝

۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،
ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے
بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندگی کو زنا کرتے ہوئے
دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم
چلتے کم اور روتے زیادہ ۝

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے
حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرماتے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرت مند
کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۝

۲۰۵۔ ہم سے ابولیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنها سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی
ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرتا ہے
جسے اللہ نے حرام کیا ہے ۝

۲۰۶۔ ہم سے محمد بن حذافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسلمہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد
نے خبر دی اور ان سے اسما، بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر

وَلَا مَذْلُوكٍ وَلَا نَكِيٍّ غَيْرِ تَأْخِذٍ وَغَيْرِ مَرَسٍ
فَكُنْتُ أَعْلَفُ مَرَسَةٍ وَاسْتَقْبَى الْمَاءَ وَأَخَذَ
عَزِيَّةً وَأَخْبَنُ وَلَوْ أَنَّكَ أَحْسَنُ أَخْبَرُ وَكَانَ
يَعْبُدُ جَارَاتٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَسْتَوِي مَذْقٍ
وَكُنْتُ أَتَقُولُ النَّوِي مِنْ أَرْضِ الدُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ
مِثْقَى عَلَى ثُلُغِي قَدْ سَمِعْتُ يَدِمًا وَالنَّوِي عَلَى
رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَعَهُ تَفَرَّقَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ عَانِي ثُمَّ قَالَ لِمَنْ
لَا حُرَّ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَا سْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرُ مَعَ
الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الدُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ غَيْرَ
النَّاسِ تَعْرِفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَعْنَى وَجِئْتُ الدُّبَيْرَ فَقُلْتُ
لَعَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى
رَأْسِي النَّوِي وَمَعَهُ تَفَرَّقَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَتَاخَ
لِلْزَكَاةِ فَا سْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَهَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوِي أَغْدَى عَلَى مِنْ تَكُونُكَ مَعَهُ
فَالْتِ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ يَخَادِمُ
تَكْنِيئِي سَيَاسَةَ الْفُورِ فَمَا كُنَّا أَغْنَيْنِي ۝

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان
کے گھوڑے کے سواروں نے زمین پر کوئی مال کوئی غلام کوئی چیز نہیں
تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چرا لیا۔ پانی پلائی، ان کا ڈول سیتی، اور ان کا
گوزہ تھی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ روٹیاں میری
روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں، زیر رضی اللہ عنہ
کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے
میں اپنے سر پر گھوڑوں کی گٹھلیاں گھرایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے
تہائی فرسخ دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں
کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت
کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضرت نے مجھے بلایا پھر اپنے
اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا ارخ ارخ؛ آنحضرت چاہتے تھے کہ مجھے اپنی
سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم
آئی (اور زیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زیر رضی اللہ عنہ
بڑے ہی با غیرت تھے۔ حضور اکرم بھی کچھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں
اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زیر رضی اللہ عنہ نے پاس آئی اور
ان سے داتو کا ذکر کیا کہ آنحضرت سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر
گٹھلیاں تھیں اور آنحضرت کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضرت نے
اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تھوڑی
غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم کا
تھا میرے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضرت کے ساتھ تھا میرے سوار ہونے سے زیادہ
مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت کے بعد ابو بکر رضی اللہ

عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکوال (دنیو) سے مجھے چٹکا لے دیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علی نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے
یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی
جو ان کے گھر میں حضور اکرم اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے
خادم کے ہاتھ پر دغصہ میں، مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر
حضور اکرم نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ حَبِيبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ بِصَفْحَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ النَّبِيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ
فَسَقَطَتِ الصَّفْحَةُ فَأَنْفَلَقَتْ جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَى الصَّفْحَةُ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ
فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّفْحَةِ وَيَقُولُ

عَارَتْ أُمَّكُمْ تَرْسَبْنَ الْعَادِمَ حَتَّىٰ آتِيَ بِمَصْحَفَةٍ
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِكُمْ فَدَقَّمِ الصَّحْفَةَ
الْقَبِيحَةَ إِلَى النَّبِيِّ كَسَرَتْ صَحْفَتَهَا وَأَمْسَكَ
الْمَسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَسَرَتْ ۝

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا
مُعَمَّرٌ عَنْ جَبْرِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَذَاتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَيَّصَرْتُ
قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ لِيَعْمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَنْعَنْعَنِي إِلَّا عَلِيٌّ بِكَفِّهِ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَ
أُمَّجِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعِيكَ آغَارُ ۝

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا تَائِبٌ رَأَيْتُنِي فِي
الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَرَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعَمْرٍو نَذَرْتُ غَيْرَتَهُ
فَوَلَّيْتُ مَذْرَأَتِي أَكْبَلِي عَمْرُو وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ لَوْ قَالَ
أَوْعَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغَارُ ۝

۱۳۸۸۔ بِأَمْرِ غَيْرَةِ النَّسَاءِ وَوَجِدْهُنَّ ۝

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَمِيْعٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ جَهْدَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتِي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ بِحَقِّي رَأَيْتِي وَإِذَا كُنْتُ
عَلَى حَقِّي قَالَتْ فَقُلْتُ مَنْ أَبْنَاءُ تَعْرِفُونَ

اسے بھی اس میں جمع کہنے لگے اور خادم سے فرمایا کہ تمھاری ماں کی
غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آنسو بہت غصہ
میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا برتن منگایا گیا اور آنسو بہنے لگا
نیا برتن ان ندرجہ طہرہ کو واپس کیا جن کا برتن ٹوٹ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا
برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا ۝

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدّمی نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے محمد بن منکدر نے امدان سے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں
جنت میں داخل ہوا۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ، میں جنت میں گیا۔ وہاں میں
نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ
عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری
غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن ابی رسول اللہ! میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبرنا انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے آنسو بہنے لگا فرمایا۔ خواب میں میں نے اپنے آپ
کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک
عورت دستک نہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے
کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے
واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے
اس پر رو دیے اور عمر بن ابی رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت
کروں گا؟

۱۳۸۸۔ عورتوں کی غیرت امدان کی ناراضگی ۝

۲۱۰۔ ہم سے جابر بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب بیچا کرتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش
ہوا و کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتَ عِنْدَ رَأْسِيَّةٍ فَإِنَّكَ تَقُولُ لِيْنِ لَا وَرَبِّ مُسْتَبَدٍّ لِمَا ذَا كُنْتُ عَقْبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْتَكْ

آنحضوریہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں براہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱- مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی عبرت نہیں آتی تھی جتنی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر کثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے

مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب

۲۱۲- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے کہنی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انھیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا کیونکہ وہ ذوالفطر رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی بھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہونگے

۲۱۱- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضَرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا عَوَّرْتُ عَلَى أُمِّ رَأْسِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا عَوَّرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ يَكْفُرُ ذِكْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَتَنَاسَاهُ عَلَيْهِمَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّعَهَا بَيْتَ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَمِيصٍ

يَا أَبَا بَكْرٍ ذَاتِ الرَّجُلِ عَلَى ابْنَتِهِ فِي

الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

۲۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَرِ لَكَ بَنِي هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بِضْعَةٌ مِثْلِي يُرِيدُنِي مَا أَرَا بِهَا وَيُرِيدُنِي مَا أَرَاهَا فَمَكَدْنَا قَالَ

يَا أَبَا بَكْرٍ يَغْفُلُ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ

تَتَبِعُهُ أَرْبَعُونَ أُمْرَاةً يَلِدْنَ بِهِ

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

۲۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر رضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا یا جائے گا اور جمہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گی اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا۔

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الحیر نے اور ان سے عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قتیبہ انصاری کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھانجی کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی رجم کرنے لگتی ہے (وہ میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ رجم کرو۔)

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے۔

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن نشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندل نے حدیث

مِنْ بَنَاتِ الرِّجَالِ كَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حُمْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأَحْيَا مَثَلَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْدِثُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ شَيْءٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ طَلَسَاةٍ أَنْ تُرْفَعَ أُلُوعُكُمْ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونُوا لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَوْمُ الْوَاحِدَ۔

بَابُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالذُّخُولُ عَلَى الْمُغَيَّبَةِ۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَرَى كَثْرَةَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ فَتَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرَأَيْتَ الْحَمَّو قَالِ الْحَمُّو الْمَوْتُ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِزَوْجَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاطَّةً وَتَبْتُ فِي غُورَةٍ كَذَلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ امْرَأَتِكَ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَجَدْنَا

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا (انوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انھوں نے ان سے ایک طرف مجلس سے اتنے فاصلہ پر کہ اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی

عورت کے پاس جانا ممنوع ہے +

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس محنت تمام ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طاعت پر مستعد بنایا تو میں تمہیں عیدان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (موتا پہ کی وجہ سے) اس کے چار شکلیں پڑی ہوتی ہیں اور جب نیچے چھو

۱۴۴۔ جب جہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل بیت اور

دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا +

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم غنوی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوداعی نے، ان سے ذہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے ہیں۔ میں جہت کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جگہ) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اٹا گئی، تم عہدی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک زعفران کی جو کھیل کود کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور انھوں اتنی دیر تک کھڑے مانسہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردہ کیے رہے)

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلا +

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْنَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ دَلَّ اللَّهُ أَكْثَرَ لَأَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ +

گفتگو کی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ مَا يُنَالِي مِنْ دُخُولِ الْمَسْتَحْبِ

بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ +

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا هَادَى ابْنَتِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْمُحَنَّتُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ تَنَمَّ اللَّهُ لَكُمْ السَّائِفَ غَدًا (أَذَلِكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ كَمَا تَحَا تُقِيلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدِيرُ بِسِتْمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُمْ +

چھو رہی ہے تو آٹھ ہد جاتی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (محنت) تمہارے پاس اب نہ آیا کرے +

۱۴۴۔ تَنْظُرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَ

تَوَجُّعُهَا مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ +

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَنَوِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي بِرِدَائِهِ وَآنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي السَّجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَسَامُ فَأَقْدُرُوا قَدْ رَأَيْتُ رِيَّةَ الْحَدِيثِ السَّيِّئَةِ الْحَرِيْبَةِ عَلَى الْكُفْرِ +

۱۴۵۔ خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَاجَاتِهِنَّ

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا زُوَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زُعْرَةَ كَيْلًا فَرَاهَا عُمَرُ
فَعَدَّهَا فَقَالَ أَلَيْكَ دَالِلٌ يَا سَوْدَةُ مَا تُحْفِنِينَ
عَيْنًا كَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّ كَذَلِكَ لَهُ فَوَفِّيْ مُجْرَتِيْ يَتَعَشَّى وَإِنِّي
يَدِيهِ لَعَرَقًا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ تَرَكَمَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ
أَفَوْنُ نَكَلْتُ أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَوَايِجِكُنَّ ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زعمرہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! مجنازم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ (اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی پہچان سکتے ہیں) جب سودہ رضی اللہ عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضرتؐ اس وقت میرے حجرہ میں شام کا کھانا کھا رہے تھے

آپ کے حجرہ میں گوشت کی ایک بڑی ٹہنی اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی شریعت ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا آپ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو۔

باب ۱۱ اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ۝

۲۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ۝

باب ۱۲ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ ۝

۲۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عُمَيُّ بْنُ الرِّضَاعِ عَمَّامُ سَادَاتٍ عَلَى قَابِئِثُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَتَنُفَعَنَّ عُمَيمُ فَإِنِّي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرَضَعُنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرَضِّعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُولُ عَلَيْكَ عَلَيْكَ قَالَتْ مَا لَيْشَ وَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ حُيِّبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ مَا لَيْشَ يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۝

۱۲۶- مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت چاہنا ۝

۲۲۰- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی نے بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو۔

۱۲۷- رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور انھیں دیکھنا جائز ہے ۝

۲۲۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس اندر آنے کا اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی۔ پھر حضور اکرمؐ تفریق لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلاؤ۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول اللہ! عورت نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے تمھاری پلایا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، میں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں۔

باب ۱۱۸ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ

تَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا ۝

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ
الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ تَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَمَا تَنْظُرُ
إِلَيْهَا ۝

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ
سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ تَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا
كَأَنَّهَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۝

باب ۱۱۹ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا طُوقَ لِّلَيْلَةِ

عَلَى نِسَائِهِ ۝

۲۲۴۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُزَيْبَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ لَا طُوقَ لِّلَيْلَةِ بِمَاءَةِ امْرَأَةٍ تَدُكُلُ
امْرَأَةً عِلْمًا مَا يُتَقَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ
الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَكَ يَقُولُ وَنَسِيَ فَأَطَافَ
بِهِمْ وَلَمْ يَلِدْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةً يُصَنَّفُ إِنْسَانٌ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ لَمْ يُصَنَّفْ ذَكَاتٌ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ ۝

باب ۱۲۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ نَبِيْلًا إِذَا

طَالَ الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يَخُونَهُمْ
أَوْ يَلْتَمِسَ ۝

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۲۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے

شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے ۝

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے، ان سے عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان
نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ۝

۲۲۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت
کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ
اسے دیکھ رہا ہے ۝

۱۲۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں

کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان
کی، انھیں محمد بن زبیری، انھیں ابن طاؤس نے، انھیں ان کے والد نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام
نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس قربت کے نتیجہ
میں، ہر عورت ایک بچہ جسے کی جو اس کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ
نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے لیکن آپ نے نہیں کہا اور
بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی
یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانت نہ
ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہوتے کی امید زیادہ تھی ۝

۱۵۰۔ لوہل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر کا طالع کے بغیر رات

کے وقت نہ گئے۔ لیکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا

شبیہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی فہم میں لگ جائے ۝

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَارِبُ بْنُ قَتَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ
يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طَرُوقًا ۚ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عاصِمُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا
يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَيْلًا ۚ

ان سے محمد بن وثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار
فرمایا تھا ۚ

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
دی، انھیں عاصم بن سکیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو
تو اپنے گھر سے رات کے وقت نہ آنا چاہیے ۚ

الحمد لله تفہیم البخاری کا اکیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بائیسواں پارہ

۱۵۱۔ ہجری خواہش

۲۲۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بشیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز پلانے کی کوشش کر رہا تھا اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سواری میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی ہے۔ آنحضور نے اس پر قربایا، کنواری سے کیوں نہ کی، ہم اس کے ساتھ کھینچتے اور وہ تمہارے ساتھ کھینچتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا: ٹہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پرانگندہ بال ہیں وہ گنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں، بشیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ ہجری کی طرف تھا کہ وہ انائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستر کی مقصد محض قضا شہوت نہ ہو، بلکہ ہجری کی پیدائش بھی ہو۔

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

بَابُ هَلَبِ الْوَلَدِ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا أَقْلْنَا تَجَلَّكَ عَلَى بَعْضِ قُلُوبٍ فَلْيَحِقْنِي تَرَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَأَلْتَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدِيثٌ عَنْ هَدِ بَعْرَسَ، قَالَ فَبِكْرًا تَرَفَعْتَ زَمْرًا ثِيَابًا قُلْتُ بَلْ ثِيَابًا، قَالَ فَهَلَا حَارِيَّةٌ تَلَاَعِيهَا وَلَا قَالَ فَلَمَّا كُنَّا مَادَنَاهُنَا لِنُدْخَلَ فَقَالَ أَمْرُهُو حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَّكِي تَمْتَشِطُ الشَّيْئَةَ وَتَسْتَلِدُّ الْمَغِيبَةَ قَالَ وَهَذَا ثَنِي الثَّقُفُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسُ يَلْجَأُ بِرِ مَعْنَى الْوَلَدِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن کے بال پرگندہ وہ کنگھا کر لیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہارے لئے ضروری ہے کہ وانا ئی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت جابر نے دیکھنے و سب کے واسطے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

۱۵۲۔ جسکا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہو اسے (جب وہ واپس آ رہا ہو اپنا موئے زیر ناف کر لینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہضم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے پاس تھی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا۔ جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ، میری شادی نہی ہوئی ہے آنحضورؐ نے اس پر پوچھا، کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے۔ بایا ہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بایا ہی سے کی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو پھر میں داخل ہونے لگی، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا ہوجاؤ پھر داخل ہونا، تاکہ پرگندہ بال عورت کنگھا کرے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو۔ وہ موئے زیر ناف صاف کرے۔

۱۵۳۔ اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ"

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا

خ۔ نَبِيَّ عَبْدُ اللَّهِ تَرَفَّقَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّيْئَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا لَكَيْسٍ الْكَيْسُ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ

جابر نے دیکھنے و سب کے واسطے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

بَابُ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطُ

۲۳۱ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ السَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَهَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَجَعَلْتُ عَلَى بَعِيرِي قَلْبُونٌ فَلَمَّا حَقَّقْتُ رَأَيْتُ مِنْ خَلْفِي فَنَحَسْتُ بَعِيرِي وَبَعِيرَةٌ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَتَى رَأَيْتُ مِنَ الْإِبِلِ قَالَتْ فَتَقَاتُوا إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ مَعَهُ يُعْرِسُ قَالَ أَتَرْتِجِبُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبَكْرُ أَمْ ثَيْبَا؟ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيْبَا، قَالَ فَهَلَّا يُكْرَأُ لَهَا عِنَاهَا وَقُلْتُ عِنْدَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنَدْخُلْ فَقَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَذْهَبُوا الْبَلَاءَ أَخْبَرَنَا وَهَبٌ عَنْ لُكَيْ تَمْسُطُ الشَّيْئَةَ وَتَسْتَحِدُّ الْمَغِيبَةَ

بَابُ ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُؤُلَاهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی دوا استعمال کی گئی تھی پھر لوگوں نے سلم بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ٹھالی میں پانی لا رہے تھے۔ پھر یک چٹائی جلائی گئی اور اسے آپ کے زخموں پر لگا دیا گیا۔

قَسَاؤُ اسْمُهُ بَنُ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مَعْنِي، كَانَتْ قَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيُقِي بِأَقْرَبِ يَدَيْهِ قَائِدَ حَصِيْلَةٍ وَخَرَقَ وَخَشَى بِهِ جُرْحَهُ

باب ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَلْعَوْا الْعِلْمَ

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ قَبِيصَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ تَرَجِسْتُ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْدَ أَضْحَى أَوْ فُطِرَ؟ قَالَ تَعَمُّ وَكَوَلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَبْعَنِي مِنْ صَعْرَمٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَكَمْ يَدُكُمْ أَذْنَا قَلَا إِقَامَةٌ ثُمَّ أَمَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْنَهُنَّ يَهُودِيْنَ إِلَى إِذَا نَهَرْنَ وَخَلَعْنَ وَهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بول نہ سکتے تھے۔ ۲۳۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عاصم نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچوں کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ خواتین کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ چہرہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

بَابُ ۱۵۵ قَوْلُهُ طَعَنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْحَائِضَةِ عِنْدَ الْعَتَابِ

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي حَائِضَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّمَرُّقِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔ ۲۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کھوکھ کے لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اسوجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

بَابُ ۱۵۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ يَدَّ ذِهْنٍ وَ أَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصِينَاهُ وَعَدَّتْهُنَّ وَأَوْ طَلَقَ النِّسَاءَ أَنْ يَطْلُقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ

جَمَاعَةٍ وَيُشْهَدُ شَاهِدَانِ

۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى غَيْرِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ طَلَّقَ قِيلَ أَنْ يَمْسَرَ فَمَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ

ہم بستی سے پہلے ہونا چاہیے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے غورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

بَابُ ۱۵۷ قَوْلُهُ: إِذَا طَلَقْتَ الْحَائِضَ

تَعَدَّتْ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ

۲۳۶ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَلْقِ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تَحِيضُ؟ قَالَ قَمَةً وَمَنْ قَتَا دَخَلَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ نَحْتَسِبُ قَالَ لَا آيَاتٍ أَنْ عَجَزَ اسْتَخَفَّقَ وَقَالَ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَسِبْتُ عَلَى بَطْلَانِيَّةٍ

کیا کہ) میرے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اخصینا“ یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور طلاق سنت ”یہ ہے کہ حالت طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے بہتری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ

۱۵۷۔ اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

۲۳۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حائضہ حیض میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کر لیں۔ انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے، ان کیا، ان سے یونس بن جابر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔ (یونس بن جابر نے بیان کیا کہ) میرے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ افسے ابو ب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی، ایک طلاق شمار کی گئی تھی)۔

بِأَمْرِ رَبِّهِ قَوْلِهِ مِنْ لَدُنْكَ، وَهَلْ تَوَاجَّهَ
الرَّجُلُ أَمْرًا تَهُنَّ بِالطَّلَاقِ:

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الرَّهْزِيَّ عَنْ أَمْرِ أَبِي الدَّبِّي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْبُخُونِ كَتَبَتْ
أَدْخِلْنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّعَا
مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا : لَقَدْ حَدَّثَنِي
بِعَظِيمِ الْحَقِّ بِأَهْلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : وَإِذَا حَجَّاجُ
بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ :

زہری نے، انھیں عروج نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

٢٣٨ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابن عَسِيلٍ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى انْطَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا
 إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَهَلْ وَقَدْ آتَى بِالْجُوبَةِ
 فَأَنْزَلْتُ فِي بَيْتٍ فِي تَحْلِ فِي بَيْتٍ أُمَيْمَةَ بِنْتَ النَّعْمَانِ
 بْنِ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا أَيْتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا
 دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هِيَ
 نَفْسُكَ لِي قُلْتُ وَهَلْ تَحِبُّ الْمَلَائِكَةَ فَتَسْهَلُ السُّوْقَةَ؟
 قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ
 أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: قَدْ عُدْتُ بِعَقْدٍ، ثُمَّ خَرَجَ
 عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رِزْقَيْتَيْنِ وَالْهَقْمَ

۲۳۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمان بن غیل

نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھماہر نکلے اور ایک باغ میں پہنچے، جس کا نام شوط تھا جب ہم باغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو۔ پھر آپ باغ میں گئے۔ جو نیمہ لائی جا چکی تھیں اور انہیں کھجور کے باغ کے ایک گھر میں جو اہمہ بنت نعان بن شریل لاکھڑا تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھے۔ جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے

حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدبختی اور بد نصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادہ کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرمؐ نے اعضاء مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنحضورؐ

۷۔ یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انہیں زندگی بھر امت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْمُحْسِنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَيْسِيُّ بِوَرِي عَنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي
أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّمَيْمَةَ
بِنْتَ شَرَّاحِيلَ فَلَمَّا خَلَّتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ لَهَا لِيَهْمَا
فَكَرَّهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يَجْعَلَهَا
وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَاغِرَيْنِ ۝

۳۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَرَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَنَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ هَذَا ۱۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّافٍ يُوْنُسُ بْنُ
جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تَرَجُلُ طَلْقَ امْرَأَتِهِ وَهِيَ
حَاضَةٌ فَأَبَى عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ
ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا أَطْهَرَتْ فَأَرَادَ
أَنْ يَطْلِقَهَا فَنِيْلَتْهَا قُلْتُ نَحَلَّ عَنْ ذَلِكَ طَلْقًا
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ ۝

بِأَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ أَحْبَبَ طَلَّقَ الثَّلَاثَ يَعْنِي
اللَّهُ تَعَالَى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَاِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ تَسْرِيحُ بِإِحْسَانٍ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي
مَرِيضٍ طَلَّقَ لَأَمْرِي أَنْ تَوْرَثَ مَبْتُوْمَةٌ وَقَالَ
الشَّعْبِيُّ ثَرِيئُهُ وَقَالَ ابْنُ سُبْرَةَ تَرَوَّجُ
إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْأَخِيرُ قَرِيعَةً عَنْ ذَلِكَ ۝

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابواسید، اسے دو رازقیہ کپڑے
پہنا کر اسے اس کے پہنچاؤ اور حسین بن ابوالولید نیسا پوری نے بیان کیا
کہ، ان سے عبد الرحمن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد سہل
بن سعد اور ابواسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے امیر بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں
آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس
اور رازقیہ کے دو کپڑے انہیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۳۳۹ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی
الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے
حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس
کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہم) نے اسی طرح۔

۳۴۰ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ
نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاف یونس بن جبیر نے
بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی
کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم؟) اس پر آپ نے
فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی
جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انہیں
حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں
انہیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت
دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

۱۵۹ - جس نے تین طلاقیں کی اجابت دی اللہ تعالیٰ کے ارشاد
کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا
ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی
بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جیسے قطعی
طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہوگی۔ بشی
نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی اس پر ابن شہر نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روایتوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاجر العقل ہو گئی تھیں۔

پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کر سکتی ہے؛ شبھی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کر سکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شبھی نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا۔

۲۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ الْعَجَلَةَ قَاتِلَ حَيَّاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عِدِّي الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ تَرَجُلًا وَجَدْتُمُ امْرَأَتَهُ تَرَجُلًا أَيْقَنْتُمُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقُلْتُ يَا عَاصِمُ مِنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَيَّاءُ عُبَيْدٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِي مَجِيزٌ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُبَيْدٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَ مَجِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُبَيْدٌ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ تَرَجُلًا وَجَدْتُمُ امْرَأَتَهُ تَرَجُلًا أَيْقَنْتُمُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَكُمْ فِي صَاحِبَتَيْكَ فَاذْهَبْ فَأَجِيبَا قَالَ سَهْلٌ فَلَا عَمَلًا وَاتَّقَا النَّاسَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَّغَا قَالَ عُبَيْدٌ؛ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَلَهُمَا قَطُّ لَمْ يَمُوتَا أَثَلًا فَأَقْبَلَ أَنِّي يَا مَرْءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَأَنْتَ تَلْقَى سُنَّةَ الْمَلَائِكَةِ

۲۴۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر الجعفی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کرو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیکھیے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کریا جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
رَأَى قَاعَةَ الْفَرْخِ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِيقًا طَلَقَنِي
فَبَيْتَ حِلَاقٍ وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
الزُّبَيْرِ الْفَرَسِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهَدْيَةِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي
إِلَى رِيقَةٍ ؟ هَـ حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ وَكَذُوقِ
عُسَيْلَتِكَ ۝

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سے سعید نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خبر دی کہ زفامہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ زفامہ نے مجھے طلاق دے دی
تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی
رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے
(یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنکھوں نے فرمایا، غالباً تم زفامہ کے
پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن یا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک
تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ
نہ چکھ لے۔

۲۴۳ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ
فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجِدَ لِلْأَوَّلِ ؟
قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ ۝

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے
حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے
اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی
پھر دوسرے شوہر نے بھی (بم بستی سے پہلے) انھیں طلاق دے
دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے
نہیں یہاں تک کہ وہ بھی شوہر نہ بنے، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى قُلْ لَا نَمُرُّ بِإِحْلَافِكُمْ إِن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
أُمْتِغَلْنَ وَأَسْرَحْنَ سَرَاجًا جَبِيلًا ۝

۱۶۰۔ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،
آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی
بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنوی) دے
دلا کر بخوبی کے ساتھ رخصت کروں۔

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرِقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَبَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
فَلَمْ يَعُدْ ذُلًّا لَعَلَّ عَلَيْنَا شَيْئًا ۝

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد
نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول
کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں نہیں
ہوا) تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يُحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

خَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيْرُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَانَ طَلَقًا. قَالَ مَسْرُوقٌ لَا أَبِائِي خَيْرُهُ وَاحِدَةٌ أَوْ مِائَةٌ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي ۚ

بیان کی، ان سے اسماعیل نے، انسے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختیار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا مسروق نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہوگی)

باب ۱۶۱ إِذَا قَالَ قَارَأْتَكَ أَوْ سَرَّخْتُكِ أَوْ الْخُلَيْتِ أَوْ الْبَرَيْتِ، أَوْ مَا عَلِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ. قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَتَمَرُّ مَوْحِقَتِي سَرَّاجًا جَمِيلًا. وَقَالَ وَأُسْرِخُكُمْ تَمَرًا جَمِيلًا. وَقَالَ قَارَأْتَكَ بِمَعْرِفِي أَوْ سَرَّخْتُكِ بِأَخْسَانٍ وَقَالَ أَوْ قَارَأْتُكَ بِمَعْرِفِي أَوْ سَرَّخْتُكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ يَأْمُرُ لِي بِغَرَاقِهِ ۚ

۱۶۱۔ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جھڑکیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا الخلیت یا البریت، یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں اور ارشاد ہے: اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے، یا قاعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

باب ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِزَوْجَاتِهِ أَنْتِ عَلَى حَرَامٍ وَقَالَ الْفَتَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَاقْدُ حَزْمَتُ عَلَيْهِ فَسَمَوَهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُجْعَلُ مِنَ الطَّعَامِ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لَطَعَامٍ لِبَيْتٍ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِمَنْ طَلَّقَهُ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ مَقَرُّهُ ثُمَّ جَاءَ غَيْرُكَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ ثَابِعٍ: كَانَ ابْنُ مَعْمَرٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ قَدْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي بَهْدٍ فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا حَزْمَتْ حَتَّى تُنْكِحَ نَفْسًا غَيْرَ لَوْ ۚ

۱۶۲۔ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے، حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے ”حرام“ کہہ رہے ہیں یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی (حلال) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے کیونکہ کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر پر) حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے،

اور لیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوئی تو آپ فرماتے کہ کافر تم نے، ایک یا دو طلاق دی ہوئی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاوِبٍ عَنْ أَبِي مَعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ فَتَزَوَّجَتْ نَزْوَجًا شَبِيرًا
فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ
مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ فَرِيدٍ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ نَزَوِجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ نَزْوَجًا غَيْرًا قَدْ حَلَّ
بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِي
إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلَّ لِي زَوْجِي
الْأَوَّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَحِلِّينَ لِرِزْوَجِكَ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْاَهِرْغُسِيْلَتَكَ
وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ ۝

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن سعد بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے ٹکڑی طرح مختار یعنی وہ نامر وختے (پتہ نشیم) ان دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہا میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس ایک مرتبہ لئے حلال ہو جائیں گے (کریم دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارے مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

بَابُ لِمَ تَحْضَرُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

الرَّبِيعَ بْنَ تَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
إِبْنِ كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا طَلَّقَ
إِمْرَأَتَهُ كَيْسَ بَشْرًا وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أَسْوَأُ حَسَنَةٍ ۝

۲۲۷۔ مجھ سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، انہوں نے ربیع بن تافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے یحییٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے انہیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کہا تو یہ کوئی پسینہ نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عداوت نمود ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ

صَبَّاحٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ
أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَرْضِي
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَمْلِكُ عِنْدَ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَتَشَرَّبُ عِنْدَهَا

۲۲۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں

عَمَلًا فَوَاصِيَةً أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَا أَتَيْنَا دَاخِلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبُهَا رَاقِي أَحْمَدُ مِنْكَ
رَبِيعٌ مَعَاذِيرُ أَكَلَتْ مَعَاذِيرُ؛ قَدْ خَلَّ عَلَى لِحْدَاهُمَا
فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ نَيْبِ
ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ قَدْ زِلْتُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
لِمَ تُخَذِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ أَنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ
بِعَاقِبَتِهِ وَحَفْصَةُ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَوْلِيَاءِهِ
لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہا)
یہ آپس میں ملے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور
ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے
کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوند) کی بو آتی ہے کیا آپ
نے مغفور کھایا ہے، آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے
تو انہوں نے آنحضور سے یہی بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں
نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیلا ہے۔ اب دوبارہ ہمیں پیوں
گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ وہاں مبارک سے اس
طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے؟ "تَا" ان تنوبا الی اللہ اس
سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ "اذا امر النبی الی بعض ازواجہ" میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ بلکہ میں نے شہد پیلا ہے۔

۲۲۹ - ہم سے فروہ بن ابی المغیر نے حدیث بیان کی، ان سے علی مسہر

نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور بیٹھی پیر
پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے
تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے
تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنت عمرؓ نے رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف
لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور
میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حفصہ کو ان کی قوم کی
کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈیرہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت
آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب
اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المؤمنین سوودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا
سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم
ہونا ہے آپ نے مغفور کھا کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں
انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہی ہو کسی ہے جو آپ کے منہ سے
مغفور نکلتی ہو؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے
پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی کھٹی نے مغفور کے درخت کا سرق چوسا ہو
ہوگا! میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سوودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جو نبی
دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

۲۲۹ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا
عَلَى بَنِي مُسَهَّرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِئُ النَّعْسَلِ وَالْخُلُوعِ وَكَانَ
إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَمَلِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّهُنَّ مِرَّةً
إِحْدَاهُنَّ قَدْ خَلَّ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ فَأَخْتَلَسَ
أَكْثَرُ مَا كَانَ يَخْتَلِسُ فَعَرِثُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ
لِي أَهْدَتْ لَهَا أَمْرًا مِنْ قَوْمِهَا عُلَّةً مِنْ عَسَلٍ
فَسَقَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَخْتَلِكَنَّ لَهُ، فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ
زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَذُلُّهُ مِنْكَ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَقُولِي
أَكَلْتُ مَعَاذِيرَ؛ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ
مَا هَذَا الرَّبِيعُ الَّذِي أَحْدَمَ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ
مَفْتِنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
تَحْلُهُ الْعُرْطُ، دَسَا قَوْلُ ذَلِكَ وَقُولِي أَمْتُ يَا صَفِيَّةُ
فَالِ قَالَتْ فَقُولِي سُودَةُ قَرَأَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ
عَلَى الْبَابِ فَأَرَدَتْ أَنْ تُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرَ النَّبِيُّ بِهِ قَرَأَ
مِنْكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكَلْتُ مَعَاذِيرَ؛ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَلَكْهُ الرَّبِيعُ الَّذِي

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضورؐ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضورؐ سے کہا: یا رسول اللہ کیا آپ نے منفور کھایا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بوکیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا پھر جب آنحضور میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضور حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ ہم آنحضورؐ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے اس سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

لَجِدَ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَ لَدَجَرْتُ نَحْلَهُ الْعَرْقَةَ فَلَمَّا دَامَ اِلَيَّ قُلْتُ لَهُ تَعُوذُ بِاللَّيْلِ، فَلَمَّا دَامَ اِلَيَّ صَغِيَةً قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَامَ اِلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا اُسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَمْنَا؟ قُلْتُ لَهَا اُسْلُتِي +

۱۶۴) لَا خَلَاقَ قَبْلَ التَّكْوِينِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا زَكَتُمْ الْمَالُ مِمَّنْ تَمَّ طَلَقُكُمْ مَوْهُنٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْئَلَ قَمَالَكُمْ عَلَيْهِمْ مَنْ عِدَّةٌ تَقْتَضِي ذَهَبًا فَتَبْعُوهُمْ وَمَرْحُومَةٌ تَمْلَأُ جَنِينًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اجْعَلَ اللَّهُ الْخَلَاقَ بَعْدَ التَّكْوِينِ وَيُزَوِّجُ فِي ذَلِكَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمُسْتَيْبِ وَعُرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ وَابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْدَةَ وَابْنِ عُثْمَانَ وَبَقِي ابْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمُ وَمَالِكٌ وَطَاوُسٌ وَالْحَسَنُ وَعِكْرِمَةُ وَعَطَاءٌ وَعَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَتَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٌ وَالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُمَيْرُ بْنُ هَرِيرٍ وَالشَّعْبِيُّ أَتَاهَا لَا تَطْلُقُ +

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انھیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انھیں ماحقہ لگا دیا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی تدبیر نہیں جسے تم شمار کرنے لگو تو انھیں کچھ مال دے دو۔ اور انھیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اسے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد لکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن مسیب، عمرو بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمن، عیسیٰ اللہ بن عبداللہ بن عقبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاووس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، تافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمن، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے (کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔)

۱۶۵) اِنْ قَالَ لِامْرَاةٍ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ هَذِهِ اَخْتِي فَلَا تَتَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ اَبِي هَيْثَمٍ لِسَاءَتْ تَو

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ یہ میری بہن ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

کے متعلق (ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بیوی ہے، آپ

هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ
میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ طلاق اور شرک وغیرہ میں
غلطی اور جھوٹ چوک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی
دکھائی میں کہ، "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ
ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے" اور نبی نے اس آیت کی تلاوت
کی (اے اللہ) ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے جھوٹ چوک ہو گئی ہو،
اور یہ کہ جنھوں کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے زنا کا خود ہی اقرار
کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں جبر مدت

بِأَدْنَى الطَّلَاقِ فِي الْغَلَاظِ وَالْكَفْرِ
وَالشُّكْرِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرُهَا وَالْفَلْطِ
وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشَّرِكِ وَغَيْرِهَا لِقَوْلِهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَنَا وَخِذْنَا
إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا وَمَا لَيْ يَخُونُ مِنْ أَقْوَابِ
الْمُؤْمُسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلَّذِي أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ أَيْدِيَهُ جُنُونًا، وَقَالَ
عَلِيٌّ بَقَرَحَمَرَةً خَوَّاصِي شَلْرِي فُطْفِقَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ حَمَرَةً
فَإِذَا حَمَرَةً فَذُنُوبُ حَمَرَةٍ عَيْنًا كَلَمْ قَالَ
حَمَرَةً هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْنِي لَا بِي؟ فَقَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَرَ قَدْ شَمَلَتْ قَحْوَجَ
وَحَرَجْنَا مَعَهُ. وَقَالَ عُمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ
قَوْلًا لِمُسْكِرٍ طَلَقٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ

شراب سے پہلے میری دو اوٹنیوں کے کوہان چیر دیئے تھے
یہ حضور حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا
کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور
اکرم سے کہا کہ، تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور
تمہاری کیا حیثیت ہے؟ آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ
میں مدھوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس
کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ
میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے، عقبہ
بن عامر نے فرمایا کہ جنھوں نے الحواس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے
فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتداء کی اور شرط بعد میں بیان کی
تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے انہی پر
سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلے تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہو
گا؟) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر
اس کی بیوی باہر نکلے تو اسے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی،
لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے
بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

طَلَقٌ الْمُسْكِرُ لَيْسَ بِجَائِزٍ
وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَقُ الْمُسْكِرِ
وَقَالَ عَطَاءُ إِذَا بَا الطَّلَاقِ فَلَهُ شَوَاطِلُ وَقَالَ
نَافِعٌ طَلَقٌ تَرَجُلُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةُ إِنْ حَرَجَتْ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ حَرَجَتْ فَقَدْ بَتَّتْ مِنْهُ
وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
يُمْحِنُ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا أَوْ كَذَا فَأَمْرًا
لَهَا بِي كَلَامًا يَسْتَلُّ عَمَّا قَالَ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ
حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ. ثَمَانٍ سَمِعْتُ
أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ
بِجَعْلِ ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ بَيْتُهُ، وَطَلَقُ

كَرَّ قَوْمٌ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَادٌ إِذَا قَالَ إِذَا بَعِلْتِ
ذَاتُ لَبٍ ثَلَاثًا تَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ مَهْرٍ مَرَّةً
فَنِسْبَانِ خَلْمًا فَقَدْ بَاتَتْ، وَقَالَ الْخَسَنُ إِذَا
قَالَ الْحَقِّي بِأَهْلِكَ نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْكَلَامُ
عَنْ وَطْرٍ وَالتَّقَاتُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ، وَقَالَ
الْزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرٍ آتِي نَيْتُهُ وَإِنْ تَوَيَّ
طَلَقًا فَهُوَ مَا تَوَيَّ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَكْبَرٍ تَعْلَمُ أَنَّ الْقَلَمَ
مُرْفِعٌ عَنْ ثَلَاثَةِ عَيْنِ الْمُجْتَنِبِ حَتَّى يَتَقَيَّ وَعَيْنِ
النَّصِيبِ حَتَّى يَذِيرَكَ وَعَيْنِ الثَّانِي حَتَّى يَسْتَيْقِظَ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ وَحِيدٍ الطَّلَاقُ جَائِزٌ إِلَّا طَلَقَ
الْمُعْتَوِي.

پرتین طلاق، فرمایا کہ ایہ شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے
گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی
اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت
کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی کہ فلاں کام
اس مدت میں کرونگا، تو یہ اس کے دین اور امانت پر چھوڑ
دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا
کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے
تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار
ان کی زبان کے مطابق ہوگا قنادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے
کہا کہ جب تمہیں حل ٹھرے تو تم پر تین طلاق، تو شوہر کو ہر طرح میں
صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کر لی جاوے۔ پھر جب اس

اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور من نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا جادو اپنے گھروالوں
کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے،
اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس
کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، جنہوں میں انک کہ اسے افاقہ ہو جائے، پھر یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے
والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجبوظ الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

۲۵۰. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا
هَسَّامٌ حَدَّثَنَا قَادٌ عَنْ زُرَّادٍ عَنْ أُوفِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
تَرَخِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِمِ أَنْفُسِهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمَ قَادٌ إِذَا خَلَقَ فِي نَفْسِهِ
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، ان سے قنادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ
بن اوفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات و تصورات
کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے
ادا کرے (پھر وہ گناہ میں) قنادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق
دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ تَرَى نَفْسَهُ
عَنْهُ فَنَنْتَ عَلَى إِشْقَةِ لِلَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی
انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ نے خبر دی اور
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ سلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا
کر لی ہے، آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضور کے سامنے

آگے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انہیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انہیں عید گاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انہیں سڑک کے پاس پکڑ لیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور اسید بن سبیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کیا ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں سنگسار کرو۔ کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عید گاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں سڑک میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ نَدَّاهَا فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ هَلْ أَحْصَيْتَ؟ قَالَ لَعَنَ قَامَرِيَهُ أَنْ يَرْجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَدَّ الْقَتْلَ الْجَحَاتِ رَجَمَ حَتَّى أَذْمَرَ لَهْ بِالْحَرَقِ فَقُتِلَ؛

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَتَادًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِيرَ قَدْ تَرَفَى فَيَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشَيْئٍ وَجْهِهِ الَّذِي أَدْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِيرَ قَدْ تَرَفَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْئٍ وَجْهِهِ الَّذِي أَدْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ نَدَّاهَا فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْهَبُوا بِهِ فَأَرْجَمُوهُ وَكَفَى قَدْ أَحْصَيْتَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَا بِهِ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَدَّ الْقَتْلَ الْجَحَاتِ رَجَمَ حَتَّى أَذْمَرَ لَهْ خُتَاً بِالْحَرَقِ فَرَجَمْنَا حَتَّى مَاتَ؛

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقِ فِيهِ وَقَوْلُ

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ وَمِمَّا آجَاءَ عَمَرُ الْخُلْعِ ذُو السُّلْطَانِ وَأَجَا

۱۶۴۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) ہوائے نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سو اس صورت کے جب کہ زوجین

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رکعت اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے، عمر رضی اللہ عنہ نے سلم (کی عدالت میں حاضری) کے بغیر (نجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب صورت اپنے سر کی چوٹی کو چھونا کرے (خلع میں اپنے شہر سے بچھا چھڑانے کے لئے اسے اپنا سارا مال دے دے، بطحا نے فرمایا کہ، سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے و سے مراد وہ فرائض و حدود میں جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیے ہیں، ابی طاوس نے بیان کیا کہ (طاوس نے کوئی کم عقول والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ: "میں تمہاری وجہ سے جنابت کا غسل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

عُثْمَانُ الْفُحْمِيُّ ذُو بَنَاتٍ رَأْسُهَا - وَقَالَ طَاوِسٌ
إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يَقِيَمَا حَدَّ وَدَّ اللَّهُ فِيهِمَا
أَفْتَرَضَ بَيْنَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي
النَّفْسَةِ وَالصُّغْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ
الشَّهْمَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ
لَكَ مِنْ جَنَابَتِي،

۲۵۱۳ - ہم سے افضر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی کیونکہ ان کے ساتھ رکھ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا بارغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ بارغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ ابْنِ
قَيْسٍ مَا أَغْتَسَبَ عَلَيْهِ فِي خُلْعِي وَلَا زَوْجِي وَلَا كَتَبَ
أَكْرَمَ الْكُفَرِ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ
فَقَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِيهِمَا تَطْلِيقَهُ،

۲۵۱۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُتْرُفٍ هَذَا، وَقَالَ تُرِيدِينَ حَدِيثَهُ
فَقَالَتْ نَعَمْ كَرَرْتُهَا وَأَمَرَكُ أَنْ تَطْلِقَهَا
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا وَعَنِ
ابْنِ أَبِي تَيْمِيَّةٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۵۱۴ - ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبد اللہ بنے اوتی کی ہیں (جمیل رضی اللہ عنہما) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا بارغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی چنانچہ انہوں نے بارغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور اس روایت میں بیان کیا کہ (ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی) اور ابن ابی تیمیہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

إِنِّي لَأَعْتَبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي وَبْنٍ وَلَا حُلُقٍ وَلَا كَيْتٍ لَا
أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَوْنِي
عَلَيْهِ تَحْدِيثُ يَقْتَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ ۝

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس
رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق
کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کر سکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا بارش واپس کر سکتی ہو
انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْمُبَارَكِ الْمَحْزَمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَاطُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا
جَدِيرُ بْنُ جَانِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ أُمُّ رَافٍ ثَابِتٍ
بِئْسَ بَنِي شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا أَسْرُسُ مَا أَنْعَمَ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَكَسَا
حُلُقٍ إِلَّا إِلَيَّ أَفَأَتِي الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنِي عَلَيْهِ حَدِيثُ يَقْتَهُ؟
قَالَتْ نَعَمْ، فَزَكَّاتُ عَلَيْهِ وَأَمْرُكَ فَقَالَ خُفَّاهَا ۝

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک محزومی نے حدیث بیان کی،
ان سے قرطابونوح نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یا رسول اللہ ثابت کے دین
اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے
آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا بارش (بھانپنا) انہوں نے ہجر
میں دیا تھا؟ واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں پناچہ انہوں نے وہ
بارش واپس کر دیا اور آنحضور کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔
ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی)

پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

بَابُ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ

عِنْدَ الصُّمُورِ رَجَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ

خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعُوثُوهَا

مِنْ أَهْلِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمِنْهَا

۲۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ خُزَيْمَةَ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۝

إِنْ بَنِي الْمَغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَهْلِكَ عِيٌّ

أَبْنَهُمْ فَلَا أَدْنُ ۝

بَابُ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ

طَلَقًا ۝

۲۵۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَرْوَةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ

۱۶۸۔ اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع

کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اگر تم کو

زوجهین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں

سے ایک حکم بھیجو اللہ تعالیٰ کے ارشاد وغیرہ تک۔

۲۵۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسویب بن خزيمة

نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے

کہ نبی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح

کر لیں۔ لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

۱۶۹۔ کنیز کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے

عَنِ النَّعَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرُوجُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ مِائِينَ إِحْدَى الشَّئْنِ أَنْهَا أُعْتِقَتْ فَهَيَّجَتْ فِي رَأْفَتِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَقُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِبَ إِلَيْهِ خُبْرُ أَوْ مِمَّنْ أَدِمَ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذُلُّ لَحْمٍ نَصَبَ قِيَمَهُ عَلَى بَرِيرَةَ وَآتَتْ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین ستین قائم ہوئیں، اول یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا کہ ہاں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ ولادہ اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکا جا رہا تھا پھر رکھانے کے لئے آنکھوں کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہہ کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنکھوں کو صدقہ نہیں کھانے! آنکھوں نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے سے بدیدہ ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ
۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَامٌ عَنْ قَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يُعْنِي تَرُوجَ بَرِيرَةَ

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔
۲۵۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد بریرہ رضی اللہ عنہہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مَغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يُعْنِي تَرُوجَ بَرِيرَةَ هَآئِیْ أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَشْبَعُهَا فِي سَكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا

۲۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث رضی اللہ عنہ غلام بنی فلان کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پھرتے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں)۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ تَرُوجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا اسْوَدَّ يُقَالُ لَهُ مَغِيثٌ عَبْدُ ابْنِ فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سَكَكِ الْمَدِينَةِ

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلان کے غلام تھے جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْجُومَةِ بَرِيرَةَ

۲۶۱ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِصْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَرْجُومَةَ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ الْيَمَلِ كَهَ مَغِيثٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْقَهَا يَبْكُونَ وَهُمْ مَوْنُهُ كَسَيْلٍ عَلَى يَمِينِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْتَا مِنْ يَأْغِبَانِ أَوْ تَعَجَّبَ مِنْ حُبِّ مَغِيثٍ بِرِيرَةَ وَمِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مَغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا أَجَعَلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ وَقَالُوا أَنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَأَحَاجَتِي لِي فِيهِ

صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۴۲

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرَكُوا الْوَلَاءَ قَدْ كَرِهْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقْنِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَجْمِ قَقِيلٍ إِنَّ هَذَا أَمَا تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ كَمَا صَدَّقَهُ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ہے

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی

ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا، جیسے وہ منظر ابھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے روتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاھی

ترجمہ تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی؟ آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں

۱۷۲۔

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے

خبر دی، الحسن حکم نے، انھیں ابراہیم نے، اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انھیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولادہ (ازادی کے بعد) انھیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انھیں خرید کر آزاد کر دو، ولادہ تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے حدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ”پھر آزاد کر کے بعد“ انھیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ ہم انھیں کے ساتھ رہیں اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح فسخ کریں۔

بَابُ ۱۴۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَكَانَ مِنْكُمْ

الْمُشْرِكِينَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا مَنَئِمٌ

مُؤْمِنَةً خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْبَبْتُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور مشرک عورتوں سے نکاح

نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کینز مشرک

عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ

ہو۔

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ بَنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ
وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَا إِنَّ اللَّهَ حَذَرَهُ الْمُسْرِكِينَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَكَأَنَّهُمْ مِنَ الْإِسْكَانِ شَيْئًا الْكَبِيرُ
مَنْ أَنْ تَقُولَ الْمَلَائِكَةُ تَابَتْهَا يَسَى وَهِيَ عَبْدُ
بَنِي عَبَادِ اللَّهِ

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَعِدَّتُهُمْ

۲۶۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَرِيمٍ عَنْ ابْنِ جَرِيمٍ
وَقَالَ عَطَاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّ الْمُشْرِكِيَّ أَهْلَ حَبِيبٍ
يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِيَّ أَهْلَ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ
وَلَا يُعَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَ حَرْبًا أَمْرًا مِنْ
أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ يُخْطَبْ حَتَّى يَخْبُضَ وَيَطْهَرَ فَإِذَا
طَهَّرَ خَلَّ لَهَا النِّكَاحَ فَإِنْ هَاجَرَ رُؤُوسَهَا مَبْلً
أَنْ تَنْكِحَ مُرَدَّتَ الْيَسَى وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ
أَمَةٌ فَهِيَ حُرٌّ وَإِنْ لَهَا مَالٌ لَهَا جَرِيرٌ ثُمَّ ذَكَرَ
مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ جُحَادٍ، وَإِنْ هَاجَرَ
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلَ الْعَهْدِ لَمْ يَزِدْ وَ
قُرِئَتْ أَمَّا نَحْمُكُمْ قَالَ عَطَاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حِينَ تَسْتَرْبِي لَهَا
فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ
أُمًّا لِحَكِيمِ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ عَقْمٍ
الْقُرَيْشِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارَ

عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن عقم فری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ ہیستہ

۲۶۳۔ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

۲۶۴۔ اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی حدیث۔

۲۶۴۔ م سے ابراہیم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہدہ مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے مدینہ منورہ آتی تو انھیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انھیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہوتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کر کے آجائے تو یہ انھیں کوہلیتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے معاہدہ مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہدہ مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجائی تو انھیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابی عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ مرقطہ خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن عقم فری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ ہیستہ

ہجرت کر کے آئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

باب ۱۰ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُسْرِكَةُ أَوْ لَمَّا رَأَتْهُ
تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوْ الْحَرِّ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
تَحَالِدٍ عَنْ عِلْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ
الْمُسْرِكَةُ قَبْلَ رَوْحِهَا سَاعَةً حُرِّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيِّ سَمِعْتُ عَلِيًّا
عَنْ أَمْرِئٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ
رَوْحُهَا فِي الْعِدَّةِ وَهِيَ أَمْرَأَتُهُ قَالَ لَا
إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِحَاجِ حَدِيدٍ وَصَدَاقٍ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَنْزَوِجُهَا
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوزٍ سَيِّئِينَ أَسْلَمُوا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا
وَإِذَا اسْتَبَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً وَآلَى الْآخَرَ
بِائْتٍ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
قُلْتُ يُعْطَا. إِمْرَأَتُهُ مِنَ الشُّرَكِيِّنَ جَاءَتْ
إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْعَاضُ رَوْحِهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَأَتَوْهُم مَّا اتَّفَقُوا أَقَالَ لَا نَسَا
كَانَ وَاللَّهِ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ
هَذَا احْتِلَافٌ فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہدہ مشرک یا حربی مشرک
کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان
سے مخالف نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنه نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تنہا رہی
پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد
نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطار سے ایسی عورت
کے متعلق پوچھا گیا جو معاہدہ قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام
قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے مکمل
ہو میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی بھی جائے گی؟ فرمایا
کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، مگر مہر کے ساتھ (تو
کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے
بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس
سے نکاح کر لیتا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن
عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد،
مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو
مجوسیوں کے بارے میں (مجوسیاں بیوی تھیں) جو اسلام لے
آئے تھیں، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر
ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر
جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی
ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور
ابن جریر نے کہا کہ میں نے عطار سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت
اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے اور انھیں وہ واپس کر دو جو انھوں نے خرچ کیا ہو“ عطار نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خاندان
مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ سفور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ
سے تھا۔

۳۶۵۔ ہم سے ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور
ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان

۳۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

عَزَّ وَجَلَّ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذْنَ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مَهاجِرَاتٍ فَأَمَّنَّ جُوهَهُنَّ إِلَى آخِرِ الْأَيَّةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقْرَبَهُ الشَّرْطُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَبَ لِي حُضْنَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَبَنَ بِذَلِكَ فِي قَوْلِهِمْ قَالَ لَهُنَّ مَوَاطِنُ الْمُؤْمِنَاتِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْطَقْنَ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكِ كَلَامُ اللَّهِ مَا مَشَفَّ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ فَطُغْيَرَتْ أَنْتَ يَا تَعَهُنَّ يَا نَكَلَمُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَ اللَّهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ يَأْتِيَنَّكِ كَلَامًا ۝

کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور انھیں ازماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ ۱۰ اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں ہجرت کر کے نہدے پاس آئیں تو انھیں ازمادو! آخر آیت تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورہ متعہ میں ہے کہ ۱۰ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ اندامائش میں پوری بھی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ فغصہ اکرم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں سے صرف انھیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے

بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

۱۳۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ۱۰ وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے

ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

ارشاد ۱۰ سمیع علیہم السلام: فان ماؤوا یعنی فان رجعوا۔

بَابُ ۱۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُدٍ إِلَى

قَوْلِهِ سَمِيعٌ عَلَيْهِمْ قَوْلُ مَا رَجَعُوا ۝

۲۶۶ - اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے عبد طویل نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں مورچ لگتی تھی، اس لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انیس دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ انیس دن کا ہے۔

۲۶۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلا کے بارے میں،

جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پودھی ہونے کے

بَابُ ۲۶۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ طَوِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْصَحَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَمْ تَزَلْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ۝

۲۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي

الْإِيْلَاءِ الَّذِي سَمَى اللَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْحَجَلِ

إِنَّ أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَغْتَرِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ فِي إِنْصَاعِ عِلٍّ خَدَّتِي مَالِي عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ إِذَا
أَتَيْتَهُ أَتَاهُ يُؤَقِّفُ حَتَّى
يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَيَذْكُرَ
قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ وَجَعَلَ فِي الدُّرَّةِ وَوَعَائِشَةَ وَآثَمَةَ
عَشْرًا جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۝

بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی
کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرے، جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا
جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں
ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابوہریرہ

اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کی جاتی ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَقْذُورِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ إِذَا أَقْبَدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ
مَرْجُوسًا أَمْرًا سَنَةً وَشَتْرَى ابْنُ مَسْعُودٍ
جَارِيَةً وَالْقَسَّ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَحْذَرْ
وَقُبْدَةً فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّمْرَ هُمْ وَالْزَّهْرِي
وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبَى فُلَانٌ فِلْوَ
وَعَلَى. وَقَالَ هَكَذَا قَافَعُوا بِاللَّقَطَّةِ
وَقَالَ الزَّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَعْلَمُ مَكَانَهُ
لَا تَزَوُّجُهُ أَمْرًا سَنَةً وَلَا يُمْسِكُ مَالَهُ
فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ قُسْتُتُهُ مَنَّةً
الْمَقْذُورُ ۝

مفقود الغنیمہ کا حکم، اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے
میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے
اگر کوئی شخص گم ہو تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا
پڑا ہے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا ہاں ہے) (عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کثیر حسری راہل ملک
قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس
کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ
نہیں ملا تو غریبوں کو اس کنیز کی قیمت میں سے ایک ایک
دودو درہم دینے لگے۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ
فلاح کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت
لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس
صدقہ سے انکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کنیز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب
ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم نقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔
زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں بتایا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر
اس کی خبر ملنی نہ ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الغنیمہ کی طرح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى
الْمُبَيْغِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
عَنْ مَأْلَةِ الْعَلَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا لِحَقِّ
أَوْ لِخَيْفِكَ أَوْ لِلدُّبِّ وَسُئِلَ عَنْ مَأْلَةِ الْإِبِلِ
فَقَضِبَ وَاحْتَرَفَ وَجَنَّتْ ۝ وَقَالَ مَالُكَ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے مبیغث کے مولے
یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سائل
کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی یا اگر ایک
تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا (یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر
بھڑے کی ہوگی، اگر یہ انہیں جنگوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحَدَاءُ وَالسَّعَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَنْقُهَا رَبُّهَا. وَسُعِيلٌ عَنِ الْقُطْعَةِ فَقَالَ: أُعْرِفُ وَكَأَنَّهَا وَعِيقًا مَهْمًا وَعَزِيْزًا تَسْتَعِيْزُ بِأَنْ جَاءَ مِنْ يُعْرِفُهَا وَإِلَّا قَالُوا لَهَا بِمَا لَكَ، قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَافِعَةَ بِنْتُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانٌ وَلَمْ أَعْظَمْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا أَفَعُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثًا يَذْنِبُ مَوْلَى الْمُتَبَعِ فِي أَمْرِ الْمَلَائِكَةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَجْعَلُ يَقُولُ رَافِعَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَافِعَةَ فَعُلْتُ لَهُ

گم شدہ اودن کے متعلق سوال کیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھڑیں (جس کی وجہ سے پہلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس، شکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا، اور آنحضور سے نقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہوا) اور اس کے فوف کا (جس میں وہ رکھا ہوا) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو۔ پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہنچاتا ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملا دو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ بن عبد الرحمن سے سنا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے میں نے ان سے پوچھا تھا کہ گندہ چیزوں کے بارے میں منبعت کے حوالہ یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطے منقول ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعت کے حوالہ یزید کے واسطے سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (برلہ راستہ) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

بَابُ ۴۸ فِي تَطَهُّرِ الْقَوْلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي تَزْوِجِهَا إِلَىٰ قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَلْطَعْ قَلًا طَعَامًا مِثْلَيْنِ مِثْلَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظَهْرِ الْعَبْدِ فَقَالَ تَزَوُّجُ ظَهْرِ الْجَبْرِ. قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا أَمَّ الْعَبْدُ شَهْرًا. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ظَهْرُ الْبَعْرِ وَالْعَبْدُ مِنَ الْعُرَّةِ وَالْأَمَّةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ مَحْمُودٌ إِنَّ طَاهِرًا مِنْ أَمْتِهِ فَلَيْسَ جُنِيًّا إِنَّمَا الظُّهْرُ مِنَ الشَّيْءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ إِنَّمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا أَوْ فِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَفْ لَ لَا قَالَ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ عَنِ الْمُشْعَرِ قَوْلُ الرَّوْبِ

۴۸۔ ظہار اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی "آیت" "فمن لم يستلطع قاطم اثنين مثلين" تک اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو جینے کے رکھے گا جس بن ترے نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا اظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، حکمر نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے۔ "لما قالوا" "قاعده عربيت" کے مطابق دینا قالوا کے اور فی بعض ما قالوا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

نہ شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم قسم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو۔ ظہار، کھانا ہے۔ اگر

بِأَنَّكَ إِذَا شَاءَ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَتَذَلُّ اللَّهُ بِدَفْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُغْذَرُ
بِحَذَرٍ فَأَشَارَ إِلَى يَسَابِهِ وَقَالَ غَعِبَ بَنُ
عَالِبٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَى حُذْنٍ يَتَصَفَّ قَالَتْ أَمَّا عُرَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُفُوفِ فَقُلْتُ
يَعْنِي مِمَّا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ نَصْلِي فَأَوَمَّتْ
بِأُصْبُعِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ قَالَتْ
أَنْتَ أَوْ مِمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِهِ إِلَى إِبْنِ بَكْرِ أَنَّ
يَتَعَدَّدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوْ مِمَّا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِهِ لِاحْتَرَجَ وَقَالَ
أَبُو تَتَاةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّيْدِ لِلْمُعْرَمِ: أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَ
أَنْ يَصْغِلَ عَلَيْهَا أَذَى أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا قَالَتْ
فَعَلُوا.

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ
آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا، لیکن اس پر عذاب
دے گا، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا کہ فوہ
عذاب الہی کا باعث ہے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرض کے سلسلہ
میں جو میرا ایک صاحب پر تھا، میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے
لو اور آدھا چھوڑ دو۔ اسما رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے وہیں
پہنچے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے
ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی غار پڑھ رہی تھیں، اس
لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ
کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا، کیا یہ کوئی
نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں
اور اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے
بڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابوقتادہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا
یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ پھر (اس کا گوشت) کھاؤ۔

۲۶۹۔ م۔ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

عبد اللک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ
پر سوار ہو کر کیا، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف
اشارہ کے تکیہ کرتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا جبرج و ما جبرج کے سب میں اتنا سوار
ہو گیا ہے، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ
حَلْمًا أَلَى عَلَى التَّوَكُّنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَفَّرَ
وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَنْ مِّنْكُمْ يَأْجُوجٌ وَمَا جُوجٌ مِثْلَ هَذِهِ
وَعَقْدٌ وَسَوِيَّتٌ.

بقرہ گذشتہ حاشیہ، کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کر لے تو اس وقت تک اس کی اپنی بیوی سے قربت یا دوا اسی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ
اس کا کفارہ نہ دے لے، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاحِدٌ شَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يَوْمَ أَفْقَهَا سَلِيمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيُ فَسَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ وَقَالَ يَسِّرْهُ وَوَضَعَهُ أَنْزَلَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسطَى وَالْخَصَمَ فَلَمَّا يَزِيدُهَا وَقَالَ الْوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا إِلَهُوْهُ فِي غَدِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَهُ أَوْضًا حَاكَتْ عَلَيْهِا وَرَاحَهُمَا رَأْسَهَا فَأَنَّى بِهَا أَهْلُهَا تَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي الْخَيْرِ مَقِيَّةٌ وَقَدْ أَصْبَحَتْ تَحْتَ لَهَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِ قُلَانٌ؛ لِيُغَيِّرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ لَبَّحْ غَيْرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَهُمَا رَأْسَهُ بَيْنَ حَبْرَيْنِ ۝

نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر میری دو پتھروں سے کھل دیا گیا۔

۲۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمُسْرِقِ ۝

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَوْنِدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتْ

۲۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفصل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیان انگلی اور چوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھے چھین لئے اور اس کا سر کھل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دس زبانی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؛ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا، اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر میری دو پتھروں سے کھل دیا گیا۔

۲۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوبا گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسِ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَنَيْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَنَيْتُمْ إِنَّ عَلَيْكَ فَهَاءُ أَتُمْ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ قَتَلَ فَأَجِدْهُمْ لَهْ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِيفُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْ مَا يَسِدِّ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: وَإِذَا مَا أَيْتُمْ اللَّيْلُ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَهَذَا أَفْطَرُ الصَّائِمِ ۝

۲۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ سَلَّمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُنَّ أَحَدُكُمْ نِدَاءُ مِلَالٍ أَوْ قَالَ أَدَاؤُهُ مِنْ سَعُودِهِ فَإِنَّمَا يَتَاوَعَى أَوْ قَالَ يُؤَدِّي لِيُجِزَ قَاتِلُكُمْ وَلَكِنْ أَرُ يَقُولُ كَأَنَّهُ يُعْزِي الضُّبْحَ أَوْ الْفَجْرَ أَطْهَرُ تَزِيدُ يَدِيهِ ثُمَّ مَدَّ أَحَدُهُمَا مِنَ الْخُضْرِ وَ قَالَ الْبَيْتُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَغِيِّ وَالْمُنْفِقِ كُنْشِلَ تَجْلِسُ عَلَيْهِمَا خُبْرَتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ شَيْئِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا قَامَا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَا دَاكَ عَلَى جَنْبِهِ حَتَّى تَجُونَ بَنَانَهُ وَتَعْقُوا أَنْزَارَهُمَا الْبَغِيْلُ فَلَا يَزِيدُ يَنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ حُلَّ خَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسِيْعُ وَيُسَيِّرُ بِأَضْبَعِهِ إِلَى خَلْقِهِ ۝

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اگر تم میرے لئے ستو گھول دو (کیونکہ روزہ سے تھے) انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے آنحضرت نے پھر فرمایا کہ اگر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے دیں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اگر دو ستو گھول لو آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اگر آنحضرت کا ستو گھولا آنحضرت نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات دوسرے آ رہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یحییٰ نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے (یا آپ نے فرمایا کہ ان کی اذان) کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا آرام کے لئے ناز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہو گیا۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے (صبح کا فبا کی صورت بتانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلا دیا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریرہ نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور سخی کی مثال دو افراد جیسا ہے جن پر لوہے کی دوز ہیں، جیسے سے گردن تک ہیں، سخی جب بھی کوئی چیز خرید کر تاپے تو روزہ اس کے چمڑے پر ڈھیل ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مثالی چلتی ہے لیکن خیل جب بھی خرید کا امدہ کرتا ہے تو اس کی زہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیل کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیل نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اچھی انگلی سے اپنے منق کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اپنی بیویوں پر نعت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی ذات کے سوا گواہ موجود نہ ہوں، ارشاد من الصادقین، تک۔ اگر گونگا

بَابُ الْبَعَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَزْمُونَ آثَرًا لِجَهَنَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا

قَدْ قَدْ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَا بِحَتَابٍ اَوْ اَشَارَةٍ
 اَوْ بِاَيِّ مَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُسْكَنِ لَانَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَبَا
 اِلَاشَاءَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ
 أَهْلِ الْحِجَابِ وَاهِلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى مَا شَأْنُكَ إِلَيْهِ قَالُوا لَيْتَ بِكَ مِنْكُمْ
 فِي الْمَهْدِ صَبِيثًا وَقَالَ الضُّعَاكُ الْاَهْمَزَا
 اِشَاءَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِحَدِّ وَبِإِعَانِ
 ثُمَّ قَرَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِحَتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ
 اَوْ اَيِّ مَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بِلَمَّةٍ الطَّلَاقُ وَالْقُدْفُ
 قُرْنٌ فَإِنْ قَالَ الْقُدْفُ لَا يَكُونُ اِلَّا
 بِحَتَابٍ فَيَنْبَغِي لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ
 يَجُوزُ اِلَّا بِحَتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ اَيِّ مَاءٍ
 وَ الْقُدْفُ وَكَذَلِكَ الْعَشْقُ وَكَذَلِكَ
 الْاَمَمُ يَلَامُنْ وَقَالَ الشَّيْخُ وَقَتًا وَ
 إِذَا قَالَ أَنْتَ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَيْنَيْنِ
 مِنْهُ بِأَشَارَتَيْهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
 إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِبَيْدِهِ تَرْمَةً وَقَالَ
 حَتَاؤُ الْاَخْرَسُ وَالْاَمَمُ اِنْ قَالَ
 بِرَأْسِهِ جَانًا

اگر طلاق اپنے ہاتھ سے کہے تو وہ بجا ہے حالانکہ کہے اور ہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ قُرَيْشٍ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ سَمِعَ أَلَسَ بْنَ
 مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَعْبَرٍ مَوْصِيٍّ اَلْاَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ
 بَنُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ بَنُو
 سَاعِدَةَ ثُمَّ قُلَّةُ بَيْدٍ فَقَبَضَ اَمَامَهُ ثُمَّ بَسَطَهُ
 كَالزَّائِحِ بَيْدٍ ثُمَّ قَالَ وَفِي كُلِّ مَوْصِيٍّ اَلْاَمَمُ

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت ہونے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل مسلم کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم علیہا السلام نے) ان کی (جیسی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو اسی گجولو میں پچھ ہے اور ضحاک نے کہا کہ الارم یعنی الاشلاء ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہو سکتی، جب کہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ تہمت صرف کلام ہی کے ذریعہ مافی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ مقبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور تہمت (اگر اشارہ سے ہو تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام لکھ کر لڑی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے کو گتے کے ساتھ بھی پیش آئے گی، اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ جائز ہو جائے گی۔ اہل یم نے کہا کہ گونگا

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید الانصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیے، یا رسول اللہ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد اللہ (اشیل) اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنو ساعدہ پھر آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

خبر

کیا اور اپنی مٹی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی پیر کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہے۔

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جلد بن جیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابی عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپ کی مراثیس دن کی مٹی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہوتا ہے، آپ کا اشارہ انیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انیس کی طرف۔

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن عثمنی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں اور صبر میں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سیٹھیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضرہ۔

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الغزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ سَفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَرْسُوفٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالشَّاعِدُ كَهَيْدٍ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَيْدِ تَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى

۲۷۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، الْوَيْسَاءِ هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقِسْوَةَ وَالْمَلَاحِلُوبَ فِي الْقَدَاوَيْنِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ تَرْبِيعَةً وَمُضَرَ

۲۷۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَرَامَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَمَعَاذُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَرَنَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيْقُنْهُ فَنَقَشُوهُ
 اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ فَسَالَ
 عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ
 فَقَصَصَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسَاءُ اِثْلَ
 وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَهُ عَاصِمٌ إِلَى اَهْلِهِ
 جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ يُوَيْمِرُ لِمُنَاثِقِي
 يَغِيْرُ قَدْ كَرِهَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ
 لَا اَنْتَهِي حَتَّى اَسْأَلَهُ عَنْهَا فَاَنْقَبِلَ عُوَيْمِرُ حَتَّى جَاءَهُ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ
 فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
 رَجُلًا اَيْقُنْهُ فَنَقَشُوهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَ
 فِي صَاحِبَيْكَ مَا ذَهَبَ فَاْتِيْهَا قَالَ سَهْلٌ فَلَا عَسَا
 وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمَّا نَزَعَا مِنْ تَلَا عَنْهُمَا قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبْتَ عَلَيْهَا
 يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَخْتُمَا فَلَطَمْتُهَا ثَلَاثًا فَكَبِلَ
 اَنْ يَأْمُرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ سَلَّةُ الْمُثَلَّةِ عَيْنَيْنِ

وہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

باب الثَّلَاثَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمَدِينَةِ
 وَعَنِ الشَّيْخَةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي
 سَاعِدَةُ ابْنُ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ إِلَى رَسُوْلِ
 اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيَ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا لیکن
 پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کریں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہیے؟ عاصم میرے
 لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو پالنے فرمایا
 اور اظہارِ ناگواری کیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور سے جو کچھ
 سنا اس کا بہت اثر لیا۔ پھر جب گھر واپس آئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ اس کے
 پاس آئے۔ اور پوچھا: عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
 جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عویمیر تم نے میرے ساتھ آچھا
 معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویمیر
 رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور سے معلوم نہ کر لوں، باز
 نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویمیر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم کی خدمت
 میں حاضر ہوئے، آنحضور اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں
 نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی
 کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا بلکہ پھر آپ لوگ اسے
 (قصاص) میں قتل کریں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضور نے فرمایا
 فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے، جاؤ اور
 اپنی بیوی کو لے کر آؤ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے
 لعان کیا میں بھی حضور اکرم کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے
 فارغ ہوئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی
 اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا
 ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انھیں تین طلاقیں حضور اکرم کے حکم سے پڑے ہی دے

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی
 انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ جے ابن شہاب نے لعان کے بارے
 میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی نبی ساعدہ
 کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ
 انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
 اور عرض کی رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے
 انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی، جس
 میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، انھوں نے
 ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے
 بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔
 جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول
 اللہ اگر اب بھی میں اس سے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا
 کہ میں نے اس پر جو بیعت تھی لگائی تھی چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے
 بعد انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں
 حضور اکرم کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابن
 شہاب نے کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان یہی جھوٹی
 کاٹھ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
 ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں
 کے درمیان تفریق کرادی جائے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی
 ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے
 میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ
 کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ
 میں فرض کیا ہے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے
 سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پستہ قدر بچہ جتنا ہے ورنہ

رَجُلًا أَيْقُنْهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي
 تَأْنِيهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاغِينِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ
 فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ: قَالَ قَتْلًا عَنَّا الْمُسْجِدَ وَلَقَدْ
 شَهِدْتُ فَلَمَّا فَرَمَ قَالَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنْ أَمْسَلْتُمْهَا فَمَلَّطْتُمْهَا لَوْلَا ثَابِتٌ أَنْ يَأْمُرَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَمَا مِنَ الثَّلَاثِ
 فَمَارَمَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ
 تَفْرِيقٌ بَيْنَ عَمَلِي مُتَلَاغِينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ
 الشَّهَادَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يَفْرِيقَ بَيْنَ الْمُتَلَاغِينَ
 وَمَا أَنْتَ حَامِلٌ وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لَهُمْ قُلْتُمْ
 جَزَيْتِ الشَّهَادَةَ فِي مِيزَانِهَا أَمْهَا تَرْتُهُ وَتَذَرُكِ مِنْهَا
 مَا قَرَضَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِه
 أَحْمَرٌ قَصِيرٌ كَأَنَّهُ وَحَرٌّ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ
 صَدَقْتَ وَكَذَبْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِه أَسْوَدٌ
 أَعْيُنٌ قَا أَيْتَيْنِ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَ
 عَلَيْهَا أَجَاءَتْ بِه عَلَى الْمَكْرُورِ مِنَ
 ذَاكَ ۝

دھیکل کے ساتھ ایک زہر ملا ہوا اور پستہ قدر عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں تو میں سمجھوں گا کہ عورت یہی چاہی ہے۔ اور اس کے شوہر نے اس پر جو بیعت
 لگائی ہے لیکن اگر کالا بڑی اکھوں والا اور بڑے سر پر والی بچہ بنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق یہ کہا تھا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ بنا دیا
باب قول النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ رَاحِلًا يَغِيرُ بَيْتَهُ
۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ قَالَ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَرَّ الثَّلَاثَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ كُنَّا نَمُرُّ

۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت
 کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن غیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
 حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے
 ان سے قاسم بن عود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا۔ اور عاصم رضی اللہ عنہ نے
 اس سلسلے میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں

۱۸۸۔ امام کا لہان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے یہاں کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لہان کرنے والوں کا حکم پوچھا، تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، ان صحابی نے عرض کی کہ میل مال واپس کرنا دیکھئے (جو جہنم میں دیا گیا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں پے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شہ گاہ کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لہان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی مطلق کے میاں بیوی کے دریاں جدا کر لائی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد اور ایوب کے واسطے سے محفوظ کی تھی۔ بیسا کہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

۱۸۹۔ لہان کرنے والوں میں جدائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن منہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

۲۸۸۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اہل ان کی بیوی کے درمیان

۱۸۸۔ قول الامام لَمَّا تَلَا عَيْنِي رَقَ اَحَدَكُمَا عَذَابٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَنَحْنُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَثَلَاتِ فَقَالَ قَالَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَا عَيْنِي رَقَ اَحَدَكُمَا عَذَابٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ لَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ مَالِي، قَالَ كَمَا لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهِمَا فَهَوَ بِنْتٌ خَلَّتْ مِنْ فَرْجِهَا وَ اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهِمَا فَذَاكَ اَجَدُ لَكَ قَالَ سَفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عُمَرُ وَ قَالَ اَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ مَا جَلَّ لَكَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا مَتَّعِيهِ وَفَرَّقَ سَفْيَانُ بَيْنَ اِمْتِصِيهِ الشَّبَابَةِ وَ اَلْوَسْلَى فَرَّقَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَى بَنِي الْاَجْلَانِ وَقَالَ - اللَّهُ يَعْلَمُ اَنْ اَحَدَكُمَا عَذَابٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ سَفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عُمَرُ وَ اَيُّوبُ كَمَا اَنْبَرْتُكُمْ

۱۸۹۔ اَلْبُرُقُ بَيْنَ الْمَثَلَاتِ عَيْنِي

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَنْهٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ حِيَانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَا اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَ امْرَأَةٍ قَدْ قَامَا وَ اخْلَقَهُمَا

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَ امْرَأَةٍ

مِنْ الْأَنْصَارِ وَفُتْرَى بَيْنَهُمَا

دعویٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان
جہاد کی کرا دی تھی۔

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹۔ ہم سے بھٹی بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے تش
بیان کی، کہا کہ مجھ سے نا فح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی
کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے بوسے کا انکار کیا
تو انھوں نے دونوں کے درمیان جہاد کی کرا دی اور لڑکا حورہ کو دیا۔

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اسے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰۔ ہم سے اسحاق بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان بن بلال
نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن قاسم
نے خبر دی، انھیں قاسم بن محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،
آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
میں ہوا تو حاکم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی (کہ اگر میں اپنی بیوی
کے ساتھ کسی کو ہاؤں تو وہیں قتل کر دوں پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک
صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک
غیر مرد کو پایا ہے۔ حاکم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس
بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرات میں نے حضور اکرم کے سامنے
کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنکھوں کے پاس گئے اور آنکھوں
کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب
زرد رنگ کم گوشت والے اور سیوے بالوں والے تھے، اور وہ چمے ہونے
نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندی، گٹھے، جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔
اس کے بال بہت زیادہ گھٹکھڑے تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ
معاملہ صاف کر دے، پھر انہوں نے اپنی بیوی سے جو بچہ جناہ اسی شخص سے
مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے

يَا كَذِبٌ يَلْحَقُ أَتَوْلَدُ بِالْمَلَائِكَةِ
۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَإِنْ تَنَافَى
مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ أَتَوْلَدُ
بِالْمَلَائِكَةِ

يَا كَذِبٌ قَوْلُ الْإِمَامِ الْأَئِمَّةِ بَيْنَ
۲۹۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تَخْبَرُنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَيْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فَحَرَّ الْمَلَائِكَةُ حِينَ
تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَائِشَةُ بْنُ
عَدِيٍّ فِي خَلِيقَتِهِ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ
قَوْمِهِ قَدْ كَسَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَهُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَقَالَ عَائِشَةُ مَا أَتَيْتُكِ مِنْ الْأَمْرِ إِلَّا لَعَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ مُغْتَمِرًا قَلِيلَ الْعِلْمِ سَبَطَ الْمَشْعُورَ وَكَانَ الْكَلْبُ
وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ حَدًّا كَثِيرًا لِلْجَمْعِ جَعَدًا أَقْطَعًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ قَوْصَتَيْ شَيْئٍ بِالرَّجُلِ
الَّذِي ذُكِرَ وَجْهًا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْلًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْجَلِيلِيِّ (ج) الْبَيْتِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجِمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ
لَرَجِمْتُ هُنَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَذْكُرُ امْرَأَةً كَمَا أَنْتَ تَقُولُ الْمَوَدَّةَ

یاد رہے۔

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

بَعْدَ الْوَدْعِ نَزَّاجًا غَيْرَ قَلَمٍ مَسْهًا

گزار کرد و سرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے
اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
هَيْشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۔ ہم سے مروان بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے
والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ادا کی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ بَرَقَةَ الْأَنْصَارِيِّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا
فَتَزَوَّجَتْ الْخَزْرَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرَّكَ لَهَا أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَمَّهُ لَيْسَ مَعَهُ
إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ لَا حَقِّي تَذَوَّقِي عُسَيْلَتَكَ
وَيَذَوَّقِي عُسَيْلَتَكَ

۲۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاہہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک
خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے
صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا
کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس رکھ کے (پلو
جیسا ہے) انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی، لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جب تک تم اس (دوسرے شوہر کا
مزانہ چکے لو اور یہ تمہارا مزہ نہ چکے لیں) پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا

بَابُ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَتَّخِذْنَ مِنَ الْمَخِيضِ
مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ أُرْتَبِتُمْ قَالَ فَجَاهِدْ إِنْ
لَمْ تُعْلَمُوا أَيْ حَيْضٌ أَوْ لَا يَحِيضُ وَاللَّائِي
تُعَذِّدْنَ مِنَ الْخِيضِ وَاللَّائِي وَلَمْ يَحِيضْ
فَعَدَّتْهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

۱۹۳۔ اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے
ایس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم
یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں
اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں بھی
حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے
ہے۔

بَابُ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ
أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

۱۹۴۔ اور عیسیٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے عبدالرحمان بن ہریرہ نے
نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام
لائی تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ نَزَّاجًا نَزَّاجًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أُمَّلَمَ يَقَالُ لَهَا سَبِيعَةُ كَانَتْ

تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ فِي غَيْرِهَا وَهِيَ حَبْلِي فَحَطَبَهَا أَبُو اسْتَابِلَ
بْنُ بَغْدَادٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْجَحَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا
يُضِلُّهُمُ أَنْ تَنْجَحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِي أَخِيذَ الْخَلِيلَيْنِ
فَمَحَّضْتُ كَرِيمِيَا مِنْ عَشْرِ لَيْالٍ لَمْ يَجْأَوْهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْجَحِي

دن تک رک رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کرو۔
۲۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْفَرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ
يَزِيدَ ابْنِ ابْنِ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى
أَبِي الْأَرْقَمِ أَنْ يُسْأَلَ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ
أَفْتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْتَانِي
إِذَا نَضَعْتُ أَنْ أَفْجَحَ

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَمَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ
مَخْرَمَةَ أَنَّ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ قَفِصَتْ بَعْدَ وَقَافٍ
تَوَجَّهَتْ لَيْلِيًا فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْأَلَتْهُ أَنْ تَنْجَحَ فَاذْنُ لَهَا فَتَكَحُّتْ

باب ۱۹۵ كَوَلِ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمَلَائِكَةُ
بِتَرْتِصْنِ بِأَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَةَ قُرُوبٍ وَقَالَ
أَبُو رَاحِمَةَ فَيَعْنُ قُرُوبٌ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ
عِنْدَ ثَلَاثٍ خِيضَ بَائِثٍ مِنَ الْأَوَّلِ وَثَلَاثَ
تُحَسَّبُ بِهِ لِمَنْ يَبْعُدُهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
تُحْتَسَبُ هَذَا الْعَبْدُ إِلَى شَفِيْعَتَيْنِ يَنْجُو
كَوْلِ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ مَعْمَرٌ قَالَ مَرْثُومَةُ
الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا خِيضُهَا وَإِقْرَأَتْ إِذَا دَنَا
لَهَا وَهِيَ وَيَقَالُ مَا قَرَأَتْ يَسْلُ قُطْرُ إِذَا لَمْ
تُجْنَحْ وَلَدْنِي بَطْنِيهَا

جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ما قرأت بلى قط"

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابوسناہل بن بکک رضی اللہ
عزہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے
انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ نکاح، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے
لمبی مدت نہ گزرا ہوگی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح نہ کرنا چاہتا تھا
تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس

۲۹۲ م سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان
سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انہیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے
والد (عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) کے واسطے انہیں خبر دی کہ انہوں نے
ابن الارقم کو لکھا کہ سیدہ اسمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے پاس
پھر پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے خوی دیا کہ اب میں نکاح کروں۔

۲۹۵ م سے یحییٰ بن قزہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکے والد نے، ان
سے مسوہ بن مخزوم نے کہ سیدہ اسمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند
دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انہیں اجازت دی
اور انہوں نے نکاح کیا۔

۱۹۵۔ اور طلقہ عورتیں اپنے کو تین میطلووں (قرو) تک روکے
رکھیں اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی
عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس
تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی
شوہر سے چلا ہوگی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھ جائے گی) اور اگر
نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ
اسی میں دوسرے نکاح کی مدت کا شمار بھی ہوگا یہی، یعنی زہری کا
کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ "أقرأت المرأة"
اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح۔

"أقرأت" اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو

بَابُ قِسْمَةِ قَاتِلَةِ بَنَاتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ
وَأَتَى اللَّهُ رَبَّكُمْ لَا يَخْرُجُوهُنَّ مِنْ
مَيْمُونَتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِقَاضِيَةٍ فَبَيِّنَةٍ وَيُلَاقِ حُدُودَ اللَّهِ
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
لَا تَذَرْنِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثَ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْرًا أَسْكَنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ
قُورُكُمْ وَلَا تَضَآئِرْهُنَّ لَيْتَخَيَّبَنَّكُمْ
عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حُمِلَ عَلَيْكُمْ
عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ
بَعْدَ عُسْرِ يُسْرًا

۱۹۶۔ قاتلہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا
ارشاد اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو۔ انہیں انکے
گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے
کہ وہ کسی کھلی بات کا انکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی
حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے
اپنے اوپر ظلم کیا کچھ خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی
بات پیدا کر دے۔ ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق
سب سے کامکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے
لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں
ہوں تو انہیں شریعت دیتے رہو ان کے حمل
کے پیدا ہونے تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد
”بعد عسر یسرًا“ تک۔

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان
بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے
تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن حکم کی صاحبزادی کو
طلاق دے دی تھی اور عبد الرحمن انہیں ان کے (شوہر کے) گھر سے
لے آئے (عدت کے ایام گزرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب
معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔
کہلایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر جہاں اسے طلاق ہوئی ہے
پہنچاؤ۔ یہی سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مروان نے اسکا جواب یہ دیا کہ وہ
بن حکم نے میری بلی نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مروان نے
ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے
(انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گزار دی تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا کیونکہ تمہارے دلیں نہیں بن سکتا مروان بن حکم نے اسی پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک فاطمہ
رضی اللہ عنہا کا اسے شوہر کے گھر منتقل کرنا، انکے شوہر کے فتور سی کے درمیان کشیدگی کو یہ ہے تھا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے کیا

لِلْمُطَلَّغَةِ ۚ أَلَا تَسْمَعُ اللَّهَ يُعْذِرُ فِي قَوْلِهِ ۚ لَا مَكْرَهَ وَلَا
نَفَقَةَ ۚ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُهَذَّبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ مَرَّ بِنِ الرَّبِيعِ بْنِ كَعْبَةَ ۚ أَلَمْ تَكُنْ إِلَى
مَوْلَانَةٍ يَنْتِ لِلْحَكِيمِ مَلِكُهَا تَنْجِيهَا الْبَيْتَ فَفَرَّغَتْ
فَقَالَتْ بِمَنْ مَا مَنَعَتْ ۚ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ قَالِمَتِ
قَالَتْ أَمَا أَنَا كَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي وَعْدِ هَذَا الْبَيْتِ
وَقَرَأَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ مِنْ هَذَا مِنْ أَبِيهِ ۚ عَابَتْ عَائِشَةَ
أَصْدَ الصِّبِّ وَقَالَتْ إِنَّ قَالِمَتَهُ سَعَتْ فِي مَقَابِ
وَحْشٍ وَنَيْفٍ عَلَى قَائِمَتِهَا فَلَيْلَ لَيْلٍ أُنْصَحَ لَهَا النَّبِيُّ
مَوْلَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

عبارتوں کا ابراہیم میں تیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت بڑی تھی لہٰذا نبی کریم نے انہیں اجازت دیدی تھی کہ وہ اس سے متعلق جو باتیں اور اپنے بائیں گھر سے عدت گزلیں

بَابُ ۱۹۷ الْمُطَلَّغَةُ إِذَا تَحَشَّى عَلَيْهَا فِي

مَنْعَةٍ تَرَفَّعَ عَنْهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبَدَّدَ

وَعَلَى أَهْلِهَا بِقَالِمَتِهِ ۚ

۳۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى قَالِمَتِهِ ۚ

بَابُ ۱۹۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ

تَنْكِحَ مَنْ مَكَتَلَى اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنْ

الْبَنِي وَالْحَبْلِ ۚ

۴۰۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَزْرِبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ۚ كَمَا أَمَرَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْفَرَا إِذَا صَفَّقَتْ عَلَى بَابِ

بَيْتِهَا كَتِيبَةٌ فَقَالَ لَهَا ۚ غُفْرَى أَوْ خَلْفِي ۚ إِنَّكَ لَمَّا كُنْتَا

أَفْضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ ۚ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَنْفَرَا إِذَا

کیا تم عدت سے نہیں ڈرتی، آپ کا اشارہ ان کے اس کے قول کی طرف تھا کہ
مطلقہ یا نہ کو نفقہ دینا ضروری ہے۔

۳۹۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ نے

حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن

قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے کہا کہ آپ فلاں (عمرہ) بنت حکم معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے ان سے

طلاق پاشہ دے دی اس وقت وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے نہیں)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کہ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا

آپ نے فلاں رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا، فرمایا کہ اس کے لئے

اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے

واسطے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نے (عمرہ) بنت حکم کے معاملہ پر اپنی شدید ناکامی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فلاں بنت قیس رضی

اللہ عنہا تو ایک ابراہیم میں تیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت بڑی تھی لہٰذا نبی کریم نے انہیں اجازت دیدی تھی کہ وہ اس سے متعلق جو باتیں اور اپنے بائیں گھر سے عدت گزلیں

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (موجودہ یا خود شوہر)

کے چاہک اندر آہلے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بدکلائی

کریں۔

۳۹۹۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ بن عمرو نے انہیں

ابی ہریرہ نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے کہ عائشہ رضی

اللہ عنہا نے قالمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا کہ مطلقہ یا نہ کو

نفقہ دینا ضروری ہے (انکار کیا)۔

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ

نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۴۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے (حجرۃ الوداع میں) کو پرجہ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ

عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غلین کھڑی ہیں۔ آنکھوں سے ان سے فرمایا

» عقری! یا (فرمایا راوی کو شک تھا) » حلقی! معلوم ہوتا ہے کہ تم میں روک

دو، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر چلو!

۱۹۹۔ وَبُؤَلَّتْ أَخِي بَرِّوْهِنَّ فِي الْعِدَّةِ

وَكَيْفًا يَزَالُمُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً

أَوْ ثَنِيَّتَيْنِ

۳۰۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلْتُ مَقْعِدَ الْمُحَنَّةِ

فَطَلَّقَهَا طَلِيقَةً

۳۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَقْعِدَ بَنِي

يَسَافَرٍ كَانَتْ أُنْثَى تَحْتَ رَجُلٍ طَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَى عَنْهَا

حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَخَيَّرَ مَقْعِدٌ مِنْ

ذَلِكَ أَنْفَا قَالَ خَلَى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا

فَإِنْ بَيِّنَتْهُ وَبَيَّنَّهَا فَأَنزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقَ الْمَرْءُ النِّسَاءَ

فَلْيَنْفَخْ أَجْلَهُنَّ فَلَا تَفْصِلُوهُنَّ إِلَى أَجْرِ الْكَلِيَّةِ قَدْ عَاوِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ

الْحَمِيَّةَ وَاسْتَعَادَ لِمَرْأَتِهِ

۱۹۹۔ اور ان کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں

زیادہ مختار ہیں اور جب شوہر نے ایک بار طلاق دی ہو تو پنی اس

بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب نے خبر دی، ان

سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ مقلد رضی اللہ عنہ نے

اپنی بہن کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ علی نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان

سے حسن نے حدیث بیان کی کہ مقلد بن یسر رضی اللہ عنہ کی بہن ایک صاحب

کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں

نے تنہائی میں عدت گزارنے کی مدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق

شوہر نے ہی پھر مقلد رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیجی مقلد

رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی غیرت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ مدت گزار رہی تھی تو

اسے اس پر قدرت تھی کہ دو عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا

اور میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے! چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بہن کے

درمیان میں مائل ہو گئے۔ اس پر یہ آپ کا نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت

روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے خند چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے

جھک گئے۔

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

کی، ان سے نافع نے اور ان سے بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں

نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ

رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حاملہ نہ ہوں

اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک

ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہریں اس سے پہلے کہ

ان سے بہتری کریں طلاق دیں پس یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ

نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جائے

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ

امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ طَلِيقَةً وَاحِدَةً قَامَ مَرَّةً

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَرَّاءَ لَمَّا طَلَّقَهَا ثُمَّ

مَسَّحَهَا حَتَّى تَطْهَّرَ ثُمَّ تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً

أَخْبَرَتْهُ ثُمَّ يَمْسُهَا حَتَّى تَطْهَّرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ ارْتَدَتْ

إِنْ طَلَّقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يُجَاعَ مَعَهَا فَيَلْطِقَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا

النِّسَاءُ وَكَانَتْ عِنْدَ اللَّهِ إِذَا اسْتَعْلَى إِلَيْكَ قَالَ

لَا حَرَمَ لَهُمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمَتْ

عَلَيْكَ حَقِّي مَنْحَكَمَ تَرَوْهَا غَيْرَهَا وَرَأَا فِيهِ عَيْشًا
عَنِ النَّبِيِّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ بَنُو عُمَرَ لَوْ طَلَعَتْ مَرْثَا أَوْ
مَرْثَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّيْنِ
بِطَلْعِهَا

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے عین طلاق دے دیں
میں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا
دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (ابو الجہم) نے یہ
حدیث میں بیٹ کے واسطے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان
کیا کہ) مجھے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو
ایک دو طلاق دے دی ہو تو تم اسے دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو مگر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس
کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ أَجْعَلَ الْخَائِنَةَ

۳۴۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنِيرٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلَ بَنُو عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ
عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا ثُمَّ يَطْلُقُ
مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَفَعَلْتُ بِتِلْكَ التَّلَاطُفَةِ قَالَ أَمَّا يَت
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ

۳۴۴۔ ماضی سے رجعت +
۳۴۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابیہم
نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے
یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا
تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ
حائضہ تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے
رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ
کے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ تَعْدِ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا وَجْهًا

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الرَّهْزِيُّ لَا أَرَى
أَنْ تَقْرُبَ الْعَقِيدَةُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا الْيَتِيمَانِ
عَلَيْهَا الْعِدَّةُ

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ تَافِعٍ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ أَوْ
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ
قَالَتْ نَائِبٌ وَقُلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ تَافِعِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى أَبُو هَاشِمٍ أَوْ سُهَيْلِ بْنِ
حَزْبٍ فَتَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ مَصْرُوعٌ مَخْلُوقٌ
أَوْ غَيْرُكَ قَدْ هَمَّكَ مِنْهُ جَارِيَةٌ ثُمَّ مَسَّتْ بَعْلًا

۳۴۱۔ جس صورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے وں دن تک سوگ
منائے گی، زہری نے فرمایا کہ کم ہر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو
میں اسکے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ اس پر
بھی عدت واجب ہے۔

۳۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انھیں
حمید بن نافع نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن
عیین احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت
گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی
اللہ عنہا نے خوشبو لگوائی جس میں مخلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش
تھی پھر وہ خوشبو ایک کیز نے آپ کو لگائی اور ام المومنین نے خود اپنے

رساوں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ مہر یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ مرہ لگا سکتی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (اپنے فرمایا) ہر مرتبہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرتؐ فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تہیں سال بھرنے تک میٹھی چھینکتی پڑتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ زنا جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر رہا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں

داخل ہو جاتی۔ سب سے

برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا، پھر کسی چو پائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مر نہ جائے اس کے بعد وہ نکال جاتی اور اسے میٹھی دی جاتی، اب سے وہ چھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے

۴۴۲ - عدت میں سرمرہ کا استعمال

قَدْ قَالَتْ، وَأَمَّا مَا لِي بِالْغَيْبِ مِنْ حَلْبَةٍ غَيْرَ أَنْ تَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِزَوْجٍ تَوُفُّ مِنْ بِلَا اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيْتٍ تَوُفُّ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَزَيِّنُ قَدْ خَلَّتْ عَلَى زَيْنَبِ ابْنَةِ جَعْفَرٍ حِينَ تَوُفِّيَ أَخُوَهَا قَدِ عَثَ بِطَبِيبٍ فَمَشَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ، أَمَّا وَالْمَلِكُ مَا لِي بِالْغَيْبِ مِنْ حَلْبَةٍ غَيْرَ أَنْ تَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْكَرِ لَا يَحِلُّ لِزَوْجٍ تَوُفُّ مِنْ بِلَا اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيْتٍ تَوُفُّ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ، جَاءَتْ أُمُّ أُمِّ الْيَوْمِ الْآخِرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تَوُفِّيَ عَنْهَا نَرْوِجُهَا وَقَدْ اسْتَحَنَّتْ عَيْتُهَا فَتَمَسَّحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْثَ لِيَنَّ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ أَحَدًا كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَزَيِّنُ بِالْبَعْدِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قَالَ حَمِيدٌ قُلْتُ لَزَيْنَبُ قُلْتُ زَيْنَبُ؟ كَانَتْ أُمُّ أُمِّ أُمِّ الْيَوْمِ الْآخِرِ تَوُفِّيَ عَنْهَا نَرْوِجُهَا فَخَلَفَ حِفْظًا وَلَيْسَتْ تَمَسَّحُ بِهَا وَلَمْ تَمَسَّحُ بِهَا حَتَّى تَمَسَّحُ بِهَا سَنَةً ثُمَّ تَوُفِّيَ بِنْتُ ابْنِ جَعْفَرٍ أَوْ شَابَةٌ أَوْ هَاتِرٌ فَتَمَسَّحُ بِهِ قُلْتُ مَا تَقْتَضِي شَيْئًا إِلَّا مَا كُنْتُ تَصْرِفُ فَتَمَسَّحُ بَعْدَ قَدَرِي ثُمَّ تَزَيِّنُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ شَيْئًا مَا لَكَ مَا تَقْتَضِي بِهِ؟ قَالَ تَمَسَّحُ بِهِ بِحَلْبَةٍ حَاءَ

پوچھا گیا کہ تقض یہ کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوئی تھی۔

باب ۳۳۲ الکحل للعداة

۳۶۶ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ تَرِيذٍ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تَوَفَّى تَرَوُّجَهَا فَخَسُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فَوَضَعَهُ فِي الْكُلِّ
فَقَالَ لَا تَحْلِلْ قَدْ عَمَلْتَ أَحَدًا لِحْنٍ تَنْحُصُ
فِي شَرِّ أَخْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلُ
فَمَرَّ حَلْبُ رَمَتْ بِمَقْدُودٍ فَلَا حَقَّ تَمْنَعِي أَمَّا بَعْنِي
أَمْهُرَةً عَشْرًا سَمِعْتُ تَرِيذَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَوْفِيهِ بِاللَّيْلِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
أَنْ تُجِدَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى تَرَوُّجِهَا أَوْ بَعْنَةٍ
أَمْهُرَةً عَشْرًا

مورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاگز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہائے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے

دس دن ہیں۔
۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ عُلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أُمُّ
عَلِيَّةَ نَحِينَا أَنْ نُحِلَّ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِ أَيَّامٍ
بِزَوْجٍ

باب ۲۳ الطَّلَاقُ عِنْدَ الطَّهْرِ
۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَهْقَارِ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرِيذٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ
أُمِّ عَلِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَكْهُلُ أَنْ نُجِدَ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ
ثَلَاثِ أَيَّامٍ عَلَى تَرَوُّجٍ أَمْهُرَةً عَشْرًا وَفِي
تَنْحُصِلٍ وَفِي لُحْنٍ وَفِي لُحْنٍ تَوْفَا مُطْبُوعًا إِلَّا
كُوفَ عَصَبٍ وَقَدْ مَرَّخِمْ لَنَا عِنْدَ الطَّهْرِ إِذَا انْفَلَسَتْ
وَاحِدًا مِمَّنْ مَحِيضُهَا فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ كُنْتُ أَطْفَأُ
وَكُنَّا نَكْهُلُ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

۳۶۶ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن تافع نے، ان سے تریذ ابنتہ ام سلمہ رضی اللہ
عنہا نے، اپنی والدہ کے واسطے سے، کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا
اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سہمہ لگانے کی اجازت
مانگی۔ آنحضور نے فرمایا کہ سرہ (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ حیضت میں)
تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فسویا
کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا، جب اس طرح ایک سال پورا
ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا لگتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت
سے باہر آتی) پس سرہ نہ لگاؤ یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ اور
میں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
کے واسطے سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان
مورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاگز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہائے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے

دس دن ہیں۔
۳۶۷ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام
علیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ
تین دن سے زیادہ نہائیں۔

۳۶۸ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔
۳۶۸۔۱۔ محمد سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد
بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حفصہ نے اور ان سے
ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین
دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن
کی مدت تھی اس مرحلے میں ہم نہ سرہ لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے
تھے اور نہ رنگا کپڑا پہنتے تھے، البتہ وہ کپڑا اس سے تھا جس کا (دھواں)
بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض
کے بعد غسل کرے تو اس وقت اطفار کا تھوڑا سا عدد استعمال کر سکتی تھی،
اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی اجازت تھی

باب ثانی فی النکاح و فی باب النکاح

۳۰۴ حَدَّثَنَا الْقُضَيْبُ بْنُ مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ نَوَاقِثَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى تَرْجِيحٍ فَأُولَئِكَ تَحْتَ حِلِّهِ وَكَأَنَّ تَلْبِيسَ نَوَابِغَ مَبْنُوعًا إِلَّا تَوْبَ غَضَبٍ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَحَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ تَلْبِيسَ طَبِيبًا إِلَّا أَذَى طَهْرِيهَا وَإِذَا أَهْوَزَتْ تَبَدَّدَتْ مِنْ قَبْلِهَا وَالْأَعْيَانُ +

وقت جب حیض سے پاک ہو تو توہم و سحر و (قطر) اور (رقام) اطہار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ ابو عبد اللہ (مروانی) کہتے ہیں کہ "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہیں، جیسے

بَابُ ۳۰۵ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذِي ذُرِّيَةٍ

أَنَّهُ أَجَابَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ عَمَلُهُ

۳۱۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَجَاهِدٍ

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذِي ذُرِّيَةٍ أَمَّا قَالَ

كَانَتْ هَذِهِ الْوَعْدُ فِي تَفْتُلٍ عِنْدَ أَهْلِ تَمُودَ وَجَاهَا لَجِبًا

فَأَنزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذِي ذُرِّيَةٍ

أَمَّا أَجَابَ مِثْلَهُ لَا تَمُودَ أَجَابَهُمْ مُتَّاعًا إِلَى الْخَوَلِ غَيْرِ

إِخْرَاجٍ فَإِنْ تَمَرَّجَتْ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِمْ فِيهَا فَفَعَلُوا فِي

النَّفْسِ مِنْ مَعْرُوفٍ، قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا ثَمَرًا لَشَيْءٍ

سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَثَمَرُهَا لَيْلَةٌ فِي مِثْلَةِ أَنْ شَأَوْتُ سَكَنَتْ

فِي وَصِيَّتِهَا وَأَنْ شَاءَتْ حَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِذَا أُخْرِجَ قُرْآنٌ

خَرَجْ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكَ فَاؤُتَّ كَمَا هُوَ أَوْجَبَ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ

مَجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نُسَخَتْ هَذِهِ الْوَايَةُ عِنْدَ تَمَامِ

عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَمَّتْ حَيْثُ شَاءَتْ. وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِذَا أُخْرِجَ وَ

قَالَ عَطَاءٌ ابْنُ شَاءَتْ أَعْنَاءُ عِنْدَ أَهْلِهَا وَكَانَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَأَنْ

شَاءَتْ حَرَجَتْ يَقُولُ اللَّهُ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيهَا تَعْلَنَ. قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ

جَاءَ الْمَوَدُّ فَتَلْعَنَ النَّاسُ تَعْلَنًا حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَنَ لَهَا +

۳۰۴۔ عورت زمانہ عدت میں ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس کا صاف بننے سے پہلے کا رنگا ہوا ہو۔

۳۰۵۔ ہم سے فضل بن دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے عبد السلام بن حمر

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور

آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ

کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے وہ اس کے لئے مہر نہ لگائے، رنگا

ہوا کپڑا نہ پہنے، سوا اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور محمد

بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے

حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو کا استعمال نہ کرے۔ سوا طہر کے

۳۰۵۔ اور جو لوگ تم میں سے مرد جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں اللہ

تعالیٰ کا ارشاد: مَا تَعْمَلُونَ خَيْرًا تَكُ

۳۱۰۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن جلد

نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نیح نے اور ان

سے مجاہد نے "اور جو لوگ تم میں سے مرد جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں" کے متعلق

فرمایا کہ یہ عدت جو شوہر کے گھر والوں کے پاس گذاری جاتی ہے، پہلے واجب

تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں سے

وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق

میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نہ نکالی

جائیں، لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں اس باب میں بس وہ

رہیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی پر

کے لئے سات مہینے میں دن سال ہمیں سے وصیت قرار دی ہے اگر وہ چاہے تو شوہر

کی وصیت کے مطابق دیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے پھر رہنے دیں دن اپنا رکھے وہ ان

سے چلی جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "انہیں محالاً نزعائے اللہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی

گناہ نہیں" کا بھی مفاد ہے پس عدت تو جیسا کہ پہلے تھی اب بھی اس پر واجب ہے۔ ابن ابی

نیح نے اسے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا اور طحاوی نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ

اس پہلی آیت نے میرے اس کے گھر میں مدت گزارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا اس لئے اب وہ

۳۱۰۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن جلد

نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نیح نے اور ان

سے مجاہد نے "اور جو لوگ تم میں سے مرد جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں" کے متعلق

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”انھیں نکال دینا جائے“ (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطا نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”پس تم پر اس کا کوئی عہد نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے“ عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میسرات کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور اسے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگا با پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَتِ امِّ سَلَمَةَ عَنْ امِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعُوشُ أَبِيهَا فَامَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا عَلَيَّ مِعْرُكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحْتِيَ عَلَى مَيِّتٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَذِيرٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ عَشْرًا۔

۳۱۲۔ زنا کی گائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی غیر مہر عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان حوائی کی گادی ہائے گی اور جو کچھ وہ بے پکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲ بِإِذَا مَكَرَ الْبَغْيِ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا نَزَّوَجَ مَحْرَمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَ لَيْسَ لَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی گائی اور زانیہ عورت کی زنا کی گائی سے منع فرمایا۔

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْحُلَّاءِ وَالْقَاهِطِ وَالْمَهْرِ الْبَغْيِ

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گردانے والی، سود کھانے والی اور سود کھلانے والی پر لعنت بھیجی، اور انھیں

۳۱۳ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْثِمَةَ وَالْأَجْلَّ وَالزَّبَابَ وَالْمُكْهَلَةَ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

وَكُتِبَ الْبَيْعُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ.

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کماٹی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں محمد مجاہد نے، انھیں ابوہازم نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ (کیزوں کی کماٹی سے منع فرمایا۔

۳۱۵۔ اس صورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھوٹے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو؟

۳۱۵۔ ہم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عثمان کے میاں بیوی میں جہائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کلم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کر لے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا پس آنحضور نے ان میں جہائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے جس نے ہمیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ تہمت لگانے والے شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلو اور دیجئے (آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کرچکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

۳۱۸۔ اس صورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ تم پر کوئی نئی چیز نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو۔ ارشاد ہوتا ہے: "بما تعلون بصیرتکم۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔" (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو اور لحان کے موقع پر جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتِبِ الْبَيْعِ

بِأَدَبٍ أَلْهَرُ لِمَنْ هُوَ عَلَيْهِ وَ كَيْفَ الدُّخُولِ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالنَّبِيِّ

۳۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ جَلَّ قَدْفُ امْرَأَتِهِ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخْوَى بَنِي الْعَجْلَانِ. وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي أَحَدُ كَمَا كَاذِبٌ فَهَمَّ مِنْهُمَا تَارِيكٌ فَأَبَيَا فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي أَحَدُ كَمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَارِيكٌ فَأَبَيَا فَعَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ وَثِيلٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْئٌ لَا أَرَاكَ تَحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ التَّوْبَلُ مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ فَخَلْتَ وَهَذَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهَذَا أَبْعَدُ مِنْكَ.

بِأَدَبٍ أَلْهَرُ لِمَنْ هُوَ عَلَيْهِ لَمْ يُعْرِضْ لَهَا يَقُولُ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ اللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ بَصِيرَةً وَقَوْلِهِ وَلِلَّهِ كَلِمَاتُهَا مَنَّا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَا لَكَ يَسِيرًا اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَكُلُّكُمْ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَلَائِكَةِ مُتَّعَةً حِينَ طَلَقَهَا نَجْعَهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کلام سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا سب اللہ کے یہاں ہو گا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارا بے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سوچ کہا تھا تو تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شہ گاہ اپنے لئے حلال کی تھی، اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید رہے۔

بیشی اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۹۔ فقہ کے مسائل گھروالوں پر نخرج کرنے کی فضیلت۔
(اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا نخرج کریں، کہہ دیجیے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو بڑھ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ عفو سے مراد فضل ہے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَامِيَيْنِ : حَسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَذَبٌ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي، قَالَ إِنْ كُنْتُ مَدَّ يَدِي عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتُ مِنْ قَرْنِهَا، وَإِنْ كُنْتُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعَدُ وَأَبَعَدُ لَكَ مِنْهَا.

بَابُ كِتَابِ التَّفَقُّهِ فَضْلُ التَّفَقُّهِ عَلَى الْإِخْلَاقِ وَيَسْأَلُوكَ مَاذَا يُفْقَهُونَ قُلِ الْعَفْوُ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْهَمَزُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ.

۳۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ تَفَقُّهًا عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَتَعَسَّبُ بِهَا كَانَتْ لَهُ مَدَقَّةٌ.

اگر نخرج کرتا وہ اللہ کے حکم بجا آدمی کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)
۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ لِنَفِيِّ بْنِ آدَمَ أَنْفَقْ عَلَيْكَ.

۳۱۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ابی سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ابی سے عبد بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید انصاری سے سنا اور انہوں نے ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے (عبد اللہ بن یزید انصاری نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، کیا حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، آنحضور نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھروالوں پر بھی

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ابی سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خرچہ کرتا تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

۳۱۹- ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو النیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لافارٹوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت کہ منظر میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضرت سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تنہائی کی کر دوں (فرمایا: تنہائی کی کر دو اور تنہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگ دست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں۔ اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) اس نغمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھ کے لئے اٹھاؤ گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

۳۱۰- بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي النَثِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّابِغُ عَلَى الْأَسْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَاتِلِ الْفُلَّانِ الْأَصَائِمِ النَّهَارَ

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَا لِي أَوْصَى بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: قُلْتُ قَالَ لَطُفٌ قَالَ: قُلْتُ قَالَ لَطُفٌ وَاللَّهِ لَكُنْتُ أَنْ تَدْعَ وَتَرْتَكُ أَغْنِيَاءَ غَيْرِي مَنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّوْنَ هَتَمًا فِي أَيْدِيهِمْ وَدَهْمًا أَنْفَقْتَ نَهْمًا لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللَّعْمَةُ تَرْفَعُهَا فِي إِمْرَاتِكَ وَلَعَنَّ اللَّهَ يَرْفَعَكَ يَنْتَفِعَ بِكَ قَوْمٌ وَيَضْرِبَكَ الْغَمُورُ

باب وجوب النفقة على الأهل والعيال

۳۲۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ الصَّدَقَةُ مَا تَرَكَ غَنِيٌّ قَائِدَ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ الْيَسْرِ الشُّقْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ يَقُولُ يَقُولُ الْمَدَارَةُ مَا أَنْ تَطْعَمُنِي وَإِنَّمَا أَنْ تَطْعَمُنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَلْعَمُنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الْإِبْنُ أَلْعَمُنِي إِلَى مَنْ تَدْعُنِي فَقَالَ يَا أَبَاهُ نَسْرَةً مِثْفَتْ هَذَا

۳۲۱- ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ماتھے (دینے والے کا نیچے کے) لینے والے کے) ماتھے سے بہتر ہے، اور (خرچ کی کم ابتدا ان سے کرو جو تمہاری زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

شاگردوں نے کہا، اے ابوہریرہ کیا یہ آخری ٹکڑہ بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابوہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲۔ ہم سے سعد بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے ہر دوش میں ہیں۔

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا مِنْ كَيْسِ ابْنِ هُذَيْفَةَ

۳۲۲ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَافَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَمِيرُ الصَّدَقَةُ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ

بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ مَتِّهِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْيَتَامَى

۳۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ تَمْبَرَقَا وَكَيْسُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي التَّوْمَةُ هَذِهِ سَمِعْتُ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ كَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَخْمُرْ فَا فَمَ وَكَرَرْتُ حَدِيثًا عَنْ شِهَابِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسِيهِ تَعْمَلُ بَنِي الْكُمَيْتِ وَيُحْسِنُ كَهْلَهُ قَوْتِ سَنَتِهِمْ

۳۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نفیر کے بارگاہی کجورین پر جو کہ اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

۳۲۴۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن عثمان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ محمد بن بھیر بن مسلم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور اس سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے صاحب یر فاہن کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبد الرحمن، زید اور سعد رضی اللہ عنہم! آپا سے ملنے کی

۳۲۴ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ بْنُ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مَعَهُ ابْنُ جُبَيْرٍ ابْنُ مُطْعِمٍ وَكَرَرْتُ ذِكْرًا لِي حَدِيثِهِمْ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكُ : أَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذُكِرَ حَاجِبُهُ يَرُدُّنَا فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَالتَّوْبَيْنِ وَسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ لَوْ كُنْتَ قَالَ كَعَم

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلاؤ، چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیسی کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ پرفانے تھوڑی دیر بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المؤمنین میرے اور ان علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین، ان کا فیصلہ فرما دیجیے اور انہیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء و وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِمْ قَدِيرٌ تَقَاتُوا هَذِهِ حَقَّ رِسَالَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا حُكْمَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَهْلًا كُفُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَقُّ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَجِدُ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِمَنْ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيُجْعَلُهُ فَيَجْعَلَ مَالِي اللَّهِ، فَجَعَلَ بَنِي الْيَمَنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيلَةً أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا أَعْلَمُ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَبَنِي عَسَاءٍ أَنْشَدَكُمْ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

ثُمَّ تَوَفَّى لَهُمْ، قَالَ قَدْ خَلَوْا وَسَلَّمُوا أَجَلَسُوا، ثُمَّ لَيْتَ يَزُفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ تَعْلَفُ فِي عِلَى وَبَنِي عَسَاءٍ؟ قَالَا نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ سَلَمًا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنَهُمَا بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنَهُمَا وَارْجُ أَحَدَهُمَا مِنْ الْأَخْبَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنْ شِدُّوا أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ الْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَفَّى مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ عَلَى عِلَى وَبَنِي عَسَاءٍ فَقَالَ: أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ قَاتِلِي أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْقُقُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ يَشْتَرِي لَمْ يَغْلِبْ أَحَدًا عَمْدًا قَالَ اللَّهُ: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ حَقَّ رِسَالَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا حُكْمَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَهْلًا كُفُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَقُّ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَجِدُ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِمَنْ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيُجْعَلُهُ فَيَجْعَلَ مَالِي اللَّهِ، فَجَعَلَ بَنِي الْيَمَنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيلَةً أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا أَعْلَمُ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَبَنِي عَسَاءٍ أَنْشَدَكُمْ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ آتَاؤُنِي رَسُولُ اللَّهِ
مَنْ لِي بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ جَائِعُونَ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
تَزْعَمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَبَا وَكَذَّابُ
اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَاءً رَأَيْتُ
ثَابِعًا لِلْحَقِّ لَمْ تَوَفِّي اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا
وَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا بِيَمَيْنِي أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
لَمْ يَجْعَلْهُنِي وَكَلَّمْتُهُمَا قَامِحَةً فِي أَمْرٍ
كَمَا جَمِيعُ جَعَلْنِي تَسَالَى نَصِيْبَكَ مِنْ
ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا هَذَا أَبْسَلَنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ
مَنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا مَدَّ فَعَلْتُهُ إِلَيْكُمْ
عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمْ عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ
فِيهَا مِنْ ذَلِكَ نَهَاهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا
إِذْ فَعَلْنَا الْكِتَابَ إِلَيْكَ تَمَّ فَعَلْنَاهَا إِلَيْكُمْ
بِذَلِكَ أَلَسْنَا كُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَعَعْتُمَا إِلَيْهِمَا
بِذَلِكَ الْكِتَابَ الزَّهْطُ نَعَمْ قَالَ تَمَّ قَبِلَ
عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ كَمَا أَمْسَدَكُمَا بِاللَّهِ
هَلْ دَعَعْتُمَا إِلَيْكُمْ بِاللَّهِ قَالَا نَعَمْ قَالَ
أَقْتُلْتُمَا سَائِلِي قَتْلًا غَيْرَ ذِيكَ؟ قَالَا لَيْسَ
بِذَلِكَ نَقُومُ السَّجْدَةَ وَالْأَرْحَامَ لَا أَقْضِي فِيهَا
قَتْلًا غَيْرَ ذِيكَ حَتَّى نَقُومَ السَّجْدَةَ، كَانَ
عَبَّاسٌ كَمَا عَمِلَتْهَا قَدْ قَعَا قَانَا أَكْفِيكُمْ مَا هَا

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے
کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا
میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی
کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین
ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے
عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر
آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے
ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی
اللہ عنہ اس میں غلطی، ممتا و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق
کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی
وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس
جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے
پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباسؓ)
رضی اللہ عنہ (آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)
کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ اعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے
اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں
نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد
دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہدہ اور اس کی یشاق ہو
گی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب
میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ کیا اور یہ شرط
منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں اپنا لوگوں نے کہا
کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں اور میں نے اسے اس
شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کر دیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے
وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔
بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انہیں کے حوالہ وہ جائداد
اس شرط کے ساتھ کی تھی وہ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عرضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری بڑھانے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کروں گا۔

۲۱۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور میں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال (یعنی مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے۔ ارشاد: "یا تعلقون بصیرتکم اور ارشاد فرمایا: اور اس کا عمل اور دودھ بطورائی تین مہینوں میں ہو جاتی ہے۔" اور فرمایا: اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی، وسعت دے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: بعد عمر بسر تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ کے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ جڑن ہوتی ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابل میں اس کے ساتھ زیادہ لطف و نرمی کر سکتی ہے اسے لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جب کہ بچہ کا والد اسے (نان و نفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے پلانے سے ماں کو روک دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ یعنی خطامہ،

۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا بچہ اور اس کے بچہ کا خرچ۔

ہم سے ابن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

بَاب (۲۱۲) وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ أَنْ يَرْضِعَهُ الرِّضَاعَةُ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَعِيدٌ۔ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ وَقَالَ فَإِن تَعَاَسَرْتُم مِّنْهُم مَّرْضًا كَهُ الْخُرَىٰ لِیُفِیْقَ فِدْوَةً مِّنْ سَعَتِهِ وَحَنَ قَدِ سَرَ عَلَیْهِ یَرُدُّهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عَنِی یَسْرًا۔ وَقَالَ یُؤْتَسَّرُ مِنَ الرَّهْرِ یُتَعَلَّقُ أَن تَضَاءَ وَالِدَتُهَا بِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ أَن تَقُولَ: الْوَالِدَةُ تَكُنْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْتٌ لَهُ غِذَاءٌ وَاشْفَقَ عَلَیْهِ وَانْفَرَقَ بِهِ مِنْ غَیْرِهَا فَلَیْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ بَعْدَ أَنْ یُعْطِیَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَیْهِ، وَ لَیْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ یَضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتُهُ فَمَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ صِرَاءً أَلَا إِلَى غَیْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا أَنْ یَسْتَرْضِعَا عَنْ حَنَنِ نَفْسِ الْوَالِدِ الْوَالِدَةِ فَإِن أَمَرَ إِفْصَالًا مِّن تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاءٍ، فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا بَعْدَ أَنْ یَحْكُمَ ذَلِکَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاءٍ۔ فِصَالُهُ، فِطَامُهُ،

بَاب (۲۱۳) فَفَقَّهَ الْمَرْأَةُ إِذَا غَابَ عَنْهَا كَرُوحُهَا وَنَفَقَتُ الْوَالِدِ

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَ تَابِعُ اللَّهِ أَخْبَرَ تَابِعُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ تَابِعُ اللَّهِ عَنْ

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت بخیل ہیں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ؟ اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۳۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے حمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

۲۱۲۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۳۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انھیں معلوم ہوا تھا۔ کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت)

ہم اس وقت اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں بس طرح تھے اسی طرح رہو۔ پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدروں کی ٹھنڈ اپنے پیٹ پر عسوں کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم

(رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو بتیس مرتبہ سبحان اللہ، تیس مرتبہ الحمد للہ اور پچیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

۲۱۵۔ عورت کے لئے خادم۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ تَرَحُّبٌ وَسَيِّئٌ فَهَلْ عَلَى خَيْرٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الدَّخْلِ لَهْ عَيْنًا لَنَا قُلْتُ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ تَنْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَطْرَحٍ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهَا

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ تَنْجِهَا

۳۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُحَكَّمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكَّوْا إِلَيْهِ مَا فَتَنِي فِي بَيْدِهِمَا مِنَ الرَّغْيِ وَبَلَّغَهَا أَنَّهُ جَاءَ لَا تَرَفِيقَ فَلَمْ تَصَادِفْهُ فَدَكَرْتُ ذُلَّكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَتْ فَجَاءَ تَا وَقَدْ أَخَذْتُ مَصْرَاجَنَا فَدَهَبْنَا تَتَعَوُّمُ فَقَالَ إِنَّا مَعَايِكُمَا كَمَا جَاءَ فَتَقَعَدَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ آتَا أَدْلُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَحَدُكُمَا مَضَى جَعَلَكُمْ أَوْ أَدَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَعَنَّا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ عَادِمٍ

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مِمَّنْ مَعَهُ
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْسَى يُحَدِّثُ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّ قَامِلَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ حَادِثًا
فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ
تَسْتَعِينُ اللَّهَ عِنْدَ مَا يَمُرُّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتُحَمِّدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ
اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: سَفِيَّانِ اخْذَاهُنَّ
أَرْبَعُ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتَهُمَا بَعْدَهُ قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ
صِفَيْنَ كَانَ وَلَا لَيْلَةَ صِفَيْنَ.

بَابُ ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

۳۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ قَالَ: عَنِ الْمَكْحَمِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ
فِي الْبَيْتِ قَالَتْ: كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا تَمِعَ
أَلَا ذَاكَ خَرَجَ.

بَابُ ۲۱۷ إِذَا يَنْفَقَ الرَّجُلُ فَلْيَمْرَأَتِهِ
أَنْ تَأْخُذَ بِقِيَرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَكَذَلِكَ

بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ هِنْدُ
بِنْتُ عُثْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَأْسَفِيَانِ
رَجُلٌ شَيْخٌ وَلَيْسَ بَطْنِي مَا لِي بِغِنِي وَكَأَنِّي
إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي
مَا يَكْفِيكَ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ

۳۲۸ ہم سے حمید بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے حجاب سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیسٰی سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ قاملہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں اور آپ سے ایک خادمہ مانگا تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تین سو مرتبہ سبحان اللہ، تیس سو مرتبہ الحمد للہ اور پچیس سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کہ وہ سفیان نے کہا کہ ان میں ایک سو تیس سو مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سننے تو باہر پلے جاتے تھے۔

۲۱۷۔ اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے

بغیر اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! (وہ سفیان) ان کے شوہر بطنیل میں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو

اور وہ تمہارے ساتھ کھیتی تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضور سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ میرے والد (شہید ہو گئے) اور انہوں نے کئی بولیاں چھڑی ہیں اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا، آنحضور نے ”نہیر“ فرمایا۔

باب (۲۲۱) نفقة المعسر علی اہلہ

۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ الرَّهْدِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جُعِلَ قَوْلُكَ هَكَذَا قَالَ قَوْلِي قَالَ قَوْلِي عَلَى أَهْلِي فِي مَا مَضَى بَنِي قَالَتْ فَاتَمَّتْ قَوْلِي قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصَمْتُ فَتَمَّتْ مُتَابِعِينَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَلْعِمُ سِتِّينَ وَسِتِّينَا قَالَ لَا أَحَدُ قَالِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُزِّي فِيهِ ثُمَّ فَقَالَ آيُنَ السَّائِلِ قَالَ هَا أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَخَوْنِي مَنَابِيَا ثُمَّ سَأَلَ الْمَلِكُ قَوْلَ النَّبِيِّ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَابَيْنَ لَا بَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوْنِي مَنَابِيَا فَصَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ قَالَ قَاتِلُوا إِذَا هَا

۲۲۱۔ تنگ دست کا اپنے بال بچوں پر خرچ۔
۳۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہہ کر میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستر کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو جینے متواتر روزے رکھ لو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مہینوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکہ لایا گیا۔ جس میں بھجوریں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدر کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنی سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس دولت کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھر طے علاقوں کے درمیان کوئی گھڑ نہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور نے اسی اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

باب (۲۲۲) علی الزاوی من مثل ذالک

وَعَنْ عَلِيٍّ التَّمَامِيُّ عَنْهُ شَيْءٌ وَصَرَفَ اللَّهُ مَبْلًا ثُمَّ جَلَسَ أَحَدُهُمَا أَبْكَمَ إِلَى قَوْلِهِ

۲۲۲۔ آیت و علی التامی مثل ذالک۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی کہ ان میں سے ایک گونگا ہو، ارشاد، ”در صراط مستقیم نک“

مِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۳۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ أَفْبَرَةَ هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ

۳۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے، انہیں

أَبَى سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
فِي مِنْ أَخْبَرٍ فِي بَيْتِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ
بِتَارِكٍ تَبِيْعَهُمْ طَعْدًا وَهَكَذَا أَلَمَّا هُمْ نَبِيٌّ
قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ

۳۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَائِمَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَى
أَبَا سَفْيَانَ رَجُلًا شَجِيحًا فَقَالَ عَلَى جَمَاعٍ أَنْ أُنْهَى
عَنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِي وَبَنِي قَالَ حُذِيَ بِالْمَعْقُوفِ

بِأَدَبٍ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَذِيًّا عَاقَلًا

۳۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الَّذِينَ
فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ فَمَنْ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَى
تَوَكَّفَ وَقَالَ صَلَّى وَلَا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ هَلْ أَعْرَضَ
صَاحِبُهُمْ فَلَمَّا قَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتُوْمُ قَالَ أَنَا
أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَنْ أَنْفَسَهُمْ لَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
تَرَكَ وَيُسَاقَعُونَ فَمَّا لَوْ وَمَنْ تَرَكَ مَا لَمْ
قُلُوْا تَرَكْتَهُ

بِأَدَبٍ ۲۲۲ التَّزَاوُعُ مِنَ الْمَوَالِيَا وَفِيهِ

۳۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ تَرِيْبَتَ
أَبْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَتَ بَنِي

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا
رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کے سابق خیر کے دروگوں کے لئے)
میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچہ کروں، میں انھیں اس محتاجی میں نظر
انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، انھیں حضور نے فرمایا کہ ہاں میں
ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچہ کرو گی۔

۳۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یا رسول
اللہ! ابو سفیان بخیل ہیں اگر میں اس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں
جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضور
نے فرمایا کہ دستہ کے مطابق لے لیا کرو۔

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ
کا بوجھ مرتے وقت چھوڑ دیا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ
میرے فہم میں۔

۲۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضور
دریافت فرماتے کہ مرچوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں
اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی غار
پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی غار پڑھو۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے آنحضور پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں
سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں میں
سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری
میری ہے اور جو کوئی مل چھوڑے وہ اس کے وراثت کا ہے۔

۲۳۸۔ وایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۳۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے خبر دی
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور نے فرمایا، اور تم اسے پسند بھی کرو گی اگر تمہاری بہن تمہاری سوکن بن جائے گی میں نے عرض کی، جی ہاں، اس سے خالی تو میں آب بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بھین کو بھی بھلائی میں اپنے ساتھ شریک کروں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ وہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، آنحضور نے فرمایا اگر وہ میری پردوش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی بھائی اور سلمہ رضی اللہ عنہ نے کی لڑکی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو تو یہ بے دودھ پلایا تھا پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور شیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ تو میر کو ابولہب نے آڑ لیا تھا۔

رَسُولِ الْمَدِينَةِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
حَدَّثَنِي ابْنَةُ ابْنِ سَفْيَانَ قَالَتْ وَتَجْعَلِينَ ذَلِكَ
مُسْتَعْمَلَةً لَكَ بِمَنْحِلَتِهِ وَاحْتَبَ مِنْ شَأْنِكَ
فِي خَيْرٍ أُخْبِرْتُ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَوْلَا لِي إِنَّمَا تَعْمَلُ أَنْتَ تَرِيدُ أَنْ تَنْفَعَهُمْ
وَتَرْفَعَهُ ابْنَةُ ابْنِ سَفْيَانَ قَالَتْ ابْنَةُ ابْنِ سَفْيَانَ
تَعْمَلُ لَكُمْ قَالَتْ قَوْلَا لِي لَوْ لَمْ تَكُنْ رَأْيِي فِي
خَيْرِي مَا عَمَلْتُ لِي أَلَمْ تَأْتِ ابْنَةَ أَخِي مِنَ الرِّضَاعِ
تَرْفَعُهُ وَأَبَا سَلَمَةَ لَوْ يَبْتِغِي فَتَقْرَأُ عَنْ عُلَى
بَنَاتِكُنَّ وَهِيَ أَخَوَاتُكِ وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ
الزُّهَيْرِيِّ قَالَ عُرِفَتْ ثَوْبِيَّةَ اخْتَقَمَهَا أَبُو لَهَبٍ
بِأَنَّهُ ابْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا
وَمِنْ زَهْرِيٍّ وَأَنَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا
وَمِنْ عُرُوَّةَ بْنِ زُهْرِيٍّ أَنَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا
وَمِنْ عُرُوَّةَ بْنِ زُهْرِيٍّ أَنَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا

کھانوں کا بیان

کتاب الاطعمہ

۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی تم نے تمہیں روزی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور خیر کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ تم کو کچھ بھی کرتے ہو ان میں جانتا ہوں۔

۲۲۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقُولِهِ أَتَعْمَلُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنْ
الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاصْلِحُوا لِي يَكُنْ غَدَاكُمْ
بِخَيْرٍ

۲۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے بخاری
انھیں منصور نے اور انھیں ابویوسف اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کچھ کو کھلاؤ، بیمار کی پیلاہی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ
سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) عانی، بمعنی قیدی ہیں۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
أَبَا شُعَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَتُؤَدُّوا الْمُرِيضَ وَتُكَلِّمُوا
الْعَالِيَّ قَالَتْ سَفْيَانُ وَالْعَالِيَّ الْأَمِيرُ

۳۴۰۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کی وفات تک آل محمد صلی

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مَرْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھلایا، آپ مجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابوہریرہ! میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، اور پیو میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ ہوا کر دیا جو آپ سے زیادہ متفق خفی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پوچھ سکتا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میزبانی کرتا تو میرے لئے اس سے زیادہ عزیز تھا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

۲۲۲ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۲۲۱ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وحب بن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بہم تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، دابنہ ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَ جُهْدٍ شَدِيدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَفْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدَحَ وَرَأَاهُ وَقَفَّعَهَا عَلَى فَمِ شَيْتٍ غَيْرَ بَعِيدٍ فَعَمَرْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْجُهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَاهُ زَيْرٌ فَقُلْتُ لَبَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَدَايَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَّقَ الذِّبْيَ فِي قَانَطَلِقٍ فِي رَأْسِي حَتَّى كَانَتْ بِي بَعْضُ مِنْ لَبْنٍ فَزَيْرٌ مِنْهُ لَمْ قَالَ لَمْ قَانَشِرِبَ يَا أَبَاهُ زَيْرٌ فَقَدَحْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ لَمْ قَدَحْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بِلَحْمِي فَمَتَارًا كَالْقُدْحِ قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَكَعَرْتُ لَهُ الذِّبْيَ كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذِيكَ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَا تَأْتُوا أَتَرَأُلَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ كَأَنَّ أَكُورَ أَذْخَلْتُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ.

۲۲۲ بِاسْمِ اللَّهِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ جُهْدٍ شَدِيدٌ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غَلَامًا فِي مَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي نَظِيشٌ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُلَاةُ سَلِّ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ فَمَا تَرَأَلْتُكَ

برایت کے مطابق کھاتے ہوں۔

۳۲۷۔ بنی میں سامنے سے کھاتے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۳۲۸۔ ہم سے عبد الغزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حمرہ دہلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابو نعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور بہت سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۳۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابو نعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے بیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۳۳۰۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۳۳۱۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضرت کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرنے لگے۔ کھانے کے لئے بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

لَقَعْتِي بَفَدٍّ

بِأَذَى ۚ قَالَ لَا تَخْلُ مَعَايِلِيهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَى كَرُوا أَمَّا الْمَرْءُ الْيَاسِرُ فَكُلْ

تَجِدُ مَعَايِلِيهِ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُمَيْلَةَ الدِّينِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ أَبُو أُمِّ سَلَمَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ لَوَاحِي الصُّفْحَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِنْ

يَلِيكَ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رِبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بِأَذَى ۚ مَنْ تَبِعَ عَوَالِي الْقَصْفَةِ

مَعَ مَا حَيْبِهِ إِذَا لَمْ يُعْرِفْ مِنْهُ حَرَاهِيَةً

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيْثَمًا مَادَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْ لَوَاحِي الصُّفْحَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَبَّتْ مَعِيَ رِيحٌ مِنَ حَوَالِي الْقَصْفَةِ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ أَعْيَبَ الدُّبَابِ مِنْ يَدِ مَسِيذٍ

باب ۲۲۹ التَّمَنُّ فِي الْأَكْلِ وَتَمِيرٍ ۖ قَالَ
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَلَّ شَا بَيْنِيكَ ۖ

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُثَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَالِشَةَ زَوْجِ
اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيبُ
النَّاسَ مَا اسْتَطَاعَ فِي لَهْوِهِمْ ۖ وَتَتَعَلَّمُ وَ
تَتَرَبَّلُهُمْ وَكَانَ مَالَهُ يَوَاسِطُ قَبْلَ هَذَا
فِي سَائِلِهِمْ كُلِّهِمْ ۖ

باب ۲۳۰ مِنَ آخِلٍ حَقٌّ شَيْعَةٍ ۖ

۳۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا وَرَسُولُ اللَّهِ
سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا
أَعْرِفُ فِيهِ الْجَوْعَ فَقُلْتُ عِنْدَهُ مِنْ شَيْءٍ فَلَمْ يَجِبْ
أَقْرَبًا مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَفْرَجَتْ خِصَاءُهَا فَلَقِيتُ
الْعَنْزَ يَبْغِضُوهُ ثُمَّ دَسَنَتْ تَحْتِ ثَوْبِي وَتَرَدَّتْ نِجْسًا
يَبْغِضُهُ ثُمَّ أَنَا سَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَهَنْتُ بِهِ فَجَعَلَتْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا سَلَمَةُ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَتَعَارَفُ قَالَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ، قَوْمًا قَانَطَلَقَ وَأَنْطَلَقَتْ بَيْنَهُ
أَيُّدِيَهُمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
يَا أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَهُ تَامِنٌ الْعَقَامُ مَا نَطْعُمُهُمْ
فَعَاثَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ قَالَ قَانَطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ

۲۲۹ - کھانے وغیرہ میں وابستہ عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا کہ وابستہ ہاتھ سے کھاؤ۔

۳۴۵ - ہم سے عبد اللہ بن ابی اُثیبہ بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے،
انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ اپنی حاصل کرنے میں، جوتا پہننے
اور نگاہ کرنے میں دہائی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسطہ
کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملہ میں رخصت و دہائی
طرف سے ابتدا کرتے۔

۳۴۶ - جس نے شکم پر ہتھوڑا رکھا۔

۳۴۶ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی
بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آواز میں ضعف و نقاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور فاقہ سے
میں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں
پھر اپنے اوپر بٹھکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو پیٹ کر میرے
کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھادیا، پھر
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور
اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ
عندہ تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دیکھا
فرمایا، تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے
پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے
اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے
میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا
تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں۔
حالات کو ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو
سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر پولیں کر اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

حَدَّثَنَا قَالَ ۝

۳۲۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

حَدَّثَنَا مَقْصُورٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَحْبِسُ تَامِينَ الْأَسْوَاقِينَ الْحَرَّ وَالْمَاءَ ۝

بِأَدَبٍ ۝ لَيْسَ خَدَّاهُ عَلَى حَرْجٍ وَلَا عَلَى

الْأَعْرَجِ حَرْجٍ وَلَا عَلَى الْمَرْيُوفِ حَرْجٌ إِلَّا يَتَّ

إِلَى قَوْلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ يَسَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

مُؤَيَّدَ بْنَ النَّفْعَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرَسُ بْنُ أَبِي الْمَدِينِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْمَدِينَةِ

قَالَ يَحْيَى وَحَمِيٌّ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى مَرُوحَةٍ دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُغَاءٍ مِمَّا أَتَى الْأَسْوَاقِ

فَلَمَّا كُنَّا فَمَا كُنَّا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَفْتَقَرُوا

وَمَضْمَضُوا فَقَالَ بِنَا الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَتَوَضَّأُوا

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مِنْهُ عَمْرُوًا وَبَدَأَ

كَيْفَ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ ۝

بِأَدَبٍ ۝ أَخْبَرَنَا أَبُو مُرْقَاسٍ قَالَ خَلَّ عَلَى

الْغُصَّانِ وَالْمُسْتَفْرَجِ ۝

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُعَلَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

عَمْرُوًا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَبْدًا لَكَ فَقَالَ مَا أَحَدٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَبْرًا مَرَّ لَمَّا دَخَلْنَا فَمَسَّوْهُ حَتَّى

لَقِيَ اللَّهَ ۝

۳۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُعَافُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي يُوسُفَ قَالَ

۳۲۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے قریب ہیں پیٹ بھر کر کھجور اور پانی پلے لگا دیا۔

۳۲۹۔ اند سے ہر کوئی حرج نہیں اور سگریٹ ہر کوئی حرج

نہیں اور مریض ہر کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تک۔

۳۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن یاسر

سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم

مقام صہبا پر پہنچے یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبا خیبر سے ایک منزل ہے۔ تو

اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستوکے سوا اور

کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا

پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی، ہم نے بھی کھلی کی، اس کے

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

کے لئے کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو

مرتبہ) سنی۔

۱۳۲۔ چپاتی اور خوان (کڑی کی سینی) اور مستفرد (مچرے

کا دسترخوان) پکھانا۔

۳۵۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا

آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (روٹی) نہیں

کھائی اور نہ بھی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے

جھاٹے۔

۳۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام

نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یوسر

عَلَيْهِمْ السَّلَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ
عَلَى سَخْتَةٍ جَذَةً قَطٌ وَلَا خَبْرَكَ مُرَقَّتٌ قَطٌ
وَلَا أَحَلَّ عَلَى حَوَائِجٍ قَطٌ لِقَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا كَانُوا
يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ.

۳۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثِدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبُحُ
يَغْفِيهِمْ كَمَا تَغْفِي الْمُسْلِمِينَ إِنْ لَمْ يَمْتِهِهِ
أَمْرٌ يَأْذُنُهُمْ فَبَسَّطَتْ قَائِلَةٌ عَلَيْهَا التَّمْرَةَ وَالْأَوْقَ
وَالشَّمْنَ وَقَالَ عُمَرُو عَنْ أَنَسٍ بَنِي جِهَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ خَيْسَانِي نَطْعًا.

۳۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعْلُوْمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ قَهْبٍ
بْنِ عَنَسَاتٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعِينُونَ
ابْنَ الرَّبِيعِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النُّطَاقِينَ فَقَالَتْ
لَهُ أُمَّهُ يَا بَنِيَّ إِنَّهُمْ يُعِينُونَكَ يَا نَطَاقِيْنَ
هَلْ تَذَرِي مَا كَانَ النُّطَاقِيْنَ أَلْمَاسَاتٍ نَطَاقِيْنَ
فَقَعَّقَهُ لِيُفْقِيَنَّ كَمَا ذَكَيْتَ فَرَبَّةً مَعْمُولٍ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلَتْ فِي
شَفْرَتِهِ اخْرَقْلَةً فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَمِلُوا
بِالنُّطَاقِيْنَ يَقُولُ آبُهَا وَإِلَا لَهُ يَكْفُ شَكَاكُ
ظَاهِرٌ عَنْكَ مَا هَا.

۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّادَةَ
عَنْ أَبِي دُشَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حُقَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ خُزَيْمٍ خَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَخَذَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا

نے، علی بن الدینہ نے فرمایا کہ یونس الاسکا فرما دیں، اس سے قتادہ نے اور
اس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبھی چھوٹے پالوں میں (ایک وقت خنقہ قسم کا) کھانا کھایا جو اور نہ
کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (پچاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خواں پر
کھایا قتادہ سے پوچھا گیا کہ ہر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ
(عام دسترخوان) پر۔

۳۵۲۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صغیر رضی اللہ
عنها سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں عیام کیا اور میں نے مسلمانوں
کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضرت نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور
وہ بچھانے لگے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا۔ اور عمرہ نے
بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صغیر رضی اللہ عنہا
کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ملیدہ (کھجور گھی پنیر کا) بنایا گیا۔

۳۵۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی
اس سے ہشام نے حدیث بیان کی، اس سے ان کے والد نے اور وہب
بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ
عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے، یا ابن ذات النطاقین (اے دوپٹوں
والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے یہ تمہیں
پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیسے؟ وہ میرا پٹکا تھا جس کے
میں نے دو ٹکڑے کر دیے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔
وہب نے بیان کیا کہ پھر وہب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دوپٹوں کی عار
دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ جھڑی باتیں جو تم چلا کر کہہ
ہے جو اح میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو میں مدح و تعریف ہے۔
۳۵۴۔ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، اس سے ابو عوانہ

نے حدیث بیان کی، اس سے ابو بشر نے ان سے سمیع بن جبیر نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام
صفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

غیر اور گودہ دیک کے طور پر بھی، آنحضورؐ نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انہیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گودہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ نے انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

۲۳۳۔ ستو۔

۳۵۵۔ ہم سے سیلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن، ان سے بشر بن یسار نے انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صیبا میں تھے وہ غیر سے ایک منزل پر ہے ناز کا وقت قریب تھا تو آنحضورؐ نے کھانا طلب فرمایا، لیکن سونے کے گواہ اور کوئی پسند نہیں لائی گئی، آنحضرتؐ نے اسے تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی اس کے بعد آپ نے ناز پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ ناز پڑھی اور آپ نے (اس ناز کے لئے) وضو نہیں کیا۔

۲۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو متین طور پر بتانہ دیا جاتا اور آپ جانی لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

أَتَاكَ أَهْبَاءُ مَا بَيْنَ قَاعَيْنِ عَلَى مَائِدَةٍ تَبَهُ وَتَزَكُّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَسْتَقْبَلْ لَهْمٌ وَتَوَكَّنَ حَرَامًا مَا أَتَاكَ عَلَى يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَحَدٍ مِنْهُ.

باب الثوبون

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ حَدِيثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَعْمَانَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ أَتَاكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ نَازٌ وَهُوَ عَلَى رُفْعَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَخَفَرَتِ الْمَلُوكُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاخَ مِنْهُ فَلَخَّطَا مَقَهُ ثُمَّ دَعَا بِتَاءٍ فَمَخَمَصَ ثُمَّ مَرَّ وَصَلَيْنَا وَكُلْنَا يَتَوَكَّنَ.

باب ما عاك النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسْتَبَحَى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ.

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَنْهُ أَنَّ أَخْبَرَ تَابُوسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ أَخْبَرَ أَنَّكَ فَخَرْتَهُ مَعَ رَسُولِ الْمَلِكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَائِدَةٍ وَهِيَ خَالِئَةٌ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ جَدَّ عِنْدَهَا حَتَبًا مَخْخُوفًا فَدَمَّ عَلَيْهِ أَخْبَرَهَا حَفِيْدَةٌ بِذَلِكَ الْحَرْثُ مِنْ تَجِدٍ فَقَدْ مَكَتَ الْعَذْبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَمًا يَقْدُمُ يَدَكَ بِطَعَامٍ حَتَّى يَحْدَثَ بِهِ وَيَمْسَحَ بِهِ فَأَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُكَ إِلَى الْعَبْتِ يَقَالُكَ الْمَرْءُ يَكُونُ الْمُسَوِّفُ الْحَصَوِّ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَاتَ

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، اسے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، جو سیدف اللہ (اللہ کی تلواریں) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین جیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے ام المومنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں بھئی ہوئی گودہ موجود تھی جو ان کی بھئیہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا بخبر سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھئی ہوئی گودہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانہ دیا جائے اور اس کی تین نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھئی ہوئی گودہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو نم

لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَفَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ وَقَالَ تَحَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلاَ حِينَ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَحَدٌ فِي أَعَانَةٍ قَالَ خَالِدٌ فَأُفْتِرِئَتْ لَهُ فَلَكَئَتْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ

باب ۳۵۳ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ

۳۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَفَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَفَافِي الْأَرْبَعَةِ

باب ۳۵۴ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ
فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ بَنُو عُمَرَ لَا يَأْكُلُ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ يُمْلِكِينَ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَذْهَبَتْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ تَافِعٌ لَا تَدْخُلْ هَذَا عَلَى سَمْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْكَاءٍ

باب ۳۵۵ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ
فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ سب کچھ حضور اکرم نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں ہائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

۳۵۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے۔

۳۵۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے تافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (رکھ) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۳۵۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ تَرَفَعِي
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُؤْمِنِينَ يَأْكُلُونَ فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَإِنَّ الْكَافِرِينَ
أَوْ الْمُتَنَافِقِينَ فَلَا تَوْبَى أَيْنَهُمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
فِي سَبْعَةِ أَمْقَاءَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مَا يَكُ
فِي تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ ۝

۳۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ غَيْرٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ عَزِيزٌ عَرَجًا
أَعْوَلًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُونَ فِي سَبْعَةِ أَمْقَاءَ
فَقَالَ فَأَنَا أَوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۳۶۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ ابْنِ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الْمُسْلِمُونَ فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَالْكَافِرُونَ يَأْكُلُونَ فِي سَبْعَةِ
أَمْقَاءَ ۝

۳۶۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْكُلُ
فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَالْكَافِرُونَ يَأْكُلُونَ فِي سَبْعَةِ
أَمْقَاءَ ۝

نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی اور انہی
ابو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبرہ لے کہا کہ مجھے یقین
نہیں ہے کہ یہی میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں
آنتیں بھر لیتا ہے اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی
کیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کی طرح۔

۳۶۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابو ہریرہ بڑے کھانے والے
آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابو ہریرہ
نے اس پر عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۳۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرجی نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں
آنتوں میں کھاتا ہے۔

۳۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا
کرتے تھے چہرہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا
ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۱۔ اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں سات آنتوں کا ذکر کہاں سے آگیا؟ حدیث میں اس اشکال کو حل کیا ہے اور حنفی
جو ابوات دیے ہیں بعض حدیث میں ہے کہ ساتوں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہر حال حدیث کا منشا یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم
کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پر خوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام
عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

باب ۲۳۸ اَلْاَهْلُ مَشْجَعًا

۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُورُ بْنُ أَبِي الْاَقْمَرِ سَمِعْتُ اَبَا جَحْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَهْلُ مَشْجَعًا

۳۶۴ حَدَّثَنِي مُتَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي جَحْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ جِلَّ عِنْدَكَ اَهْلُ مَشْجَعٍ

باب ۲۳۹ اَلْاَشْوَاقُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ

بِعَبْدٍ حَزِينٍ اَتَى مَشْجُوعًا

۳۶۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَلْوَلِيدِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِّ مَشْجُوعٍ فَأَهْوَى اِلَيْهِ لِيَاْكُلَ فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُ صَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ وَقَالَ خَالِدٌ اَحْرَأْكَ هُوَ قَالَ لَا لَعَنَهُ لَا يَكُونُ يَا رَضِيَ تَوَمَّنِي فَأَجَلَّ فِي اَعْنَاقِهِ فَأَجَلَّ خَالِدٌ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِصَبِّ مَخْمُومٍ

کے واسطے، صَبَّ مَخْمُومٌ، یعنی ہوئی گویہ صَبِّ مَشْجُوعِ کے بجائے، بیان کیا۔

باب ۲۴۰ اَلْحَزَنُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اَلْحَزَنُ

مِنْ اَلْاَهْلِ وَالْحَزَنُ مِنْ اَلْبَنِي

۳۶۶ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْاَبِي عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ اَبِي اَلْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنِيَ شَهْدُ بَنِي اَلْاَنْصَارِ اِنَّهُ اَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب ۲۳۸ ٹیک لگا کر کھانا۔

۳۶۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعور نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقمر نے، انہوں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقمر نے اور ان سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۵۔ جیسا ہو گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر وہ جیسا ہو کھڑا

لیکر کئے حنیذ یعنی مشوی ہے۔

۳۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن زبیری نے، انہیں ابو امامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھنی ہوئی گویہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گویہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میسرے ملک میں نہیں ہوئی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب

۲۴۰۔ خزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خزیرہ (خزیرہ کی ایک قسم) آٹے۔

سے بنتا ہے۔ اور خزیرہ دودھ سے۔

۳۶۶۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث

بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ربیع النضاری نے خبر دی کہ عقبان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَيْتُكَ بِتَبَعِي
وَأَنَا أَمْرِي يَقْدُمُ فَإِذَا احْتَمَتِ الْأَمْطَارُ سَأَلَ الْوَادِي الَّذِي
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِي مَسْجِدَهُمْ فَأَصْبَحَ
لَهُمْ قَوْلُ ذِي يَأْرَسُولِ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِي قُصْنِي فِي
بَيْتِي فَأَتَيْتُ بِمُعْتَبَرٍ فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
عَبْدَانِ فَقَدْ أَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْبَقُ
حِلِينَ أَرْتَعَةِ النَّهَارِ فَأَنشَأَ الشَّيْءُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَخْلُصْ حَتَّى وَحَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ
فِي أَيْنَ تَجِيبُ أَنْ أَسْأَلَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَخْرَجْتُ إِلَى تَاحِيَةِ
مِنَ الْبَيْتِ نِقَامَ الشَّيْءِ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَّرَ
فَصَفَّضًا فَصَلَّى رَحْمَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّوْا وَحَبَسْنَا عَلَى خَزِيرٍ
صَنَعْنَا فَنَابَ فِي الْبَيْتِ رَجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ دُفُوفٍ
عَدِيدَةٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنِ
الْجَنْشَرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يَجِبُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ الشَّيْءُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ
الْأَنْزَارُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِنَالِكَ وَجِبَةِ
اللَّهُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ قَتَلْنَا فَنَاذَى
فَجَبَهُ وَقَمِيصَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ كَيْفَ
اللَّهُ حَسَرَهُ عَلَى النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعُونَ
بِنَالِكَ وَجِبَةِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَكُمْ سَأَلْتُ
الْحَصِينِ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَحَدَ بَنِي سَالِمَةَ
وَقَاتِلِي مِنَ سَوَادِهِمْ عَنْ حَدِيثِ جَدِّهِمْ فَقَالَ ۝

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو
نماز پڑھانا ہوں برسات میں وادی، جو میرے اور ان کے درمیان حاصل ہے۔
مجھے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا
مکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے
گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ
کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں جلدی آیا
کروں گا۔ مثنیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ پاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا، تشریف لائے
اور آنحضرت نے اند آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی،
آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں
کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف
اشارہ کیا، آنحضرت وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی
(آپ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا
اور ہم نے آنحضرت کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے
بنایا تھا، روک لیا گھر میں قید کے بہت سے افراد آکر جمع ہو گئے رجب
آنحضرت کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ
ملک بن وحش (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے
اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، یہ دیکھو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے افراد کیلئے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں
(لا الہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے
ان صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم
نے عرض کی، یا رسول اللہ! لیکن ہم ان کی توبہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے
کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو
اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے
بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو
انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

بَابُ الْبَيْتِ الْأَخْطِ وَقَالَ حَمِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ أَنَسَا
بَنِي الشَّيْءِ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ
فَأَتَى الثَّمَرُ وَالْأَخْطَ الثَّمَنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ مِ

۲۴۱۱۔ پیئر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح
کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کجور، پیئر اور گمی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کجور، پنیر اور گھی کا) لمبہ بنایا تھا۔

أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَسًا

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْزَاهٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَبَايَا وَأَقْطَا وَلَبَنًا فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ عَلَى مَا يُدْرِيهِ فَلَوكَهُنَّ حَرَامًا لَمْ يُؤْمَرْ وَمَرَّتِ اللَّبَنُ وَأَخْلَى الْأَقْطَا

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّوْبِي

۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَنْ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَأَنَّا لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أَصُولَ النَّبِيِّ فَتَبْعُهُ فِي قَدْلِهَا فَتَبْعُهُ فِيهِ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا رُؤُوسَنَا فَتَرْتَبُّهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَذَّى وَلَا تَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ شَرُّهُمْ وَلَا ذَلِكُ

بَابُ الثَّالِثِ وَالْثَلَاثِ وَاللَّغِيمِ

۳۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَوَّذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُمْ قَامَ فَقِيلَ وَكَمْ يَتَوَضَّأُ عَنْ يَكُوبُ وَحَاصِمٍ عَنْ عِكْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَامٍ قَدْ بَرَأَ قَامَ تُمْ مَاتَ وَكَمْ يَتَوَضَّأُ

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

۳۶۷۔ ہم سے مسلم بن ابی زہرا نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میسرہ خالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ بڑھ پیش کیا تو گوہ آپ کے دست پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دست پر ان پر نہیں رکھی جاسکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن یزید

۳۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں، وہ پختہ دے کر اپنی انڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جوئے لٹس میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن میں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی، ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے۔ حالانکہ اس میں چہرہ بی ہوتی تھی نہ چمکانا

۳۶۹۔ گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پختی ہوئی انڈی سے نکالنا۔

۳۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نئی وضو نہیں کی، اور ایوب اور حاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پختی ہوئی انڈی میں سے ادھ کھی ہوئی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نئی وضو نہیں کی۔

۳۷۰۔ دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

بَابُ ثَمَانِي عَشَرَ فِي الْعَصَدِ

کے والد عمرو بن امیر رضی اللہ عنہ نے خبری کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے (پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، حلال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

۲۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۲۴۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعش نے، انہیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مسرغوب ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

۲۴۸۔ جو میں چھوٹکا۔

۲۴۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کر آئے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے چھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھونسی اڑ جاتی تھی)

۲۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۲۵۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حامد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کچھ تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چبائی رہی۔

۲۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ عَمْرُو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَارُ مِنْ كَنْفِ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ ثُمَّ يَجِي إِلَى الشَّلَاةِ فَالْقَاءُ وَلَيْسَ لِيَنَّ الْأَمْرَ يَخْتَارُ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَقَالَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَاب مَا تَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۲۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَمَّا زَعَنِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَمَنْ إِلَى هُزَيْفَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنْ أَشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ عَرِضَ تَرَكَهُ

بَاب النَّعْمِ فِي الشَّعِيرِ

۲۴۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي رَأْيِ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيِّ قَالَ لَوْ قُلْتُ كُنْتُمْ تَخْلُكُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَقْفَعُهُ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

۲۴۸ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَيْمَانَ الْجَزَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَارُ مِنْ كَنْفِ شَاةٍ ثُمَّ يَجِي إِلَى الشَّلَاةِ فَالْقَاءُ وَلَيْسَ لِيَنَّ الْأَمْرَ يَخْتَارُ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَقَالَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۴۹ حَدَّثَنَا كَعْبُ اللَّهِ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

جَزِيحَةً شَا تُنْفَعُهُ مَنْ رَمَا عَيْلَةً عَنْ تَيْمِسَ عَنْ
سَعْدِ بْنِ شَالٍ تَرَاثِيَتْ مَسَابِقَهُ سَبَقَتْهُمُ الْمَسِيحُ
حَتَّى الْمُدَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَتَا طَهَارًا لَعَا وَتَرَا
الْعُجْلَةَ أَوِ الْعُجْلَةَ حَتَّى يَمُوتَ أَحَدُ مَا تَمُوتُ
الْبَاقِيَتُمْ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تَعْرِفُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ
نَحْنُ رَاوَاؤُا وَلَمْ يَسْعَوْا

بن ہریر نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل
ان سے نفیس نے اور ان سے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے
ساتواں پایا رجبہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا اس وقت ہمارے
پاس کھانے کے لئے پیلو کی تھی کے سوا اور کچھ نہیں تھا غربت یہاں تک پہنچی
ہوئی تھی کہ قضاہ حاجت میں براز بھی ہمارا بکریوں کی طرح کا آتا تھا اور یہ بنو
اسد مجھے اسلام کھانے آئے ہیں چڑھیں تباہ ہو گیا اور میری تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ
بْنَ سَعِيدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمْرَ فَقَالَ سَهْلٌ مَا تَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمْرَ الْتَمْرًا مِنْ حَيْثُ
ابْتَدَعَ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَكُلْتُ هَلْ كَلَّمْتُ
لَكَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنَاحِلَ قَالَ مَا تَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ مِنْ مَنَاحِلَ مِنْ حَيْثُ ابْتَدَعَ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ
اللَّهُ قَالَ فَكُلْتُ حَقِيقَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ التَّمْرَ
فَنَزَلَ مِنْ حَوْلِ قَالَ كُنَّا نَطْعُهُ وَنَنْفَعُهُ قِيْلَ
مَا لَهَا تَرَاهُ مَا بَقِيَ لَكُمْ تَأْكُلُونَ

۳۷۶م سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو خالد نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے عرض کی کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مید
تناول فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو نبوت
کے منصب پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک آنحضور نے میدہ دیکھا
بھی نہیں، میں نے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ حضرات
کے پاس چھلتیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو نبوت پر
فائز کیا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضور نے چھلتی دیکھی بھی نہیں
بیان کیا کہ میں نے پوچھا، آپ حضرات پھر بغیر چھتا ہوا جو کھاتے کس طرح تھے
فرمایا، فرمایا ہم اسے پیس لیا کرتے تھے، پھر اسے چھونکتے تھے، جو کچھ اڑتا
ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھاتے تھے۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هِلْمَةَ كَعْبَرَةَ
رُوِيَ عَنْ بَنِي قَبَاةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دُؤَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ
الْمُطَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تَرَاهُ الْمُدَّ عَنْهُ أَتَتْهُ مَرَّةً
يَقُومُ بِبَيْتٍ أَيْدِيهِمْ شَاؤُا مُصَلِّيَةً فَدَعَا قَائِلًا
أَنْ يَأْكُلَ قَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ الدُّنْيَا وَلَمْ يُشَبَّهْ مِنَ الْخَبَرِ الْقَوِيرِ

۳۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انہیں بن جلدہ
نے خبر دی، ان سے ابن ابی قتب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مرقری
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے
گندے جن کے سامنے بھی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر
بلایا۔ لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس دن دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی امو
ہو کر نہیں کھائی۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا
لَهُ - ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو غازی طہر چڑھتی
نہیں آتی۔

۳۷۸۔ ۴۷۸م سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ
نے۔ ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو غازی طہر چڑھتی
نہیں آتی۔

النِّسَاءِ كَفَعِلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۸۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعِلْ عَائِلَتَهُ عَلَى النِّسَاءِ كَفَعِلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعِلْ عَائِلَتَهُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَعِلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

بَابُ مَا يَأْكُلُ مِنْهُ وَلَهُ الْكَفَى

وَالْجَنَبِ

۳۸۴ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ غَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعِلْ عَائِلَتَهُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَعِلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِلْ عَائِلَتَهُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَعِلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر یتیم کی فضیلت۔

۳۸۲۔ ہم سے عمر بن عبد اللہ نے روایت کیا، ان سے خالد بن عبد اللہ نے روایت کیا، ان سے طوامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر یتیم کی فضیلت۔

۳۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے روایت کیا، انہوں نے ابو ہریرہ اشبل بن رافع سے سنا، ان سے ابن عمر نے روایت کیا، ان سے حماد بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے، انہوں نے انہیں غلام کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں شہید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنے کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

۲۵۱۔ یعنی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

۳۸۴۔ ہم سے ہذیفہ بن غالب نے روایت کیا، ان سے حماد بن یحییٰ نے روایت کیا، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی دوٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، آپ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تیلی ہوئی (چپا لہ) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جائے اور نہ آنے والے نے کدو پسند کیا ہوئی بکری دیکھی۔

۳۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے روایت کیا، انہیں عبد اللہ نے روایت کیا، انہیں محمد بن زبیر نے روایت کیا، انہیں جعفر بن عمر ابن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے بلا یا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو (بعد) نہیں کی۔

۲۵۷۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں ہر طرح کا کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے رکھ معطر سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت سفر (قوشہ وان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال قط پڑا تھا۔ آنحضور نے پابانہ اس حکم کے ذریعہ کہ جو مال والے ہیں وہ گوشت محفوظ کرنے کے بجائے محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم کبھی کے ہائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ہم المؤمنین بنس فیہیں اور فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے ساتھ گھوڑوں کی روٹی تین دن تک توڑ کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ہمالے اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی ان سے جابر بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے حج کی تم قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت حضرت نے کی، ابن عیینہ کے واسطے اور ابن جریر نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

۲۵۳۔ میں

۳۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن عبد اللہ بن مطلب کے موطا عمرو بن ابی عمرو نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

بَابُ ۲۵۲ مَا حَانَ السَّلَفُ يَذْخِرُونَ فِي بَيْتِهِمْ وَاسْتَفَارَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَقَلِيلٍ وَكَثَلٍ قَانَسَهُ وَاسْتَفَارَهُ مَنَعَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ شَفَعَا

۳۸۶ حَدَّثَنِي عَلَاءُ بْنُ يَحْيَى حُكْمًا سَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَتَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْخِرَ لَحْمًا وَلَا يَأْكُلَهُ قُلْتُ قَالَتْ مَا مَنَعَهُ إِذْ فِي مَاجِرَ النَّاسِ فِيهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُحْمِلَهُ الْغَنَى الْفَقِيرُونَ إِنْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا أَفْطَرْتُمْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بِرَءٍ مَادَّةٍ ثَلَاثَةَ حَتَّى يَبْعَثَ بِاللَّحْمِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ بِهَذَا.

۳۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَذْخِرُ لَحْمًا وَالْحَدِيثُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ عَمِيْنَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

بَابُ ۲۵۳ الْحَبْسِ

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَكُلِي السُّطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّ سَمِيعَ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَرَّ طَلْحَةَ النَّاسُ غَلَا مَا مِنْ غُلْمَانٍ كَحَمْدِ مُحَمَّدٍ وَفَخَرَجَ فِي أَبَوَيْ طَلْحَةَ يَوْمَ قُبَيْقِ وَرَأَاهُمَا وَكَانَتْ أَخَذَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا نَزَلَ فَكَانَتْ أُمَّتُهُ يَخْتَلُونَ أَن يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخُشْيِ وَالْفَجْرِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمَنْعَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمَّا تَرَانِ أَتَيْنَاهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ تَحْتِ زَادِ أَهْلِهِ بِصِفَةِ يَنْتَ حَقِيقَ كَدِّ حَاتِرَهَا فَكَانَتْ أَمْرًا يُخْرِجُ لَهَا وَتَرَاهَا بِعَبَاءٍ أَوْ بِقَسَاوَةٍ تَمَّ بِخُرُوجِهَا وَتَرَاهَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالضُّهْبَاءِ مَسَعَتْ خَيْسًا فِي نِطْعٍ تَمَّ أُرْسَلَنِي كَدَمَتُ رَجُلًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ يَتَأَذَّرُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ أَحَدًا قَالَ هَذَا أَجَبَلُ يَحْيِيَّتَنَا وَتَحْبَةُ فَلَمَّا أَتَرَفَ عَلَى السَّيِّئَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخْرِجُ مَا بَيْنَ رِغْلٍ مَا خَرَجَ بِهِ إِنْزِهِمْ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدَنِهِمْ وَصَاعِهِمْ ۝

والا علاقہ رکھتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا ظہر بنایا تھا، اسے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مدد میں اور ان کے صانع میں۔

باب ۲۵۴ (۲۵۴) الْوُحْلُ فِي زَانَةِ مَقْطُضٍ ۝

۲۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو تَعْلِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ جَاهِدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ سَمِعَ أَوْ عَيْنَهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعْتُ قَسَاوَةَ مَجُوسِيٍّ قُلَمًا وَصَمَّ الْقَدَمَ فِي يَدِهِ مَا لَمْ يَمْ بِهَ وَقَالَ لَوَ لَا أَنِّي تُهَيِّئُهُ غَيْرَ مَكْرَةٍ وَلَا مَرَكَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَعَنَتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا السَّيَّاحَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ اللَّهِ هَبْ وَالْفِصَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کئے بچوں میں کوئی بچہ نکلاش کہ لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پہاڑے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنکھوں کی، جب بھی آپ کہیں پٹاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنکھوں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، غم سے، ہستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے (اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیر سے واپس ہوئے اور صغیر بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنکھوں نے انھیں پسند فرمایا تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنکھوں نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پر دہ کیا اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبا میں پہنچے تو آنکھوں نے دسترخوان پر جس رکھور، پنیر اور گھی وغیرہ کا لمبہ دے) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلالایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنکھوں کی طرف سے صغیر رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت

اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مدد

۲۵۴۔ چاندی کے برتن میں کھانا۔

۲۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، کہ یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی رچاندی کے پیالے میں لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع کیا ہوتا کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کروم آگے آپ یہ فرمانا پسندتے تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم و دیبا نہ پہنوا اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پو

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ۝

۱ اور نہ ان کے پلٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔
۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

۳۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو مستترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال (جو قرآن نہیں پڑھتا) کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (بھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
موتروں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر برتری کی فضیلت۔

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جب کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق ہو جائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

۲۵۶۔ سالن۔

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ذبیح نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے مالوں

بَابُ ۲۵۵ فِي غَيْرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَنْثَرِ حَبَّةً رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْثَمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحِ حَالَتْ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُطَلَاءِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا مُرٌّ ۝

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرَفُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَأْتِيَنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ مَسَّ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَطَعْتَ نَهْمَتَهُ مِنْ قَبْلِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ ۝

بَابُ ۲۵۶ الْأَدَمِ ۝

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتَةَ أُمِّهِ سَمِعَتْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَيْتِنَا ثَلَاثُ سَلْبِيَّاتٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتَقْبِعَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ ۝

سے خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاد کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا و عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا سکیں تو جو بھی ولاد اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کئے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انھیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چوبلے پر ہانڈی پک رہی تھی۔ آنکھوں نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں جو جو د سالن پیش کیا گیا۔ آنکھوں نے دریافت فرمایا کیا میں نے گوشت رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں پریم کے طور پر دیا ہے۔ آنکھوں نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے بید ہے۔

۲۵۷ - بیہمی چیز اور شہد -

۳۹۴ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے ان سے هشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہمی چیز اور شہد پندرہ کرتے تھے۔

فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَمَرَّ طَبِيبٌ لَكُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْشَقَ قَالَ وَاعْتَقْتُ فَبِعَيْتِي إِنِّي أَنْ تَقْرَأَ نَحْتُ أَمْرًا هَذَا أَوْ تَقْرَأَ قَدْ وَدَّعَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ يَوْمَ تَقُورُ قَدْ عَايَا الْعَدَاءُ فَأَتَى بِعَبْنٍ قَدْ أَمْرًا مِنْ أَدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَأَكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ طَعِمْنَا لَحْمَ ثَمَرَةٍ مِنْهُ عَلَى بَرِيرَةَ فَاهْلَكَ لَنَا فَقَالَ هُوَ مَدَنَةٌ عَلَيْهَا وَهَيْتَ لَنَا

بَابُ الْحَوَائِ وَالْعَسَلِ

۳۹۴ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحَوَائِ وَالْعَسَلِ

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفَدَنِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ أَكَلَ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَهْدُمُنِي فَلَانٌ وَفُلَانَةٌ وَأَتَقُّ بَنِي الْحَصْبَاءِ وَاسْتَقَى الرَّجُلُ الْإِيَّةَ وَهِيَ مَعِي فَيَقْلِبُنِي فَيُطْعِمُنِي وَخِيْلًا لَنَا يَسْأَلُنِي جَعْدَمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَتْلِبُ بَنَاتِي فَيَقْطَعُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُخَوِّجُ إِلَيْنَا الْعَلَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَشْتَرِيهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

۳۹۵ - ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بنی ابی الفدیہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی ذئب نے۔ انھیں مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہتا تھا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگاتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آہٹ پڑھنے کے لئے کہتا تھا تاکہ وہ مجھے یاد دہانی مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جس پر اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھانا کھانے کے لئے نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸ الدُّبَاءُ

۳۹۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ثُمَامَةَ بِنْتِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى قَوْمٍ لَهُ خِيَاطٌ فَأَقْبَلَ بِدَعَاءٍ وَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا أُنْزِلَ أُحْبِبَهُ مُنْذَرًا أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَعَلَّفُ الطَّعَامَ لَا يَخُورِ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخَاطَرٌ فَقَالَ احْتَمِلْ لِحَاظًا مَا أَدْعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَنَبَّعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ نَبَّعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرْكُهُ قَالَ بَلْ أَذْنُتُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سَفَّيْتُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَأْكَلَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَأَدُّوا مِنْ شَيْءٍ إِلَى مَا يَدُّوهُ أَخْزَى فَلَمَّا كَانَ يَأْوِلُ يُنَبِّعُهُمْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي ذَلِكَ الْمَأْكَلَةِ أَذْنُتُ لَهُ

باب ۲۶۰ مَنْ أَصَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامِهِ

أَقْبَلَ هُوَ عَلَى عِيَالِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيعٍ سَمِعَ النَّضَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے انہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا، اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ ۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ میری طرف سے کھانا تیار کر دو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر پاہوتو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کر دو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی، محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام

میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے نصر سے سنا، انھیں ابن عمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اچر کدو کے تنصعے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قلعے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پیالہ، آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کا یہ معاملہ دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے

۲۶۱۔ ثوربہ۔

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے انس سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا۔ آنحضور کے سامنے جو کی روٹی اور ثوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۶۲۔ خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے

۴۰۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثوربہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قلعے تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قطکی ویر سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ محتاجوں کو کھلائیں

كُنْتُ غَلَامًا أَهْبَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَلَامٍ لَهُ خِيَالٌ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ وَبَاءٌ فَبَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غَلَامٌ عَلَى عَتَلِهِ قَالَتْ أَنَسُ لَهَا أَنَا لِحَبِّ السُّبَّاءِ بَعْدَ هَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مَا صَنَعَهُ

باب الْمَرْقِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَالًا دَا عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَدْ هَبَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ حُبْرُ شُعَيْرٍ وَمَرَقًا فِيهِ وَبَاءٌ وَقَدْ بَدَأَ آيَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ كُلَّمَا أَرَادَ لِحَبِّ السُّبَّاءِ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَعَهُ

باب الْقَيْدِ

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى بِمَرْقَةٍ فِيهَا دَبَّاءٌ وَقَدْ بَدَأَ آيَتُهُ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ يَأْكُلُهَا

۴۰۱ حَدَّثَنَا قَيْسَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا قَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاءَ النَّاسُ آتَاءً أَنْ يُطْعِمَهُ الْغَنَى الْفَقِيرَ فَإِنْ كُنَّا لَنَقْرَأُ الْكُفْرَةَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَمَا شَبَّهَ الْ

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالنی کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی) اصالت کے بغیر ایک

دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائیں۔

۴۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انھوں نے آنحضور کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور نشک کیا ہوا گوشت تھا۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، ثمامہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے سامنے کدو کے قلعے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

۲۶۴۔ تازہ کھجور گلی کے ساتھ۔

۴۰۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور گلی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

۲۶۵۔

مُصَقِّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبْرٍ بَرٍّ مَا حُومَ ثَلَاثًا

بَابُ ۲۶۳ مَنْ تَأَوَّلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَأْصِدِ شَيْئًا قَالَ قَالَ ابْنُ مِبَارَكٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَأَوَّلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يَتَأَوَّلَ مِنْ هَذِهِ الْمَأْصِدِ إِلَى مَأْصِدٍ أُخْرَى

۴۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامَ دَمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامَ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ فَهَذِهِ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَفَرَّقَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ شَعِيرَةٍ مَزَقَا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسُ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْفَصْفَةِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَحَبَّ الدُّبَّاءَ مِنْ يُؤَمِّدُ وَقَالَ ثَمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ تَجَعَّلْتُ أَحَبَّهُ الدُّبَّاءُ بَيْتَ يَدِينَهُ

بَابُ ۲۶۴ الْبَرِّ بِالتَّحْنَةِ

۴۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالتَّحْنَةِ

بَابُ ۲۶۵

۴۴۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن ربیع نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک جہاں رہا، آپ آپ کی پیروی اور آپ کے خادم نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خرب تھی۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدود صاحب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی، پانچ مجھے غایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجور تھیں اور ایک خراب تھی۔ خدایا کھجور میرے دانتوں کے سب سے زیادہ سخت تھی۔

۴۴۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور اور اللہ تعالیٰ کا انشاء و مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے ۶۰ دہائی طرف کھجور کی شاخ کو بلاؤ تو تم پچھتے ترک ہو کر گریں گی۔ اور مسدود بن یونس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور بن معمر نے انے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے (اکثر دنوں میں) شکم سیر کرتے رہے۔

۴۴۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیع نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی کا تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کہ تا تھا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لے گا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بکرومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے بارش میں پھل نہیں آئے، پھل پھل جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنْهُمَا فَحَقَّقْتُ وَأَمْرًا لَهُ وَخَادِمُهُ يَنْتَهِجُونَ اللَّيْلَ أَثَلَا شَائِعِي هَذَا لَمْ يُؤْكَلْ هَذَا وَنَمِيقُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ عَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ خَشْفَةٌ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ مَبْلَمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسَ أَرْبَعَةِ تَمَرَاتٍ وَخَشْفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْخَشْفَةَ حَتَّى أَشَدَّ هَتَّيْ بِضُرِّي

۴۵۰۔ بِأَمْرِ النَّبِيِّ وَالْخَمْرُ وَقَوْلُ الْمَلِكِ تَقَالَى وَهَزَى إِلَيْكَ بِحِزْمِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ مَلَبَجَيْنِ قَالَ مُسَدَّدٌ بْنُ مَوْثِقٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَاقِ الْخَمْرَ وَالْمَاءَ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ مَرَّ مَرَّةٍ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو الرَّحْمَنِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَرْبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُسَلِّفُنِي فِي تَسْرِيعِ إِلَى الْجَنَّةِ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ أَسْرَعُ الْغَنِيِّ بِهَرْنِي مَرَّةً فَبَجَلْتُ لَهَا عَمْرًا فَجَاءَنِي إِلَهُوْدِي عِنْدَ الْجَنَّةِ

لَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَعَمَلْتُ أَنْتَهَضُ إِلَى قَابِلٍ قَبِيلِي
فَأَخْبَرَ بِنَدِيعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا مَهَابَهِمْ أَمْشُوا نَسْتَنْظِرُ مَجَائِرَ مَنِ الْيَهُودِي تَجَاوَزُوا
فِي رَحِيلٍ فَعَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِي
يَقُولُ- أَبَا الْقَاسِمِ أَتَنْظُرُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَمَا قَامَ فِي الرَّحِيلِ لَمْ جَاءَهُ
فَعَلَّمَهُ قَابِلٌ فَعَمَلْتُ فَعَمَلْتُ بِقَلِيلٍ مِنْ طَبَقٍ قَوْمُ صُغْتُهُ
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ
ثُمَّ قَالَ- آيَنَ عَرِيسُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِرْشِي
فِي فِيهِ فَقَرَضْتُهُ كَمَا كَانَ قَرِيقُ لَمْ اسْتَيْقِظَ
فِيهِ بَقِيَّةُ أُخْرَى فَأَقْبَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَعَلَّمَهُ
الْيَهُودِي قَابِلٌ عَلَيْهِ قَامَ فِي الرَّحِيلِ الثَّانِيَةِ
ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جَدُّ وَأَفْضَلُ قَوْتِ فِي الْحَدِّ أَوْ مَحْدُودِ
مِنْهَا مَا قَصَيْتُهُ وَقَصَلْتُ مِنْهُ وَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عُرُوشُ وَعَرِيشُ بَنَاءُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوفٌ شَابَقَ مَا يَعْرِشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ
ذَلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَّتُهَا-
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَحَلَا كَيْسَ عِنْدِي
مَقْبُودًا ثُمَّ قَالَ فَجَبَلِي لَيْسَ يَنْوِي
شَكَّ

کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) غلام مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ "فجلی" میں کوئی شک نہیں ہے۔

باب ۲۶۷ اکل البُخاریہ

۴۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَنَا وَغُنْدُشٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِثْلُ مَجَاهِدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَلِمَةُ
تَصَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسُ

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آٹھ سال کے لئے جہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے جہلت دینے سے انکار کیا اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جاہر کے لئے ہم جہلت مانگیں گے۔ سب حضرت میرے پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضورؐ اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم، میں جہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضورؐ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں کھڑا ہوا، اور حضورؐ ہی تازہ کھجور لاکر آنحضورؐ کے سامنے رکھی، آنحضورؐ نے تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر، نہ باری جھوٹپی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر یہاں ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا، آنحضورؐ نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضورؐ دوبارہ باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب بھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔

آنحضورؐ کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں سے اتنی کھجوریں توڑیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آنحضورؐ نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں "عروش" اور "عریش" عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "معروشات" سے مراد انجود وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں، بولتے ہیں "عروشیا" یعنی اس کی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابو جعفر نے بیان کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) غلام مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ "فجلی" میں

۲۶۷- کھجور کے درخت کا گوند کھا۔

۴۴۱- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضرت نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضرت کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہدوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مرکز دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو افراد اور تھے اور میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لئے میں خاموش رہا، پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کھجور۔

۴۰۸۔ ہم سے جمعہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسدودان نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن ہاشم نے خبیث دی انھیں حامد بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (مدینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ عیادو۔

۲۶۹۔ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا۔

۴۰۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبکہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیار نقد کے بجائے (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سو اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۲۷۰۔ گلڑی۔

۴۱۰۔ مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا امور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو گلڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

۲۷۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

إِذَا أَتَى بَعْثًا نَحْلَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لِمَا بَرَكْتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَلَنْتُ أَنَّهُ يَنْتَهِي النَّحْلَةُ فَأَمَرْتُ أَنْ أَقُولَ يَحْيَى النَّحْلَةُ نَامَ سُكُوتُ الْمَلِكِ لَمْ أَتَفَتَّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ مَشْرِقِ آتَا أَحْمَدُ لَهُمْ فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى النَّحْلَةُ .

باب ۲۶۸ العجوة .

۴۰۸ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَزْزَانٌ حَدَّثَنَا وَهَّابُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْقَالَ شَعِيرَةٍ عَجْوَةً لَمْ يَنْزَلْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا يَحْزَنُ .

باب ۲۶۹ الثَّغَرِ فِي الثَّمَرِ .

۴۰۹ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامَرُ سَنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ مَرَرْنَا قَوْمًا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمْزُجُ بَيْنَ قَوْمٍ تَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تَقْرَأُوا آيَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّ عَنِ الثَّغَرِ لَمْ يَقُولْ إِلَّا أَنِّي سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَحْسَنُ قَالَ شُعْبَةُ إِذَا دُونَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ .

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سو اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۰ الثَّغَرِ .

۴۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ اللَّحْظَ بِالْعِشَاءِ .

باب ۲۷۱ بَرَكَةِ النَّحْلِ .

لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، اور دس آدمیوں کو بلاؤ۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی ہوا ہے!۔

باب ۲۴۴) مَا بَكَرَ فِيهِ الشُّومُ وَالتَّقُولُ

فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

۲۴۴۔ ہنس اور بدبو دار / تڑکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

عَنِ عَمِّهِ الْعَزِيزِ قَالَ تَوَيْلٌ لَا نَسِي مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الشُّومِ مَقَالٌ مَنْ أَكَلَهُ فَلَا يَقْرَأَنَّ مِنْ حِدَتِهِ +

۴۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنس کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (ہنس) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۴۴۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو

صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمِّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَهُ لَوْ مَا أَوْ يَصْلُهُ فَيَغْتَرِلْنَا أَوْ لِيَغْتَرِلَ مِنْ حِدَتِهِ +

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان بن سہید نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطائے بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہنس یا پیاز کھا لی ہو یا وہ منہ میں بدبو ہو تو اسے چاہیے کہ کم سے دور رہے، یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے۔

باب ۲۴۵) الْكِبَابُ وَهُوَ تَمَرٌ

الْأَرَاكِ

۴۴۶) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْبُرْقُ وَهَبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَنَّا مَعْرَسُ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِ الْأُظْهَرَ نَبْتِي الْحَبَابِ فَقَالَ عَلَيْهِمُ بِالْأَنْبُودِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقَالَ أَكُنْتُ نَزَحِي الْعَمْرُ قَالَ وَهَلْ مِنْ لَبِيٍّ إِلَّا مَا هَاهُ +

۴۴۶۔ ہم سے سہید بن سفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابی وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مر الظهران پر تھے، ہم پہلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا کہ جو خوب کالا ہو وہ توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، اور کوئی نبی ایسا نہیں گنہگار جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۲۴۶۔ کھانے کے بعد کرا کرنا۔

باب ۲۴۷) التَّخَفُّصَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ

۴۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

۴۴۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے بکیر بن سعید سے سنا، انھوں نے بشیر بن یساف سے، ان سے

التَّغْنَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالضُّهْبَاءِ دَعَا بَطْعَامَ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلْنَا مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ مَضَى وَمَضَّ مَعُنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ لِحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالضُّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رُوحَةٍ دَعَا بَطْعَامَ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَعْنَاهُ فَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضَى وَمَضَّ مَعُنَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَغَرَّبَ وَكَلَّمَ يَتِيمًا وَقَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ لَسْمَعَهُ مِنْ يَحْيَى

باب (۲) لَقِيَ آلَ صَابِغٍ وَمَعَهُمَا قَبْلُ

أَنْ تَسْمَعَ بِإِلْمِئِيلَ :

۴۱۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمًّا فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا :

باب (۳) الْإِسْمِيلُ :

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِجَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْكُمِّ مِمَّا سَنَى النَّاسُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا نَرَاهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا وَإِذَا كُنْزٌ وَجَدْنَاهُ كُنْزًا كُنْزًا لَنَا مَنَ وَتِلْكَ الْأَكْفَانُ سَوَاعِدُ نَادَا أَفْدَا مَتَانًا ثُمَّ لُصِّي وَلَا تَنَوَّهًا :

باب (۴) مَا يَقُولُ إِذَا أَكْرَمَتْ لِعَائِهِ

سود بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام صہبہ پر پہنچے تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، کھاتے میں ستوکے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضرت کی کر کے غار کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کھانے کی کچھ بچھی تھی، بیان کیا کہ میں نے بشر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے سود سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہبہ پر پہنچے بچھی لے کر کہا کہ مجھے خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، لیکن تنوک کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضرت کے ساتھ کھایا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھانے کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھانے کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھا دی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا تم یہ حدیث براہ راست سیکھی سے سن رہے ہو

۲۰۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو پھانٹنا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ پھانٹنے یا کسی کو پھانٹنے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

۲۰۸۔ رومال۔

۴۱۹۔ ہم سے اسرافیل بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد

بن قلیج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعد بن الحرث نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد ہونگے) پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو بچا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہلکی ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ رومال انہیں غصا سے اپنے ہاتھ صاف کر کے (غار پڑھ لیتے تھے) اور وضو اگر پہلے سے ہوتی نہیں کہتے تھے۔

۲۰۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

۴۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَا كُنْتُ لَهُ قَالَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَعْنِيٍّ وَلَا مَوْذِيٍّ وَلَا مُسْتَفْهِيٍّ عَنْهُ رَبَّنَا

۴۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ثَوْرٍ بَنِي يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّتًا إِذَا رَفَعَ مَا كُنْتُ لَهُ قَالَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَمَّا غَيْرُ مَعْنِيٍّ وَلَا مَوْذِيٍّ وَلَا مُسْتَفْهِيٍّ رَأَيْتُنَا

۴۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھ لیتے تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہنا کہ اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!)۔

۴۲۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اود ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضرت پناہ سترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے »تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں« اود ایک مرتبہ فرمایا: تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اسے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہنا کہ اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اسے ہمارے رب!)۔

۲۸۰۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، آپ زیادہ کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (غلذم، خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیار کی مشقیں بڑھاشت کی ہیں۔

۲۸۱۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے، اس باب

میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۲۸۲۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

باب ۲۸۰ اَلْخَدَمُ مَعَ الْخَادِمِ :

۴۲۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدَكُمْ خَادِمٌ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ مَقْعَةً فَلْيُتَوَلَّهِ أَوْ لَقَمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيُّ حَرْوَةٍ وَغَلْجَةٍ

باب ۲۸۱ الطَّاعِمِ الطَّاعِرِ مِثْلُ الْعَلَامِ

الطَّاعِرِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِاطْنِ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ

هَذَا مَعِي وَقَالَ اَنْسُ اِذَا اخَلَّتْ عَلٰى مُسْلِمٍ
لَا يَتَمَنَّهُ فَعَلَّ مِنْ كَلَامِهِ قَاسِمٌ مِنْ
سُرَابٍ ۝

۲۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ
الْعَمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ سَقَاكَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يَكْنَى أَبَا
شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُتَّخِذٌ قَاتِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ
تَعَرَّفَ الْجَوْعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ الْأَخِيصِ فَقَالَ اضْنَمْ
بِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لَعَلِّي أَذْهَبُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَامِسُ خَمْسَةَ فَمَضَعَهُ
لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَذَعَا فَنَبَّهَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا
يَجْعَلُنَا قَاتِيًا يَشْكُتُ لَهُ ذَنْبٌ وَإِنْ شِئْتَ تَزْكُتُ لَهُ
قَالَ لَا بَلْ أَذْنُبُ لَهُ ۝

ہو گئے ہیں، اگر تم پا ہو تو انھیں بھی اجازت دے دو، اور اگر پا ہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

۲۲۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی ناز کے لئے جلدی

ذکر ہے۔

عَنْ عِشَاءٍ ۝
۲۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ كَذْنٌ يَكُونُ عِيَانُ
بَنِي هَارِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ
أَنَّ أَبَاهُ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَرَاى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرِبُهُمْ
كَتِفَ شَاوٍ فِي يَدِهِ قَدْ سَمِعَ إِلَى الْعَلَاةِ قَالَتْهَا
وَالسَّكِينِ الَّتِي كَانَ يَخْتَرِبُهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
وَلَمْ يَسْوَ مَاءً ۝

۲۲۵ حَدَّثَنَا مَتَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ پر بھی میرے
ساتھ آگئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے
مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ جو اپنے دین و مال میں متمہم نہ
ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۲۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن اسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو
امامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق
نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے،
ابوشعیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت
بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو
آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور
کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش
غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے بے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں
حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا
تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشعیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب
بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابوشعیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ

۲۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان
کی، ان سے بن شہاب نے بیان کیا، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی
انھیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے دیکھا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شلے کا گوشت
کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو
آپ نے گوشت اور پھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے
ہو گئے اور ناز چھی، اور اس ناز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۲۲۵۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ وَاقْبَمَتِ الْعَلَلُ
قَابَدْتُ ذُوِي الْعِشَاءِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ نَفْسَهُ
مُسَوِّدَةٌ وَهُوَ يُسَمِعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْبَمَتِ الْعَلَلُ
وَحَقَرَتِ الْعِشَاءُ قَابَدْتُ ذُوِي الْعِشَاءِ قَالَ وَهَيْئَتُ
تُيَحْيِي ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ حِشَامٍ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا أَلْمَسْتُمْ
فَانْتَشِرُوا

۴۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَلْفَا قَالَ إِنَّا أَعْلَمُ النَّاسَ بِالْعِجَابِ
كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَهْبَعُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا بِرَيْتَبِ ابْنَتِهِ
جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوُّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا
النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ إِنْتِقَائِ الْكُفَّارِ فَبَجَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالُ
بَعْدَ مَا تَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشِيَّتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ
بَابَ حُبَيْرٍ عَائِشَةُ ثُمَّ لَمَّا أَتَوْا حُبَيْرَ فَرَجَعَتْ
مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَتْ وَرَجَعَتْ
مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ الْعُجْرَةِ عَائِشَةُ
فَرَجَعَتْ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ تَامُوا فَفَرِغَ

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا
رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پیٹے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے تو
ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔
ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کھانا کھایا اور اس
وقت آپ کی قرأت سن رہے تھے۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وحیب اور
یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا
رکھا جا چکے۔

۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر صبح تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے
اٹھ جاؤ۔

۴۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان
سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں پردہ کے کمر کے باسے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے باسے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضرت
نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم نے لوگ
کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض
اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ رکھانے سے
فارغ ہو کر (جا چکے تھے آخر آنحضرت بھی کھڑے ہو گئے اور پلٹے رہے، میں
بھی آپ کے ساتھ پہلتا رہا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر
آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (مجھ کو کھانے کے بعد گھوڑیں بیٹھے باتیں کر
رہے تھے) چاچکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ
کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آگئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے مجرم پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جاچکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العقیقہ

باب ثَمِينَةُ الْمُؤَلَّدِ وَغَدَاةُ يُولَدَ لِمَنْ لَمْ يَغُفَّ عَنْهُ وَتَنَحُّيْكَ۔

۴۲۸ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِي غَدَاةٌ مَا تَأْتِيَتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَازُ أَنْزَاهِيكُمْ وَحُكُّكُمْ بِتَمَرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَعَا لِي وَكَانَ أَكْبَرُ وَلِي أَبِي مُوسَى،

بھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۴۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُعْتِقُكَ قَبَالَ عَلَيْهِ قَاتِمَةُ الْمَاءِ،

کیا تھا) پانی سے دھویا۔

۴۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ بَكْرِ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حُمِلَتْ بِعَبْدٍ مُلَوَّنٍ الرَّبِيرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ وَخَرَجَتْ وَأَنَا مَتَمِّمٌ قَاتِلْتُ الْمَدِينَةَ فَوُلِدَتْ فَبَاءَ فَوُلِدَتْ بِقَبَائِلٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ تَامُكُولَ الْمَلِكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَصَّيْتُهِ فِي حُبْرٍ ثُمَّ دَعَا بِتَمَرَةٍ فَتَمَصَّعَهَا ثُمَّ تَقَلَّبَ فِي مِيهِ وَكَانَ أَقَلَّ شَيْءٍ وَخَلَّ بِجَوْفِهِ رِيْقٌ

عقیقہ

۴۲۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

۴۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بیزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی

بھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۴۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹا دیں اس بچہ کو جہاں بچہ نے پیشاب

۴۳۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسد بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ میرے منہ پر پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ
بِالْمِزَّةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ تَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَقْلُ
مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَرِحُوا بِهِ فَرِحَ بِهِ
هَدِيدًا لَا تَلُمُ قَبِيلَ لَهُمْ أَنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرُوا
مَوْلَايُؤَدَّ لَكُمْ .

اسے چلایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈال دیا چنانچہ پہلی چیز جو
بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تھوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے
تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو
اسلام میں راجحہ کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت
خوش ہوئے کیونکہ یہ انواء پھیلائی جا رہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں)
پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا مُطَرِّبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ ابْنُ لَدِيٍّ طَلْعَةً يَشْتَرِيهَا فَخَرَجَ أَبُو
طَلْحَةَ فَتَمِصَّ الْقَبِيضَ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اسْكَنَ مَا كَانَ
تَقْرِئُ إِلَيْهِ الشَّاءُ فَتَعَشَّى ثُمَّ آمَابَ مِنْهَا فَلَمَّا
قَدَرَ قَالَتْ وَابِرَ الْقَبِيضِ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعَرُمْتُ
الْثَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا قَوْلَهُ
عَلَا مَا قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْطِطِيهِ وَخُتِي تَأْتِي بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَآمَرَتْ مَعَهُ بِتَمْرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعَهُ شَيْءًا قَالُوا نَعَمْ
فَمَرَّتْ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَضْمَعَاتُهَا أَخَذَ مِنْ فِيهِ وَجَعَلَهَا فِي فِي الْقَبِيضِ
وَحَنَّكَ بِهِ وَشَمَّاهُ عَبْدُ اللَّهِ .

۴۳۱۔ ہم سے مطرب بن الفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عون نے خبر دی، انھیں انس بن
سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا پیدا ہوا تھا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے
ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا
کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ
سکون کے ساتھ ہے پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور
ابو طلحہ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری
کی، پھر حبیب فارخ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات بستی
بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ
ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو چھ سے
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے سفالت کے ساتھ آنحضور کی خدمت
میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ
عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور دیانت
فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے، لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں،
کھجوریں ہیں آنحضور نے اسے لے کر چلایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس

کا نام عبداللہ رکھا۔

۴۳۲۔ محمد بن ثنی، ابی ابی عدی، ابن عون، محمد بن
انصر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان
کیا ہے۔

۲۸۶۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
إِبْنُ أَبِي عِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بِإِسْنَادٍ الْحَوِيثِ .

باب إمطة الأذى عن القبيض في

۴۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغَلَامِ عَقِيْقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهَشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلَمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ عَاصِمٍ وَهَشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزِّيَادِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلَمَانَ كَوَلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَزِيرِ بْنِ سَمَارٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ عَامِرٍ النَّبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغَلَامِ عَقِيْقَةٌ فَأَهْرَ يَقْوَاعُهُ دَمًا وَآمِطُوهَا عَنْهُ الْكَذْبُ

۴۳۳۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے رباب نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مدفوع) اور اصبع نے بیان کیا کہ مجھے ابن وحب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں حماد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴۔ محمد سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ صحابہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

۲۸۷ - فرع۔

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں " فرع "

۴۳۴ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَالَ الْحَسَنَ مَعَ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

بَابُ الْفَرْعِ

۴۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَقْلُ النَّسَاجِ

عَاوُا يَدِيَهُمْ يَطْوَاعُهُمْ وَالْعَيْتَةُ فِي رَجَبٍ ۝
(اوٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور ”عتیرہ“ کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

۲۸۸۔ عتیرہ

۴۳۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے ہم سے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ ”فرع“ سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے۔ جو ان کے یہاں (اوٹنی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور ”عتیرہ“ کو رجب میں (ذبح کرتے تھے)۔

یاد رکھو العتیرۃ ۝

۴۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ السَّهْبِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعٌ وَلَا عَيْتَةٌ قَالَ وَالْفَرَعُ أَقَلُّ نَسَائِمٍ كَانَ يُنْتَجَبُ لَهُمْ عَاوُا يَدِيَهُمْ يَطْوَاعُهُمْ وَالْعَيْتَةُ فِي رَجَبٍ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ

ك

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

۔ بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیسواں پارہ

۲۸۹۔ الذَّابِّغُ وَالصَّيْدِ وَالشَّيْءِ
عَنِ الصَّيْدِ۔ وَقَوْلُ اللَّهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
الْمَيْتَةُ إِلَى مَتِّ تَحْشَوْهُمْ وَأَحْشَوْنَ
قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَكْمُلُونَ
بِسْمِ الصَّيْدِ تَنَالَهُ آيِدِيكُمْ وَرِجَالُكُمْ
الْأَيَّةِ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَمَلْتُ لَكُمْ بِهَيْمَةٍ
الْأَنَامِ إِلَّا مَا بَيْنِي عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا
تَحْشَوْهُمْ وَأَحْشَوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعَقْدُ
الْعَقْدُ مَا أَحْلَى وَهَرَمَ إِلَّا مَا بَيْنِي عَلَيْكُمْ
الْخَيْرُ يُرِيدُ بِهَيْمَةٍ مَنَافِعُكُمْ بِهَيْمَتِكُمْ شَرَانُ عَدَاوَةٍ
لِلْمُخِيفَةِ تَخَفُ فَمَوْتِ، الْمَوْفُودَةُ، الْقَرْبُ
بِالْحَسْبِ يُؤْمِنُهَا فَتَوْتِ وَالْمُتَرَدِّدَةُ
تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ، وَالْمُتَلَفِئَةُ، تَطْلَعُ
الشَّاهِدُ نَا أَدْرَكَتْهُ يَتَحَوَّلُ بِدَيْبِمْ أَوْ
بَيْبِمْ فَادْبِمْ وَكُلُّ - ۶

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ
الْمَخْرَاجِ قَالَ مَا أَصَابَ مَحْيَاً فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ

۲۸۹۔ ذبیحہ اور شکار اور نہ شکار پر ہر قسم کا پڑنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
”تم پر ہر دھار کا کیا گیا ہے“ ارشاد پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے
ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو، اللہ تمہیں
آزمائے گا تمہارے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے
نیزے پہنچ سکیں الایہ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ”تمہارے
ایسے چوپائے مویشی جائز کئے گئے بجز ان کے جن کا ذکر تم سے
کیا جاتا ہے“ ارشاد ”یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے
ڈرو۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”العقد یعنی حلال
حرام سے متعلق احکام۔“ الایہ تلی علیکم ”ای الخنزیر“ بجز منکم
ای بکینکم ”شنان“ بمعنی عداوت ”المخفئة“ جس کا کلا
گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو ”الموقودة“ جسے لکڑی
سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے ”المرتوية“ جو بہاڑے
لڑھک کر گر جائے ”الطیحة“ جس بھری کو کسی جانور نے سینگ
سے مار دیا ہو پس اگر تم اسے دم ہاتے ہو یا لکھ گھاتے ہو
پاؤ تو ذبح کر کے کھاؤ کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی“

۲۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اسے زکریا نے حدیث بیان کی
ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار کوڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو انھوں نے
نے فرمایا کہ اگر اس کی دھار شکار کو لگے ”طیحة“ نامی ہے اور اس سے وہ مر جائے تو

يَعْرِضُ بِهِ فَمَوْوَقِيْدًا وَسَلْتَهُ عَنْ صَيْدِ
الْكَلْبِ فَقَالَ - مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فُكْلًا فَإِنِ
أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً فَإِنِ وَحَدَّثَ مَعَ كَلْبِكَ
أَوْ عَلَا بِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ
أَحَدًا مَعَهُ وَفَدَّ فَتَلَّكَ فَلَا تَأْكُلُ
فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَى
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ

عَلَى خَيْرٍ :-

باب ۲۹۹ صَيْدُ الْمِعْرَاجِ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ فِي الْمَشْهُوْلَةِ بِالْبُنْدَةِ قَدْ
تَلَّكَ التَّوْقُودَةُ - وَكَرِهَهُ سَالِمٌ
وَالْقَاسِمُ وَجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالحَسَنُ
وَكِرَّةُ الْحَسَنِ رَحِمَ الْبُنْدَةَ قَدْ فِي الْقُرَى
وَالْأَمْصَارِ وَلَا مِزَاجَ بَاسًا فِيهَا

سِوَاة :-

۲۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عِدَّةَ بَنِي حَاتِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِعْرَاجِ فَقَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ بِحَدٍّ فُكْلٌ
فَإِذَا أَصَابَ يَعْرِضُ بِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْدٌ
فَلَا تَأْكُلُ - فَقُلْتُ أَمْ سَيْدُ كَلْبِي؟ قَالَ
إِذَا أَمْسَكَتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فُكْلًا - قُلْتُ
فَإِنِ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّهُ لَمْ
يُكْسَلْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى غَنِيْمَةٍ قُلْتُ
أَمْ سَيْدُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ
قَالَ لَا تَأْكُلُ فَإِنَّكَ إِنَّمَا
سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ
تَسْمِ عَلَى آخَرِهِ

کھاو لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے ۔ (اور اس سے وہ مرجائے تو نہ
کھاؤ کیونکہ وہ بوجھ سے مرے ہوئے اور میں نے آنحضرت سے کتے کے شکار
کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے رکھے (اور خود
دکھائے) اسے کھاؤ کیونکہ کتے کے شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ
میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پکڑو تو میں
انہیں ہرگز تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہرگز کھاؤ
کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ)
اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

۲۹۰ - دھار دار لکڑی سے شکار۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے غلے سے مرجانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھر پور ذرہ
(بوجھ سے دباؤ سے مراد ہوتا ہے) اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم،
عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے، حسن رحمہ
اللہ علیہ کاؤل اور شہر میں غلے چلانے کو نا پسندیدہ سمجھتے
تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۲۴۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی سفیر نے ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی
بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب
تم اس کی دھار سے شکار کرو اور تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو
لگے اور اس سے وہ مرجائے تو وہ دباؤ سے مرے ہوئے اور اسے نہ کھاؤ میں نے
سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی (شکار کے لیے) دوڑاتا ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھو کہ شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے
ہو میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار میں سے کھائے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ اس نے تمہارے لیے نہیں
پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا
بھیجتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضرت نے
فرمایا کہ پھر اس کا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی
ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

باب ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمَغْرَاجُ بِعَرَضِهِ :

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ : قَالَ : كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَتْ : قَالَ : وَإِنْ قَتَلَتْ قُلْتُ وَإِنَّا نُرْهِى بِالْمَغْرَاجِ : قَالَ : كُلُّ مَا خَذَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ :

باب ۲۹۲ صَبَدُ النُّعُوسِ . وَقَالَ الْحَسَنُ

وَأَبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَبَدًا فَإِنَّ مِنْهُ مَيْدٌ أَوْ رَحْلٌ لَا تَأْكُلُ الذِّمِّيُّ بَانَ وَتَا كُلَّ سَائِرَةٍ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ قَطَعْتَ فَكْلَهُ . وَقَالَ الْأَعَشِيُّ عَنْ زَيْدٍ : لَا سَتَعُطَى عَلَى رَحْلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِبُوا حَيْثُ تَنَسَّرَ ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَصَلُّوهُ :

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْبُوعَةُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَتَأْكُلُ فِي أَنْبِئِهِمْ ؟ وَبَارِعٌ مِنْ صَبَدِ أَحْمَدٍ بِقَدْسِي وَبِكُنْهِ الْإِنْدِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكُنْهِ الْمُعَلَّمُ فَتَأْكُلُ بِهِ لِي ؟ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ عَلَيْهِمْ هَذَا فَلَا تَأْكُلُوا خِيَمًا وَإِنْ لَحَرْتُمْ دَاغًا فَغَسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا ، وَمَا صَدَّتْ بِقَدْسِي فَذَكَرْتُ

۲۹۱۔ جب دھاری دار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۳۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے ہمام بن حارث سے عروہ بن حازم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ! ہم سکھائے گئے کتے شکار پر چھوڑتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضرت نے فرمایا ہاں! اگرچہ بار ڈالیں! میں نے عرض کی کہ ہم دھاری دار لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھاری کو اچھا ڈالے تو کھاؤ، لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲۔ تیرکمان سے شکار حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ

جب کسی شخص نے شکار مارا اور اس کی وجہ سے شکار کا ہتھیار یا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہودہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مار تو کھا سکتے ہو، اور اعش رضی اللہ عنہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں سے زخم نکھین (اور فرمایا کہ) گور خر کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو اسے چھوڑ دیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۳۲۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیع بن زید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوالخیر خثعمی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! ہر اہل کتاب کی ہستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں جس میں وہ شہداء گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے، کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیرکمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تم نے ہر اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سرا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے۔

توان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیرکان سے
کہو اور زبیر چھینکتے وقت راہ کا نام لیا ہو تو اس کا شکار کھا سکتے ہو،
اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ (شکار کے لیے) کتے سے کیا ہو اور
شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

۲۹۳۔ کنکری اور فلے کا شکار

۴۴۳۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع اور
یزید بن اردن نے حدیث بیان کی اور الفاظ حدیث پرید کے ہیں مان سے
کہیں بن حسن نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے کہ عبداللہ بن مغفل رضی
اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری چھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ چھینکو
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری چھینکنے سے منع کیا ہے یا
آپ نے بیان کیا کہ آل حضور کھنکھانے کو ناپسند فرماتے تھے، اور
فرمایا کہ اس سے نہ شکار کیا جاسکتا اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جاسکتا۔
البتہ یہ کبھی راست توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی آپ
نے اس شخص کو کنکریں چھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث نہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری چھینکنے سے منع کیا یا
کنکری چھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی چھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے
دنوں تک گفتگو نہیں کر دوں گا۔

۲۹۴۔ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لیے تھا اور

نہ مویشی کی حفاظت کے لیے۔

۴۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن
مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وینار نے حدیث بیان کی کہا
کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس
نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لیے تھا اور نہ شکار کے لیے تو
روزانہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۵۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں خلف بن ابی سفیان نے
خبر دی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ شکار کے عادی لوگوں اور مویشی کی حفاظت کی
غرض کے سوا جس نے کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کمی ہو جاتی ہے

اسْمُ اللَّهِ كُلُّ، وَمَا صَدَّتْ بِكُلِّهَا
الْمَعْلُومَةُ كَرَّتْ اسْمُ اللَّهِ كُلُّ، وَمَا
صَدَّتْ بِكُلِّهَا، غَيْرُ مَعْلُومَةٍ مَا كَرَّتْ
وَمَا كَانَ كُلُّ،

باب الحَذْفِ وَالْبُتْدُقَةِ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَائِبٍ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ وَالْفُطَيْمِيُّ
عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ سَأَى
رَجُلًا يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَحْذِفُ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَذْفُ إِذَا كَانَ يَكْرَهُ الْحَذْفُ. وَقَالَ إِنَّهُ
لَا حِمَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا مَنَكِي بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّمَا
مَنْدُ مَكْرَدِ السَّبَبِ وَفَقَاءُ الْعَيْنِ تَحْسَرُ أَلْ
مَعْنَى ذَلِكَ يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أَحَدٌ مَعْنَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ نَهَى عَنْ الْحَذْفِ
أَوْ كِرَاهِ الْحَذْفِ وَأَنْتَ تَحْذِفُ أَلَا كَلَّمْتُكَ كَذَا وَكَذَا؟

باب ۲۹۴ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ

أَوْ مَاشِيَةٍ:

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْبَلَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ
مَاشِيَةٍ أَوْ حَارِبِيَّةٍ نَقَصَ كُلُّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ
۴۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمُكَلِّيُّ بْنُ زَيْدٍ جَعْفَرُ بْنُ خُبَرَةَ
عَنْ خُطْلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: مَنْ أَقْبَلَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ كَلْبِ
مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

۲۹۵۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر رکھانے کی حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمہارے سارے ہونٹے شکاری جانوروں کا شکار جو شکار پر چھوڑے جاتے ہیں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمھیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمہارے لیے پکڑے رکھیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب علیہ کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو پاک کر دیا، کیونکہ اس وقت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے، اس لیے ایسے کتے کو مارا جانے گا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، بیان نکس کر شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکرر سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت لا کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے خدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا کر ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لاؤ اس سے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھائے تو مجھے اندیشہ ہے

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبًا مَا سَيِّئَةٌ أَوْ مَنَّا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فَيُرَاطَانِ

۲۹۵۔ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَفَرَّطَ تَعَالَى تَسْتَوْنَكَ مَاذَا أُجِلَ لَهُمْ قَدْ أُجِلَ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الضَّوْأِدُ وَانْكَوَا سَبَّ احْبِرْ هَذَا اكْتَسَبُوا تَعْلِيمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا مَسَكُنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعٌ الْحِسَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ لَا إِثْمًا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعْلَمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبُ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَتَذَلَّ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ عَطَا، إِنْ شَرِبَ الْإِثْمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلٌّ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَاهِدٌ بْنُ مُطِيبٍ عَنْ بَيَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ لَنَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ: إِذَا أَمْسَكَتَ كِلَابَكَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا مَسَكُنَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنَّهُ أَهْلٌ

کراس نے ریشکار خود اپنے لیے پکڑا رکھا اور اگر دوسرے کتے بھی تھا تو کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

۴۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا جو تو تم نے کھاؤ، کیونکہ ریشکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ یہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیر سے مارا پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کچھ اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور وہ بلا علی نے بیان کیا، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیر سے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں۔ تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس کے اندر ان کا تیر ہی ہوتا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۹۷۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں آنحضرت نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر وہ کتا شکار پکڑ کے اوڑالے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضرت سے دھاردار کر دی سے شکار کا حکم پوچھا۔

أَنْ تَكُونَ لَنَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ مَخِيرَهَا فَلَا تَأْكُلُ ۖ

باب ۲۹۷۔ الصَّيْدُ إِذَا خَالَطَ مِنْ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَ مَا مَسَكَ وَقَتْلَ فُكُلٍ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كَلْبًا لَدَى مَيْدَانِهِمَا فَامْسُكْ وَتَقْتُلْ فَكُلْ تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَحْدَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَكْثَرُ سَمْعِكَ فُكُلٍ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي النَّبْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتُلُهُ أَثَرُهُ أَلْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ ثُمَّ يَحْدِثُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَمٌّ مُدٌّ قَالَ: يَا عَلُّ إِنَّ شَاءَ ۖ

باب ۲۹۷۔ إِذَا وَحِدًا مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ:

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي وَأَسْمَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَمْسَكَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَ مَا خَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي أَحَدًا مَعَ كَلْبٍ آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَحْذَا، فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمِ عَلَى غَيْرِهِ وَقَالَتْهُ عَنْ صَبِيدِ الْمُعْزَانِ فَقَالَ: إِذَا أَمْسَكَتْ بِحَدِّهِ فُكُلٌ وَإِذَا

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی جوڑائی سے
مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے گا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸۔ مشنہ شکار سے متعلق احادیث۔

۳۵۰۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے
بیان ہے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ ہم اس قوم سے
حقائق رکھتے ہیں جو ان کنوئوں سے شکار کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب
اپنا سکھا یا ہو کر آنا چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو اگر وہ نہ تھا تو اسے ہی لیے
شکار دلا یا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کتے نے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار
نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اذینہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر
اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۳۵۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور محمد سے احمد
بن ابی رجاؤ حدیث ثناء سلمۃ بن سلیمان عن ابی جبر
المبارک عن حیوۃ بن شمر یہ قال سمعتُ ربیعۃ
بن زید الدیلمی قال اخبرنی ابو ادریس ،
عائداً اللہ قال سمعتُ ابی ثعلبۃ الخثعمی رضی اللہ
عنه یقول انیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ انابا من قوم اهل الکتاب کل
فی انیتهم وامن منہم اہلبینہم یقوسی واهبید
بکلمہ لمعلک والذی لیس معلک فاختیر فی ما الذی
یحیل لنا من ذلک فقال : اما ما ذکرک انک یا من
قوم اهل الکتاب تا کل فی انیتهم فان وحبہم
غیر انیتهم فذلک تا کلوا فیما دین لہم فذلک
تا غلبوہا فذلک کلوا فیما د اما ما ذکرک انک
یا من صید فاصیدک بقوسک فاذا کراہم اللہ ثم
کل وما صیدت بکلمک الملعون فاذا کراہم اللہ فکل
وما صیدت بکلمک الذی لیس معلک فاذا کراہم
ذلک فکل

اَصْبَتْ يَحْذَرُهُمْ فَتَتَلَّ فَإِنَّهُ وَحِيدٌ
فَلَا تَأْكُلُ

باب ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي التَّصِيدِ

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُضَيْلٍ عَنْ
بَكْرِ بْنِ عَابِدٍ عَنْ حُدَيْجِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَتَّصِدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ ، فَقَالَ :
إِذَا أَرَأَيْتَ كِلَابَكَ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ
فَكُلْ مِنْهَا مَنْكُنْ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ
فَإِنْ أَخَافَ أَنْ يَكُونَ رِثْمًا مَسْكًا عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ
خَالَطَهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ حَبِيزَةَ . وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ
بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شَمْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ
بْنَ زَيْدٍ الدِّيلَمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ ،
عَائِدًا لِلَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارٌّ مِنْ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ كُلُّ
فِي الْيَتِيمِ وَآمِنْ مِنْهُمْ أَهْلُ بَيْنِهِمْ يَفُوسِي وَأَهْلُ بَيْدِ
بِكَلْمِهِ لِمَعْلُوكٍ وَالَّذِي لَيْسَ مَعْلُوكًا فَاخْتِيرْ فِي مَا لِلَّهِ
يُحِيلُ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ : أَمَّا مَا ذَكَرْتُ أَنَّكَ يَا مَنْ
قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي الْيَتِيمِ فَإِنْ وَحَبَهُمْ
غَيْرُ الْيَتِيمِ فَذَلِكَ تَأْكُلُوا فِي مَا دِينُ لَهُمْ فَذَلِكَ
تَأْكُلُوا هَاشْتُمْ كُلُوا فِي مَا دِ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ أَنَّكَ
يَا مَنْ صَيْدٍ فَاصْصِدْ بِقَوْسِكَ فَإِذَا كَرَاهَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ
كُلْ وَمَا صَيْدْتَ بِكَلْمِكَ الْمَلْعُونِ فَإِذَا كَرَاهَهُمُ اللَّهُ فَكُلْ
وَمَا صَيْدْتَ بِكَلْمِكَ الَّذِي لَيْسَ مَعْلُوكًا فَإِذَا كَرَاهَهُ
ذَلِكَ فَكُلْ

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

۳۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

نے ابوقتہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دوسرے حضرات تو اطمینان سے ہوئے تھے۔ لیکن میں نے اطمینان نہیں باز دھا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی برتی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں میں نے جو نظر ڈالی، تو ایک گور خر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم! میں نے کہا کہ یہ تو گور خر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا وہی ہے یہ اپنا گور خر اصول گیا تھا۔ اس لیے ان سے کہا کہ مجھے میرا گور خر دے دوں لیکن انھوں نے کہا کہ ہم اس میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے نیچے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا، پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم اسے چھو نہیں گئے بھی نہیں جتنا بچہ میں ہمارے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے تو اس کا گوشت کھایا، لیکن بعض نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ کھا جاؤ اب میں تمھارے لیے آئینورم سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضرت کے پاس پہنچا اور آپ سے واقف بیان کیا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا تمھارا پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے وہی نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ، کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مہیا کیا ہے۔

۴۰۰۔ اشرقتا کا ارشاد: حلال کیا گیا ہے تمھارے لیے۔
دریا کا شکار،

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور اس کا کھانا وہ ہے جسے پانی نے باہر چھینک دیا ہو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مر کر پانی کے اوپر جائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا کھانا اسے ملو اور با کام واد ہے۔ سوا اس کے جو بھر گیا ہو۔ جھینگے کو بیوی نہیں کھاتے، لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر دریا کی جانور ذبح ہے، (اسے کھانے کے لیے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے عطاء نے فرمایا کہ دریا کی پرندے کے

سَمِعْتُ أَبَا تَمَّازَةً قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهَمَّ فُجْرَمُونَ وَأَنَا رَجُلٌ حُلٌّ عَلَى فَرْسٍ وَكُنْتُ رَقَاءً عَلَى الْجَبَالِ قَبِينَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بَيْنَنَا النَّاسَ مُتَشَوِّبِينَ لِيَشْفَى مِنَّا هَبَّتْ أُنْظَرُ فَإِذَا هُوَ جَمَارٌ وَحُشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا؟ قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ جَمَارٌ وَحُشٍ فَقَالُوا هُوَ مَا دَأَيْتُ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوَّلِي فَقُلْتُ لَهُمْ: إِنَّا وَلَوْ سَوَّلِي فَقَالُوا لَا نَعْبُدُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ فَكُفَّ مَخْرِبَتِ أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَلِكَ حَتَّى عَقَدَتْهُ نَا قُلْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا نَا سَحَلُوا، نَا كُوا لَا نَسْتُهُ حَتَّى جِئْتُمْهُمْ بِهِمْ نَا فِي بَعْضِهِمْ وَ أَكَلْ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ: إِنَّا اسْتَوْفَيْتُمْ لَكُمْ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكْتُمْ، فَكَانَتْ تَشْتَهُ الْخَبْرَ نَيْتُ فَقَالَ لِي: أَتَجْعَلُ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: كَلُّوا فَهَرُطُكُمْ أَطْعَمَكُمْ وَهُ

اللہ! **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ۔**

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُ الْبَحْرِ مَا أَقْبَلِيهِ، وَ قَالَتْ أُمُّ بَكْرٍ: الطَّيْرُ حَلَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَدَرْتُ مَعًا وَالْخَيْرُ مَا لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَالنَّحْرُ نَا كَلَهُ۔ وَقَالَ شَرِيحٌ: صَاحِبُ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَدْرُومٌ۔ وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَا الظُّنْدُ فَأَمَّا أَنْ

ثَبِّحْهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ
مَنِ ابْنُ الدُّمَّارِ وَقَالَتِ السَّيْلُ أَمِينُ
يُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا هَذَا
عَذَابٌ مُّذُنَّاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
وَمِنْ مَلِكٍ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَذَكَبَ
الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى
سُرُجٍ مِّنْ حُلُودٍ صِلَابِ الْمَاءِ
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَوَاتَّ أَهْلِي أَكَلُوا
الصُّفَادَ لَمْ يَطْعَمْتُمْ - وَلَمْ يَكِدِ
الْحَسَنُ بِالسَّلْحَةِ فَارْتَابَا - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ هَمَّ بِالسُّحْرِ
وَأَنْ يَصَادَ نُصْرَانِيٌّ أَوْ يَجُودِيٌّ أَوْ يَجُوسِيٌّ -
وَقَالَ أَبُو بَالَسَةَ دَاوُدُ فِي الْمُرَى ذَبَحَ
الْحَنْزَلُ النَّيَّانَ وَالشَّمْسُ

۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ سَمِيعٍ حَاجِرُ أَصْحَابِ اللَّهِ
عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَطِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجَاءَ جَوْعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الدُّجْرُ حَوْثًا مِّنَّا لَمْ
يُزَيِّمْ لَدُنْهُ يَقَالُ لَنَا الْقَضَبُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ
نَغْفُ شَهْرًا فَاحْتَدَّ أَبُو عُبَيْدَةَ عَقَبًا
مِّنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّائِبُ
تَحْتَهُ

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ
عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ حَاجِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا شِمَا قَةً وَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیے۔ ابن جریر نے
فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور
سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ وکراس کا
کھانا بلا ذبح جائز ہو، فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے ردیل کے طور پر
اسی آیت کی تلاوت کی کہ "بہر بہت زیادہ میٹھا ہے" اور یہ سب
زیادہ کھار ہے، اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت
رہیگی (کھاتے ہو)، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمڑے
سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور دشمن نے فرمایا کہ اگر میرے
گھردارے میڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا،
اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ فرائی
نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا عجمی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ نے امرؤی کے متعلق فرمایا کہ چھلی اور سورج کی
دھوپ نے اسے ذبح کر لیا ہے۔

۴۵۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی عن سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن جریر نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انہوں نے جابر
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خطیب میں شریک تھے، ہمارے
امیر الجیش ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے
ایک مردہ چھلی باہر پھینکی، اسی چھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے غنیمت سمجھتے
ہم نے وہ چھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی
ایک ٹہری لے کر دکھائی کر دی، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کی ٹپے
سے گزر گیا۔

۴۵۷ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں سعیدان نے خبر دی،
ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان
کیا کہ ابن کثیر صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابو عبیدہ

لے عرب شراب میں پھسپس ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور اس کا سرکا بناتے تھے۔ اور اسے مروی کہتے تھے ابو دراد رضی اللہ عنہ کہنا چاہتے
تھے کہ شراب میں چھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سرکا بنایا جاتا ہے تو وہ سرکا حال ہے شراب کا سرکا کہ احناف کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کا ثار اور دو وسط اسلاف کے اقوال کے ذریعہ بتایا جاتے ہیں کہ تمام دریائی جائزہ حال میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی
دریائی جائزہ دل میں بڑی گنجائش ہے، جیسا کہ معلوم ہے احناف تمام دریائی جائزہ دل کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل و دلائل طرف میں۔

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَرِهْتُ أَنْ يَتَقَرَّبَ نَيْسَ فَا مَاتَ بِنَا جُودُ
 شَرِيكٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسَمِعْتُ جَبِيْشَ الْخَبْطَ
 وَالنَّيَّ الْبَحْرُخُوْنَا يَقَالُ لَهُ الْغَيْدُ فَا كَلْنَا نَصْفَ
 شَهْرٍ قَدْ أَذْهَبَ يَوْمُكُمْ حَتَّى مَلَعْتُ أَجْصَامُنَا قَالَ
 فَا حَتَّى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَلَعْنَا مِنْ أَهْلَانَا
 مَنَصَّبَهُ فَمَرَّ الرَّكْبُ مَحْتَضَةً وَكَانَ
 نَيْسًا رَحْبًا فَلَمَّا إِشْرَدْنَا الْخَوْفُ نَحَرًا
 مَلَأَتْ حَبَا ثِيْرَتُنَا ثَلَاثَ
 حَبَا ثِيْرَتُنَا ذَهَابُ
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

بَابُ مَا يَنْبَغِي

بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَا رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُلًّا مَعَ الْجَرَادِ
 قَالَ سَفِيَّانٌ وَأَجْرُ عَوَامَةٍ وَاسْمُ أَيْدٍ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ
 عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ

بَابُ آيَةِ الْخَوْسِ وَالْمَيْتَةِ

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ خُوَافِ بْنِ شَرِيْحٍ
 قَالَ حَدَّثَنِي رَيْبَعَةُ بْنُ صَيْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنِي أَبُو إِسْرَائِيلَ الْخَوْلَاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
 ثَعْلَبَةَ الْخَضَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِسُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَمَا نَفْعُ
 فِيهِ الْإِسْلَامَ وَبَارِسُ مِنْ صَيْدٍ أَوْ صَيْدٍ يَفْقَدُ وَيُؤْخَذُ
 وَصَيْدٍ يَكْفِي الْمَعْلُوكَ وَيَكْفِي النَّبِيَّ لَيْسَ بِمَعْلُومٍ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَاذَا كُنْتَ
 أَتِيًّا بَارِسُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَمَّا خَلَوْا فِي الْإِسْلَامِ
 إِذْ أَنْ لَا تَجِدُوا وَاحِدًا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَيْدًا فَافْسِلُوا

رضی اللہ عنہ تھے، جس قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھتی تھی۔
 پھر لکھا، آخر ہوجانے کی وجہ سے، ہم سخت محروک اور فاقہ کی حالت میں تھے،
 نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ہم سلم کے بچے (غلبہ) کھا کر وقت گزارتے تھے،
 اسی لیے اس ہم کلام "جیش الخبط" پر لگیا، اور سمندر نے ایک مچھلی باہر ڈالی، وہی
 جس کا نام غبر تھا، ہم نے اسے اُدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے
 طور پر اپنے جسم پر لی جس سے ہمارے جسم تندرست ہو گئے۔ یہاں کیا کہ پھر
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کی بڑی لے کر کھڑکی کی تو ایک سوار اس
 کے نیچے سے گزر گیا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب رقیس بن سعد بن عبادہ
 رضی اللہ عنہ تھے جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے تو انھوں نے ہمارے لیے
 تین اونٹ ذبح کر دیئے۔ بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اس سے منع
 کر دیا۔

۳۰۱ - ڈی کھانا

۲۵۸ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
 ان سے ابن یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی سفیان ادنی رضی اللہ عنہ سے
 سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزوہوں میں شریک ہوئے،
 ہم ان غزوہ کے ساتھ ڈی کھاتے تھے سفیان، ابو خزیمہ اور اسلمی نے ابو یعقوب
 کے واسطے سے بیان کیا، اور ان سے ابن ابی ادنی رضی اللہ عنہ نے سات، فرد

ربا شک کے

۳۰۲ - جو بیوں کا برتن اور مردار

۲۵۹ - ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیا بن شریح نے کہا کہ
 مجھ سے رجیع بن زید دمشقی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ادریس خولانی
 نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ثعلبہ خثعمی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی،
 بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
 ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے بتوں میں کھاتے ہیں، اور ہم شکار گاہ
 میں رہتے ہیں اور میں اپنے تیرکان سے بھی شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے
 کتے سے اور بے سدھائے کتے سے بھی، انھیں مرنے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے
 کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے بتوں میں نہ کھایا کرو، البتہ اگر کوئی
 معزز ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انھیں دھو دیکر اور دھو کر کھایا کرو۔ اور جو تم
 نے یہ کہا ہے کہ تم شکار گاہ میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیرکان سے کرو اور اس

انشرک کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شرکاء تم نے اپنے سداہنے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شرکاء تم نے اپنے بھائی سے کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ ہم سے مکی بن البرہم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زبیر بن ابی عبدیہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طبع خیر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ آگ تم لوگوں نے کس لیے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے چھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ) ہے اسے ہم چھینک دیں اور برتن دھو لیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہرکتا ہے۔

۳۰۳۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصداً اچھوڑ دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اور دکھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام دیا گیا ہو اور بلا شہرہ بے سلی ہے“ اور کوئی نیک کام اچھول جانے والے کو فاسق نہیں، کہا جاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو پیڑ پڑاتے ہیں، تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے“

۴۶۱۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے ان سے عبید بن رافع نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے کہ ہم، لوگ بھوک اور فاقہ میں مبتلا ہوئے پھر ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضرتؐ سب سے چمچے تھے، لوگوں نے جدی کی، بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی غنیمت کے جانوروں کو ذبح کر لیا، اور ہانڈیاں کچنے کے لیے چڑھا دی، پھر جب آنحضرتؐ واپس پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضرتؐ نے غنیمت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو ہٹا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

وَكُلُوا إِذَا مَا ذَكَرْتُمْ آتَاكُمْ بِأَرْزَنِ مَيْدٍ فَمَا هِيَ تَقُولُ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا وَصَامِدَاتٍ بِكَلْبَةِ الْمُحَرَّمِ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا وَصَامِدَاتٍ بِكَلْبَةِ اللَّهِ لَيْسَ بِعَلَمٍ فَاذْكُرُوا ذَكَرْتُ كَلْبَةً ۴۶۰۔ حَدَّثَنَا الْيَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا آمَنُوا يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ أَوْقَدُوا النَّيِّرَانَ، قَالَ الْيَزِيدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النَّيِّرَانَ؟ قَالَ لَحُومَ الْحُمُرِ لَا شَيْئَةَ، قَالَ أَهِيَ تَقُولُ أَمَا فِيهَا دَاكِسَةٌ وَأَمَّا دَرَاهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ، مُخْرِجٌ مَا بَيْنَهُمَا فَظَلَمْنَا فَقَالَ الْيَزِيدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ

بِاسْمِ اللَّهِ الشَّيْئَةَ عَلَى النَّارِ نَبِيحَةٌ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَسِّرًا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَمْ يَأْسَ وَقَالَ اسْمُهُ تَعَالَى، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْهَا لَمْ يَنْ كَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِسْمُهُ كَفَسَتْ، وَالتَّاسِيَةُ لَا يَسْتَشِي فَاسِغًا، وَقَوْلُهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانِ لَيُؤْمِنُ إِلَى أَدْلِيَاءِ بِهِمْ لِيَجَا دِلُّوكُمْ وَإِنْ أَلْفَمُوهُمْ لَنُكَلِّمُنَّكَ مَكُونُ ۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَفِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَبَابَةَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَاصَابَ النَّاسَ حُجْرٌ فَأَصْبَحْنَا إِيَّاهُ وَغَنَمًا وَكَانَ الْيَزِيدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرَابِ النَّاسِ فَعَجَلُوا فَانْصَبُوا النَّضْلَ وَسَفَدُوا فَمِنْهُمْ الْيَزِيدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَرَ بِالْقَدْرِ فَكَفْتُ ثُمَّ قُمْتُ فَقَدَلْتُ عَشْرًا مِنْهُ الْعُثْمُ بِبَعِيرٍ فَنَتَا مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرُ فَظَلَمُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَفْجِدُ فَنَحِسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبَيْتِنَا الْبَقَايَا
أَوَّامًا وَكَأَوَّامٍ الْوَحْشِ فَمَا مَدَّ عَنْكَ كُمُ
فَا مَنَعُوا جِهَ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ حَبَّيْنَا إِنَّا
لَنَرْجُوا وَلَنُخَافُ أَنْ تُلْقِيَ الْعَدُوَّ عِنْدَنَا وَلَنَكْسِرَ
مَعَنَا مَدَى فَنَنْذِرُ بِحُ الْفَقْصِ فَقَالَ مَا
أَهْرَأَ السَّامُ وَذُكِرَ سَمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ
السَّبْتِ وَالْفَقْصِ وَمَا خَيْرُكُمْ
مَعَهُ مَا السَّبْتِ فَفَعَلُوا
وَأَمَّا الْخُفْرُ فَهِيَ
الْحَبَشِيَّةُ

باب ۳۰۴ مَا ذُكِرَ عَلَى النَّبِيِّ وَالْأَهْلِ مِنْهُ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَصْحَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ ابْنِ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْنَ بْنَ عَمْرٍو وَبَنِي
زَيْدٍ بِأَسْفَلِ بَلَدَةٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرَةً فِيهَا خَمْرٌ فَأَجَابَتْ
تَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا تَذْجُونَ
عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَصِلُ إِلَى مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

باب ۳۰۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَنْذِرْ بِحُ عَلَى اسْمِ اللَّهِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَدِّ بْنِ سَفْيَانَ الْجَلْبِي قَالَ
صَحَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا
ذَاتَ يَوْمٍ فَأَذَا النَّاسُ قَدْ ذُجِحُوا فَخَافُوا هُمْ قَبْلَ
الْمَلَأَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ سَأَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَهُمْ قَدْ ذُجِحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذُجِحَ

کا نشان کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بڑک کر کھا جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو جیسا کہ جان لیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مدبھڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) کڑھی سے ذبح کر لیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز بھی غولی بہاؤ لے اور ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ ذبح کرنے والا اگر دانت اور ناخن نہ ہو چاہیے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ بڑی ہے (اور بڑی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ جشتیوں کی چھری ہے۔

۳۰۴ - وہ جانور جنھیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۲ - ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز یعنی ابن المختار نے حدیث بیان کی انھیں موسیٰ بن عقیقہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکل حضورؐ کی زید بن عمرو بن نوفل سے مقام بلح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ بیان آنحضرتؐ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضرتؐ نے دوسرا خرما جس میں گوشت تھا (اور جسے لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا تھا) زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے۔

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے ان سے اسود بن قیس نے ان سے جندب بن سفیان بھی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیک مرتبہ قرظی کی، کچھ لوگوں نے عبد کی نماز سے پہلے ہی قرظی کر لی تھی، جب آنحضرتؐ نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آنحضرتؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قرظیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قرظی ذبح کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری

متابعت علی نے در اور دی سے کیا اور اس کی متابعت ابو خالد اور طعن دی نے کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَهْلَ الْكُتَابَ وَشَهِدَ مَعَهُ

مِنَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَعَلَيْهِمْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَلَعَلَّكُمْ الْتَمِينَ أُولَئِكَ الْكُتَابُ الَّذِينَ لَكُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الَّذِينَ أَعْلَمَ اللَّهُ وَعَلَيْهِمْ دِينًا مَعَهُ فَلَا تَغْرِبُوا عَنْهُمُ إِلَى الْبَاسِ بِذُنُوبِهِمْ فَمَنْ سَأَى الْعَرَبُ ابْنَ مِمْتَلَةٍ يُبْسِي لِيُنْفِرَ إِلَيْهِ فَلَا تَأْكُلْهُ وَإِنْ لَمْ تَسْمَحْهُ فَقَدْ أَهْلَكَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِمْ كُفْرُهُمْ وَمِنْ كُفْرِهِمْ عِيَالُهُمْ تَحَرَّاهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْرَأْهُمُ لَا بَاسَ بِهِمْ بِخِيَارِ الْأَعْلَفِ

خلف:

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لِمُحَاصِرَةِ قَصْرِ خَيْبَرَ فَدُخِيَ إِنْشَانٌ بِجَرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَتَرَوْتُ لَأَخَذْتُ مَا لَتَفْتُ فَإِذَا السَّيِّئُ مَلَى إِلَهُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَابٌ يَجْهَرُ

بِالْأَبِ مَا نَدَّ مِنَ النَّعْمَةِ لِحَرْفِهِمْ مَنَزَلَهُ الْوَحْشِ، وَأَحْبَارُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَخْبَرَكَ مِنَ النَّعْمَةِ مِمَّا فِي يَدِكَ فَهَوُ كَالصَّيْدِ فِي بَيْتِي يَدِي فِي بَيْتِي مِنْ حَيْثُ قَدَّمْتُ عَلَيْكَ مِنْكَ كِبَرٌ وَمَا أَيْ ذَلِكَ عِيَالُهُ وَابْنُ عَسَمٍ وَ

عَاشِيَةُ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَكَّانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُمَيَّانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

۳۱۰۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربیوں خواہ وہ اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور ان کو گول کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی ہے، تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے" نہ ہی نے فرمایا کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ وہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ، اور اگر سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی بنی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے حسن اور ابوسعید نے فرمایا کہ غیر مخزون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے

۴۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیمہ کے قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک عقیدہ چھیدکا جس میں رہبروں کے ذبیحہ کی چربی تھی، میں اس پر جھپٹا کہ اٹھاؤ، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں آنسوؤں کو دیکھ کر شرم گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "طعامہم" مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

۳۱۱۔ جو باپ تو جانور بزرگ جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے قابو میں ہونے کے باوجود تمہیں عاجز کر دے (اور ذبح کرنے دے) وہ بھی شکاوی کے حکم میں ہے۔ اور فرمایا کہ (اوش اگر کوش میں گر جائے تو جس طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

۴۶۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

نے فرمایا کہ اگر سرکٹ جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۶۳۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا خر کیا اور اسے کھایا۔

۴۶۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عہدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑا خر کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑے کو خر کیا اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں چھری مار کر اچھلے کھایا۔ یہی کی متابعت و کسب اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے "خر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳۔ زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا، یا ہڈی کے تیروں کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

۴۶۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ ابی بکر کومیس النضر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ابی ربیع کے خیال گیا، آپ نے وہاں چند لوگوں کو یا زور اڑوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو ہانڈھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو ہانڈھ کر مارنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۶۷۔ ہم سے احمد بن یحیٰقوب نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن سعید بن عوف نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے بیان تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی ہانڈھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قریب گئے، اور اسے کھول دیا پھر مرغی کو اور بچے کو اپنے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کر دو کہ اس جانور کو ہانڈھ کر مارنے میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آل حضور نے کسی جنگی جانور یا کسی بھی جانور کو ہانڈھ کر جان سے مارنے سے منع کیا تھا۔

فَلَا بَأْسَ بِهِ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا دُرَيْمٌ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ أَنَّ امْرَأَةً عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَسَّ نَاحِلِي عَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَسْنَا فَاكَلْنَاهُ ۖ ۴۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عُبَادَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذُفِحَ عَلَيَّ عَمْرٌ دَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَسْنَا وَخَسَّ بِالْمَدَنِيِّينَ فَاكَلْنَاهُ ۖ ۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَمْرٍ دَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَسْنَا فَاكَلْنَاهُ ۖ ثَابَعٌ وَكَيْسٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ فِي النَّحْرِ ۖ

بِالسَّيْلِ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَثَلَةِ وَالْمُضْبُورَةِ وَالْمُجْتَمَةِ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ امْرِئٍ مِنَ الْخَنَكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَسْنَا فَاكَلْنَاهُ وَنَحَرْنَا لِنَصْبُو دَجَاجَةً يَزْمُونَهَا فَقَالَ امْرُؤٌ نَحَرْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْبُرَ الْعَمْرَاءَ ۖ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَةَ جَدَّتِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنََّّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغَلَا مِزْبَاحِي رَابِطٌ دَجَاجَةٌ تَرْمِيهَا نَفْسِي إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَمَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَقَالَ لِمَ مَعَهُ فَقَالَ اسْتَجِرُوا غَلَا مَكْرُومًا أَنْ يَنْصَبُوا هَذَا الْعَمْرُ لِيَقْتُلَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ نَصْبَ عَمْرٍ أَوْ غَيْرَ هَذَا لِقَتْلٌ ۖ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
عُمَرَ قَمَرًا بَعْثِيَةً أَوْ بَغِيرًا نَصَبُوا دَاجِيَةً
تَبْدُؤُهَا فَلَمَّا أَذَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ قُوَّعَهَا وَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ السَّيِّئَ عَلَى اللَّهِ عِيبٌ
وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا تَابَعَهُ سَلِيمَانُ
عَنْ شُعْبَةَ ۝

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الْمُبَالُغُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ
السَّيِّئَ عَلَى اللَّهِ عِيبٌ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيْدَرِ
وَقَالَ عُمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ السَّيِّئِ
مَنْ عَلَى اللَّهِ عِيبٌ وَسَلَّمَ ۝

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْزَابٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
مَيْزِينٍ عَنْ ابْنِ السَّيِّئِ عَلَى اللَّهِ عِيبٌ وَسَلَّمَ أَمَّا نَحْنُ
عَنِ التَّهْبَةِ وَالْمَثَلَةِ ۝

بَابُ الدَّحَاجِ

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي حَلَابَةَ عَنْ مَنْ هَدَمَ الْخَبْرَ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ
ابْنَ السَّيِّئِ عَلَى اللَّهِ عِيبٌ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ دَحَاجٌ ۝

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَوْ رِشَبُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي تَيْمِيَّةٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ دَحَاجٍ
قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْبَغْدَادِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَهُ هَذَا الْحَبَشِيُّ مِنْ حَبَشٍ أَخَاهُ فَأَنَّى يَطْعَامُ
بَيْنَهُ لَحْمٌ وَدَحَاجٌ فِي الْقَوْمِ رَحْبٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ
فَلَمَّا مَدَّ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أُوذُنُ فَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ
أَبِي سَأَلْتُ عَنْهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَدَرْتُ فَصَلَّمْتُ أَنْ
لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أُوذُنُ أَخْبَرْتُكَ أَوْ أَحْيَا شَيْئًا

۳۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
ان سے ابو بشار نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کی کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنہوں
نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر نیزہ کا نشانہ کر رہے تھے جب انہوں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اس
کی متابعت مسلمان نے شیعہ کے واسطے سے کی۔

۳۷۹۔ ہم سے مہبال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عمر
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی
زورہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے اور عدی نے بیان کیا، ان
سے سعید نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم
۳۸۰۔ ہم سے حجاج بن مہبال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن رزید
سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آں حضور نے اور
مشہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۳۱۴۔ مرغی

۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے
ان سے ابوبکر نے ان سے ابوقحافہ نے ان سے زہد جوی نے ان سے ابوموسیٰ
یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی
کھاتے دیکھا ہے۔

۳۸۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوبکر بن ابی تمیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے ان سے زہد نے
بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہم میں اور اس قبیلہ جرم میں
بھائی چارہ تھا۔ چونکہ نالایا گیا۔ جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ سامعین میں ایک شخص
سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا، لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی
اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا
تھا۔ اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی اور میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا
گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شریک ہو جاؤ میں تمہیں خبر دیتا

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَفَقِرَ
مِنَ الْأَشْعَرِ بَيْنَ قَدَافَتَيْهِ وَهُوَ غَضَبَانُ وَفِي
هُوَ يُعْطِيهِمْ نَعْمًا مِّنْ نَّعِيمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَفْضَلْنَا
فَخُفَّتْ أُنْ لَّا تَحْمِلُنَا قَالَ مَا عَيْنِي مَا أَحْبَبْتُكَ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِغَيْبٍ مِّنْ إِبِلٍ فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِ جُؤُنُ
أَيْنَ الْأَشْعَرِ جُؤُنُ؟ قَالَ فَأَعْطَانَا خُمْسَ
ذُرْدَعٍ الَّذِي رَأَى فَلَبَّسْنَا بِهِ عَيْرَ بَعِيدٍ
فَقُلْتُ رَدِّهَا عَلَيَّ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ، فَوَدَّ اللَّهُ لَيْتَ تَعَفَّلْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ
لَا يَقْبَلُهَا أَبَدًا، فَرَحَجْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمِلْنَاكَ
وَنَحْنُ كُنَّا أَنْ لَّا تَحْمِلُنَا فَظَنْنَا أَنَّكَ نَسِيتُ
يَمِينَتِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ
إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَآ أَحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا حَمْلًا مِّنْهَا
إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ
وَنَحْنُ لَهَا

۴۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاكِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ
غَدَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا

۴۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ حُذُومِ الْخَمِيرِ وَرَخَصَ فِي الْحُومِ الْخَيْلَ :-
بِالْإِصْبَعِ الْحُومِ الْخَمِيرُ لَا شَيْءَ فِيهِ وَنَبِيٌّ عَنْ

ہوں یا ر آپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہیں آنحضرت کی
خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کا ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضرت کے
سامنے آیا تو آپ حضور میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔
اسی وقت ہم نے آنحضرت سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضرت
نے قسم کھائی کہ آپ ہیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا
کہ میرے پاس تمہارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضرت
کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعر کہاں ہیں؟
اشعر کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضرت نے ہمیں پانچ سفید گول اونٹ
دیئے۔ آنحضرت نے ایک تو ہم غاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں
سے کہا کہ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا اگر ہم نے آنحضرت کو آپ کی قسم
کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی خلاص نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضرت کی
خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری
کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے
کی قسم کھالی تھی ہمارے خیال میں آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں کہ اونٹ عطا
فرمائے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری
کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے جابا تو کبھی ایسا
نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھاؤں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس
سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور مجھ وہی نہ کر دوں جو بہتر ہے میں قسم
توڑ دوں گا اور وہی کر دوں گا جو بہتر ہوگا،

۴۸۳- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاکمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ
عنها نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح
کیا اور اسے کھایا۔

۴۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے عمر بن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد
رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جبک خیمہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے
کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔

۳۱۶- پانچ گھوڑوں کا گوشت۔ اس باب میں مسلمہ رضی اللہ عنہ کی

اسلام شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِحٍ وَثَافِيعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خُورَمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ لِيَوْمِ خَيْبَرٍ:

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَالِجَةُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَافِيعٍ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِحٍ:

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَمِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَمِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُنْعَرِ قَامَ خَيْبَرٍ وَلُحُومِ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ:

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَمِيٍّ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخْفٍ فِي لُحُومِ الْأَهْلِيَّةِ:

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ مَوْلَى الْأَنْبَرَاءِ وَأَبْنَى أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ:

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَأَى أَخْبَرَ أَنَّ أَبَا قُحَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَالِجَةُ الزُّبَيْدِيِّ وَعَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ عُمَرَ وَالْمَسَاحِقُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ:

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۸۵۔ ہم نے مسدد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۳۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۳۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں محمد بن علی کے صاحبزادے عبد اللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پالتو گھوڑوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۳۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۳۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے براہ اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۳۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسلم نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو ذر نے خبر دی اور ان سے ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھوڑوں کے گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیری اور عقیل بن ابی شہاب کے واسطے سے کی۔ مالک، معمر، مجاشع، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

نَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّيِّعِ ۖ
 ۴۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
 الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَهُ جَاءٌ فَقَالَ أَكَلْتُ الْحُمُرَ نَحْنُ جَاءٌ
 فَقَالَ أَكَلْتُ الْحُمُرَ نَحْنُ جَاءٌ جَاءٌ فَقَالَ
 أَفَنِيَبَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادٍيًا مُنَادِيًا فِي
 النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَهْتَبَانِكُمْ مِنْ حُلُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
 فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَأُكِنَّتِ الْعُقُورُ وَإِنَّمَا تَنْفَعُ بِاللَّحْمِ ۖ
 ۴۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُبَيْكُنُ قَالَ
 عَمْرُو قُلْتُ لِحَا مِرْبَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ كَذِبٌ
 كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عُمَرَ الْعِصَارِيُّ حِينَئِذٍ
 بِالْبَصَرَةِ وَلَكِنْ أَفِي ذَلِكَ الذُّخْرُ بْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ
 قُلْنَا أَمِيرًا فِيمَا أَوْحَى إِلَيْنَا خَرْمَانًا ۖ

باب ۳۱۷ أَكَلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّيِّعِ ۖ

۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
 عَنْ أَكَلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّيِّعِ نَابَهُ يُوَيْسَ وَمَعْمَرُ
 وَابْنُ عَمِيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنْ الزُّهْرِيِّ ۖ

باب ۳۱۸ حُلُومُ الْمَيْتَةِ ۖ

۴۹۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
 بْنُ زَبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
 شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَيْتَةٍ فَقَالَ

سَلِّحْ " ذِي نَاب " کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانت ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کرتا ہے۔ درندہ دانت تو تمام جانوروں ہی کے ہوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔ ۶

اللہ علیہ وسلم نے ہر دندانِ میٹھس درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

۴۹۱- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نقل سے خبر دی، انھیں ابوبکر نے۔ انھیں محمد نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت نے ایک منادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کر لیا کہ اللہ اللہ اس کے رسولؐ نہیں گوشت کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ چنانچہ اس وقت اللہ دی گیش حالانکہ ان ہی (گدھے کا) گوشت کھا رہا تھا۔

۴۹۲- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا ہے کہ وہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھوڑوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ حکم بن عمرو اور غفاری رضی اللہ عنہما نے یہیں بعد میں یہی بتایا تھا، لیکن علم کے سمندر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، اور راستہ حل میں اس امر کی تبادلت کی: "قل لا جدر فیما اوحی الی عمر"۔

۳۱۷- ہر دندانِ میٹھس درندے کے گوشت کھانے کے متعلق

۴۹۳- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوالدیس خزاعی نے اور انھیں ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دندانِ میٹھس درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عبیدہ اور جابر بن زید نے زہری کے واسطے سے کی۔

۳۱۸- مردار جانور کی کھال

۴۹۴- ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار کو بڑی کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کوئی نہیں

اٹھایا لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردار ہے، انھوں نے فرمایا کہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

۴۹۵۔ ہم سے خطاب بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن عجلان نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن جبیر سے مسئلہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار پر کمرے کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اس کے مانگوں کو کیا ہو گیا ہے، کاش وہ اس کے چمڑے کو کام میں لاتے،

۳۱۹۔ مشک :

۴۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن قنقاع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ذر بن عمرو بن بربہ سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخمی بھی اللہ کے لئے سے زخمی کیا گیا ہو گا اسے قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہو گا اس کا رنگ تو خون ہی جیسا ہو گا، لیکن اس میں مشک جیسی خوشبو ہو گی۔

۴۹۷۔ ہم سے محمد بن علاؤ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابوسلمی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک اور بُرے ہم نشین کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور جھٹی دھونکنے والے جیسی ہے جس کے پاس مشک ہے اور جھٹیں اس کی ہم نشین حاصل ہے، وہ اس میں سے یا جھٹیں کچھ تھکے طور پر دے گا، یا تم اس سے خیر سکونگے یا کم از کم، تم اس کی عمدہ خوشبو سے محفوظ ہو گے گی۔ اور جھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے دھوئی کی آگ سے اجلا دے گا یا جھٹیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبو پڑے گی۔

۳۲۰۔ خرگوش

۴۹۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک خرگوش کا بچہ کیا ہم انہوں میں تھے لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے دونوں کھٹے یا رگوں سے بیان کیا کہ اس کی دونوں اینٹیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں اور انھوں نے انھیں قبول فرمایا۔

هَذَا اسْتَمَعْتُمْ بَارِهَا بِهَا قَالُوا لَا تَهَامِيْتَهُ قَالَ
اِنَّمَا حَرَّمَ اَكْلَهَا :

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا
حَمِيدٌ عَنْ ثَابِتٍ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ
ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ
فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا أَنْ يَتَغَفَّوْا بِهَا :

بَابُ الْمَيْتَةِ :

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مَكْلُودٍ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا
جَاءَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَأَنَّهُ يَذُوقُ التَّوَنُّ كَوْنُ
قِيمٍ وَالْخَيْرُ بِرَيْحٍ مَيْتَةٍ :

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ
الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالشَّوْهِ كَخَالِدِ الْمَيْتَةِ وَنَافِ
الْكَبِيرِ كَمَا مِلَ الْمَيْتَةِ إِمَّا أَنْ تُجَذِّبَكَ وَإِمَّا أَنْ
تَتَبَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ يَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَإِمَّا أَنْ
يَكْبُرَ إِمَّا أَنْ تُجْهِرَ فِي ثِيَابِكَ وَإِمَّا أَنْ تُجْهِرَ
نَيْبِيْتَهُ :

بَابُ الْأَكْزَنِ :

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
هِيَّامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
الْقَحْنُ أَزْنَبٌ وَخَنٌّ بِرِ الظُّفْرِ أَنْ فَسَعَى الظُّفْرُ
فَلَعَبَ فَأَخَذَتْهَا فَخَضَّتْ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَنَّبَهَا
فَبَعَثَ بِهَا كَيْفَا أَوْ قَالَ بِفَحْصَةٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا :

إِطْرَحُوهُ :

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخُو
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ رَأَى ابْنَ خَدِيجٍ قَالَ : قُلْتُ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَتَقَى الْعَدُوَّ
 عَدَاؤَ لَتَيْنِ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ : مَا أَنْهَرَ أَلْتَمَّ
 وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَمَكُوا مَا كَرِهْتُمْ مِنْ سَبِّ وَلَا ظَهْرٍ
 وَلَا سَاحِدٍ تُكْذِبُونَ ذَلِكَ أَمَا السَّيِّئُ فَعَظُمَ وَأَمَا
 الْقَطْعُ فَمَدَى الْحَبْسَةِ . وَفَقَدْتُمْ سَوْحَانَ
 النَّاسِ فَأَخْبَرُوا مِنْ الْغَنَاءِ وَالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي أَخْبَرِ النَّاسِ فَتَضَبَّعُوا قَدُورًا فَأَمْرًا بَعِثَ
 فَأُكْفِيتُ وَكُتِبَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلُ بَعِثَ الْبَشَرِ شَيْئًا
 ثُمَّ عَدَا بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ
 خَيْلٌ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ لِحَبْسِهِ اللَّهُمَّ
 فَقَالَ : إِنْ هَذَا بَعِيرٌ أَوْ بَعِيرٌ أَوْ بَعِيرٌ
 كَأَوَّلِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا
 فَا فَعَلُوا مِثْلَ

هَذَا :

باب ۳۲۵ إِذَا مَتَّ بَعِيرٌ يَتَقَوَّمُ فَرَمَاهُ
 بَعْلُهُمْ يَسْتَهْمُ فَعَلَهُ فَأَمَّا إِذَا ضَلَّحَهُمْ
 فَهُوَ كَأَوَّلِ الْبَشَرِ رَأَى ابْنَ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ
 السَّكَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ
 بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَبِيبٍ رَأَى ابْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
 فَتَمَّ بَعِيرٌ مِنَ الرِّبْلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ
 لِحَبْسِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ : إِنْ لَمَّا أَوَّلِ الْوَحْشِ
 كَأَوَّلِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا فَاصْغُرُوا

نے چور کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اسے چھینک دو۔

۵۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الوالد نے حدیث
 بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ
 نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے حبابہ کے دادار ابی بن خدیج نے حدیث
 عز نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے
 دشمن سے مقابلہ ہو گا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؛ انھوں نے فرمایا
 کہ جو آلہ خون بہا رہے اور جانور دل کو ذبح کرنے والے (اس پر اس کا نام
 لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی دہر
 سے تمہیں بتاؤں گا، دانت تو بڑی ہے اور ناخن جیشیوں کی چھری ہے۔
 اور حدیث کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پہنچنے والے
 نے جانور ذبح کر کے، ہانڈیاں بچنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن انھوں نے
 انھیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔
 اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا پھر آگے
 کے لوگوں سے ایک اونٹ بک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے
 پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا، انھوں
 نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جانور دل کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب
 ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵۔ جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بک جائے اور ان
 میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیرے نشانہ کر
 کے مار ڈالے تو جائز ہے؛ رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبید اللہ غسانی
 نے خبر دی، انھیں سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان
 کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے
 اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر انھوں نے فرمایا کہ یہ اونٹ
 بھی بعض اوقات جنگی جانور دل کی طرح بدکنے میں اس لیے ان میں سے جو تمہارے
 قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ! ہم غزوں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں فرمایا کہ دیکھو کیا کرو۔ جو کہ غزن بہاد سے یا رپ نے بجائے انہر کے، نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت بڑی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

۳۲۶ - اے ایمان والو! پک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پر پس مردار اور خون اور سوز کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر نہامزہ کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے عملی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جائے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہ ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے سہارا ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے آفر کیا جو بے گنہم ایسے جانور ہیں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتادی ہے ان جانوروں کی جنہیں اس نے تم پر حرام کیا ہے، سو اس کے کراس کے لیے تم مضطر ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر گناہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار سہی خوب جانتا ہے۔ حد سے نکل جانے والوں کو ”اور ارشاد“ اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اسے کھائے سو اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہت بڑا خون یا سوز کا گوشت ہو، کہہ نہ کہ وہ بالکل کندہ ہے یا جو منق کا ذریعہ جو غیر اللہ کے لیے نہامزہ کیا گیا، لیکن جو کوئی سہارا ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بلیک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔ اور فرمایا، سو جو چیزیں جنہیں اللہ نے جائز اور سہی دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سوز کا

ہلکنا۔ قَالَ قَاتِلْ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَعَارِ
وَالْأَسْفَارِ مَعْرَبِينَ أَنْ تَنَاجِمَ فَلَا تَكُونُ مَدًا
قَالَ، أَرَبْنَمَا تَقْرَأُ أَحْمَدُ السَّامُ وَدُ كِرَاسُ اللَّهِ
فَكُلْ غَيْرَ السَّبْتِ وَالنَّظْفَرِ فَإِنَّ السَّبْتَ عَطْفُ
النَّظْفَرِ مَدَى الْحَبَشَةِ؛

بَابُ ۳۲۶ كَلِمَةُ الْمُضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ
تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزُرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ
لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَكَانَ
عَادِيًّا لِمَا كَفَرَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنْ اضْطُرَّ
فِي مَخْصَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِّذَلِكَ قَوْلِهِ
فَكُلُوا مِن مَّا دُ كِرَاسُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ
كُنْتُمْ بَايَا بِهِ مُؤْمِنِينَ، وَمَا دُ كِرَاسُ
لَا تَأْكُلُوا مِمَّا دُ كِرَاسُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا
اضْطُرَّ تَحْتَ الْيَمِ. وَإِنْ كُنْتُمْ لَيَّاسِينَ
بِأَهْوَاءِهِمْ يَغْيِرْ عَلَيْهِمْ إِنْ رَزَقْتُمْ هُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُعْتَبِينَ. تَكَلُّوا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ
إِلَيَّ خَرْمًا عَلَى طَائِعٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ
خَيْزُرٍ فَإِنَّهُ رَجَسٌ أَوْ فِتْنًا أُهِلَّ
لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَلَا عَادِيٍّ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَ
قَالَ، فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا
طَيِّبًا وَاشْكُرُوا لِنِعْمَةِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ
إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزُرِ وَمَا

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بقیہ اور جاتے نہ کہ طالب لذت ہو، اور وہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے ۴

أُحِلَّ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ أَمْلَكٍ
عَنِدَ بَابٍ وَكَأَنَّ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
رَحِيمٌ

قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور ہے۔

کتاب الاضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۳۲۷ سُنَّةُ الذَّحِيَّةِ - وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفَةٌ ۖ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنْ أَوَّلَ مَا بَيَّعْتُكُمْ فِي يَوْمِنَا هَذَا
فَضَلْتُمْ ثُمَّ نَزَجْتُمْ فَنَنْخَرُكُمْ فَعَلَكُمْ فَقَدْ
أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ مَا هُوَ
لَكُمْ حَتَّى تَمْلِكُوا عَلَيْهِ كَيْفَ مِنَ النَّسْلِ فِي شَيْءٍ
فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ فَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ
إِنَّ عِنْدِي حَدِيثًا عَنْهُ فَقَالَ: إِذَا جَعَلَا وَلَنْ
تُحْجِرُنِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - قَالَ مُطَرِّفٌ
عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الْعَلَاةِ
فَعَلَّ شُكْلَهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ
الْمُسْلِمِينَ ۖ

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے مندرجہ حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے ان سے شعبی نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہرگ جو اس نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے نماز عید سے پہلے ہی ذبح کر لیا تھا، اور عرض کی کہ میرے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکر ہے (کیا اس کی قربانی ابتداء بعد کروں) اس نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرو لیکن تمہارے یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا، مطرف نے عامر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گئی، اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹۔ ہم سے سعد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد بن اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الْعَلَاةِ
فَأَتَمَّ ذَبْحَهُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الْعَلَاةِ فَقَدْ
فَعَلَّ شُكْلَهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۖ

۳۲۸۔ امام قربانی کے جانوروں میں تقسیم کرتا ہے

بَابُ ۳۲۸ قِسْمَةُ الذَّحَا حَيَّ بَيْنَ النَّاسِ ۖ

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْجُبَّي عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُمَيْ
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَمَّا يَوْمَ هَجَا يَا فَصَارَاتُ لِعُقْبَةَ حَدَّثَنَا
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَارَتْ حَدَّثَنَا
قَالَ: صَحَّحَ يَحْيَى

باب ۳۲۹ الزَّانِجِيَّةُ لِلْمَسَاكِينِ وَالنِّسَاءِ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهَا وَهَاضَتْ لَسُوفَ قَبْلِ أَنْ تَدْخُلَ
مَكَّةَ وَهِيَ مُبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَنْفَيْتِ؟
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ
اللَّهُ عَلَى نَبَاتِ آدَمَ فَأَفْطَيْ مَا يَقْبَلُ الْخَافِ
عَلَيْهِ أَنْ لَا تَطْلُقَ فِي يَالْبَيْتِ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِثْنَى
أُبَيْتٍ بَلَغَ بَنِي فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ فَالْتَوَا صَحِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسٍ وَآجِبٍ بِالْبُقْعَةِ

بَابُ ۳۳۰ مَا يَشْتَبِي مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ طَيِّبًا، فَقَامَ
وَجَلَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَبَى
فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرًا فَهُوَ وَعَيْنُهَا حَدَّثَنَا
خَيْرٌ مِمَّنْ شَا قَى لَحْمٍ فَرُتَحَ لَهْ فِي ذَلِكَ
فَكَأْذِي أَلْبَعَثَ الرَّحْضَةَ مِنْ مَرَا أَمْرًا
لَهُ أَنْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكُمَيْتِينَ
فَنَجَّهْمَا، وَفَامَ النَّاسُ إِلَى عُنْمَةٍ فَنَوَّشَ عَوَّاهَا وَ

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے معقرب بن عامر الجیمی
کو بھی کہ یحییٰ علیہ السلام نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقرب رضی اللہ
عنه کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا وہ آپ نے بیان کیا کہ اس پر میں
نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے، آنحضرت
نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کرلو۔

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کو بھی کہ یحییٰ علیہ السلام کے یہاں شتر لے کر حجۃ اوداع
کے موقع پر آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام میں حاضر ہو گئی
تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ کیا بات
ہے۔ کیا تھیں حسین کا خون آنے لگا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی نقدیر میں
لکھ دیا ہے۔ تم خاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو صرف بیت اللہ کا طواف
نہ کرو۔ پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن علیہ نے خبر دی، انھیں
ایوب نے، انھیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے
قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی
ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال
سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو
آنحضرت نے انھیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت ایک
سال سے کم کے بچے کی قربانی کی، دوسروں کو بھی ہے یا نہیں، پھر آنحضرت دو
میز بکریوں کی طرف مڑے اور انھیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور

قَالَ فَتَجَزَّعُوا هَذِهِ

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحُودِ

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ قَالَ الثَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ
خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي السَّنَةِ اثْنَا عَشَرَ
شَهْرًا مِمَّا أَرَادَ فِيهِ خُرُوجُ ثَلَاثٍ مِثْوَالِيَاثٍ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبٍ مُقَرُّو الذُّي
بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قُلْنَا اللَّهُمَّ وَ
رَسُولُهُ أَغْلُو مُسْكَّتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا بَلَى،
قَالَ: أَيْ يُكَلِّبُ هَذَا؟ قُلْنَا اللَّهُمَّ وَرَسُولُهُ أَغْلُو مُسْكَّتَ
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ:
أَلَيْسَ النَّبِيُّ؟ قُلْنَا بَلَى، قَالَ فَأَيُّ ذِي هَذَا؟ قُلْنَا
اسْمُهُ وَرَسُولُهُ أَغْلُو، مُسْكَّتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النُّحُودِ
قُلْنَا بَلَى، قَالَ فَإِنَّ مَاءَ كَعْبٍ وَمَاءَ لَحْمٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَآخِصِبُهُ قَالَ وَأَعْرَضَ عَنْكُمْ
عَلَيْكُمْ عَدَامٌ كَحَرِّ مَتَرٍ يَوْمَ كُنْهَذَا فِي
بَيْدِكُمْ كُنْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَ
سَتَلْعَوْنَ سَبْكُكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ
أَلَمْ تَدْرُجُوا تَعْبُدِي صُلَا لَا يَنْفِرُ
تَعْبُكُمْ وَقَابَ بَعْضُ أَلَمْ يَبْلُغِ الشَّاهِدُ
الْقَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضُ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ
أَوْحَى لَمْ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَبَحَهُ وَكَانَ
مُحَمَّدًا إِذَا ذُكِرَ قَالَ: هَذَا السُّبْحُ مَسْأَلَةُ
اللَّهُ مَسْأَلَةً وَسَلَّمَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ تَدْرُجُوا
أَلَمْ تَلْعَوْنَ؟

انہی تقسیم کر کے (ذبح کیا)۔

۳۳۱۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرہ کے دن ہے۔

۵۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر نے اور ان
سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ پھر کہ اسی حالت
پر آگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا
کئے تھے۔ سال بارہ مہینے کا ہے، ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر
ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور رجب۔ معزز جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے
درمیان میں پڑتا ہے پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے
عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ ذبحہ جانتے ہیں، آنحضرتؐ خاموش ہو گئے۔ ہم
نے سمجھا کہ شاید آنحضرتؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ
ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا یہ کون شہر ہے؟
ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اس کا زیادہ مر ہے پھر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے
اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا
کہ یہ مدینہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت
فرمایا، یہ دن کون ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ اس کا بہتر علم
ہے۔ آنحضرتؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجزئ کریں گے،
لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کر، کیوں
نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون تمہارے اموال محمد بن سیرین نے بیان
کیا کہ میرا خیال ہے کہ راہنہ ابی بکر نے یہ بھی کہا کہ "اور تمہاری عزت تم پر،
راہنہ کی دوسرے پر اس طرح باحرمت میں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے
اس شہر میں اور اس مہینے میں ہے اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس
وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔
میرے بعد گواہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ناں
جو یہاں موجود ہیں وہ یہ پیغام، غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ
جنہیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے ہوں
جس سے ان سے رہے ہیں۔ محمد بن سیرین نے فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سچ فرمایا پھر آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو
جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)۔

۳۳۲۔ عید گاہ میں قربانی

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ اودہ جگہ سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقہ نے ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور خریدا وہاں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینک والے دو میزھول کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فرسے تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوامر بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم دین منورہ میں قربانی کو قرب کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو قرب کرتے تھے۔

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسیب نے بیان کیا۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو میزھول کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو میزھول کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالواہب محمد بن بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکرے میزھول کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی اسلم نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں، آپ نے انھیں تقسیم کیا، پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ نکال لیا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، اس حضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرو۔

باب ۳۳۳ الذَّاحِجِي وَالْمَحْرَجُ بِالْمَصْلَىٰ

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنْحَرُ فِي الْمَحْرَجِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْنَى مَحْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُخْرِجُ

بِالْمَصْلَىٰ فِي أَحْمَشِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَحْمَرَيْنِ وَصِدْقَيْنِ سَعِيَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الْأَحْمَشِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمَسْلُوكُونَ يَسْمَعُونَ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا مُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَا إِلَى كَبْشَيْنِ أَحْمَرَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ ثَابَعَهُ وَهَبِيَّ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاكِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ أَبِي اسْلَمٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَنَّا يُقْسِمُهَا عَلَى مَا بَدَّ مِنْهَا يَا فَيْعَى عَتَوْوْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّجْ أَنتَ بِهِ

۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، ابو بردہ رضی اللہ عنہ ہے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہی کی قربانی کر لو لیکن تمہارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

۵۱۹۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے رابع بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری جس کی نماز سے پہلے قربانی کی تھی، صرف گوشت کی بکری ہے، اس کی قربانی نہیں ہوئی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کرو، لیکن تمہارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا، جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے لیے جائز ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اسی کی قربانی پوری ہوتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبدہ نے شعبی اور ابی اسم کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت وکیع نے کی۔ ان سے حرث نے اور ان سے شعبی نے (بیان کیا) اور عامر اور داؤد نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا کہ میرے پاس ایک دودھ دہتی بٹھیا ہے، اور زبید اور قرظ نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے، اور ابوالاحوص نے بیان کیا، ان سے سفور نے حدیث بیان کی کہ "ایک سال سے کم کی بٹھیا" اور ابن العون نے بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی دودھ دہتی بٹھیا

۵۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شمر نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے برد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلے میں دوسری قربانی کر لو۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کے بچے کے سوا اور کوئی جانور نہیں، جعفر نے بیان کیا کہ یہ خیال ہے کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بھی عذر ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا پھر کسی کی اس کے بدلے میں جو نماز سے پہلے کر دی تھی، قربانی کر دو لیکن تمہارے

باب ۳۳۵۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذِي بُرْدَةً جَذِيَةً يَأْخُذُ بِهَا مِنَ الْمُعَرَّةِ وَلَنْ تَجْزِيَ
عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ السَّيَّارِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ خَالَيَ يَقُولُ لَهُ أَجَبْتُ
بُرْدَةً قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُكَ شَأْنُكَ لَخِبْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْتَ عِنْدِي رَاجِحًا بَذَلْتُهُ مِنْ الْمُعَرَّةِ قَالَ أَذْبَحْتَهَا
وَلَنْ تَكُنْ لِي بِعَيْدِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذُبِحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَإِذَا مِثْلُ جَزِيَةٍ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذُبِحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ
فَقَدْ شَمَّ نَسْكَهَ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔
ثَابَعَهُ عُبَيْدَةُ بْنُ الشَّعْبِيِّ وَابْنُ أَبِي
وَمِنْ بَعْدَهُ وَصِيْعٌ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ
الشَّعْبِيِّ قَالَ عَامِرٌ وَذَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ
عِنْدِي عِنْدَ لَبَنٍ۔ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَ
فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي حَيْدٌ عَهْدٌ
وَقَالَ أَبُو الْوَلَدِ خُوَيْصٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ
عِنْدَ حَيْدٍ عَهْدٌ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ
عِنْدَ حَيْدٍ عَهْدٌ هَذَا

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
حُمَيْدٍ عَنِ السَّيَّارِ قَالَ ذُبِحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمِيرٌ يَخَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا حَيْدٌ عَهْدٌ قَالَ
شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مَسْبِيَّةٍ قَالَ
أَجَبْتُهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَ
قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ

مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنَّا
 حِينَئِذٍ - -

باب ۳۳۵ من ذلح الامناحي بيد:

٥٢١- حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَنْعَى النَّبِيِّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَزَأْنِيئًا
وَإِضْبَاعًا قَدْ مَكَ عَلَى مَفَاجِيهَا لَيْسَتْ
وَلَيْكُتْ فَذَنْ يَخُفُّهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِالْأَمْرِ مَذْبُوحٌ مُّحَمَّدٌ غَيْرُهُ وَأَعْلَانُ
رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ فِي مَذْنَبِهِ وَأَمْرُ
أَبُو مُوسَى بِنَاثَةٍ أَنْ يَصْحَحِينَ
رَأْيُكَ بِهِمَا

٥٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرِعًا وَأَنَا جُلُوسٌ فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفُسْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ أَقْضِي مَا يُقْضَى الْحَاجُّ فَيُرَانُ لَا تَطْرُقِي بِالْبَيْتِ وَضَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِيمِ بِالْبَيْتِ ۝

باب ۳۳۷ الذبح بعد الصلاة

٥٢٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمُهَنْجَلِ - حَدَّثَنَا سُعْبَةُ
كَانَ أَهْبَرُ فِي رَأْيِهِ قَالَ سَمِعْتُ السَّجْعِيَّ عَنِ
الْكِبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَضَبٌ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبِذَ أُبَيُّ بْنُ يَوْمٍ هَذَا
أَنْ فُصِّلَ ثُمَّ نَزَّحَ فَنُفِصِرُ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ
أَهْبَابَ سُنَّتِنَا وَمَنْ نَحَرَ فَاثِمًا هُوَ لَحْمٌ يَقْدَرُهُ
رَبُّهِ لَيْسَ مِنَ النَّسَكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو مُرَّةٍ :

بجریہ کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اودہ (اس روایت میں) بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی چھٹیا۔“

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کیے۔

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چمکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں نے دیکھا کہ آپ حضور اپنے پاؤں جاؤر کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی میں مدد کی۔ ابوسریٰ اشجری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ اپنے ہاتھ ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ ہم سے تفسیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سیغان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تمام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کیا تمھیں حین الکیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپؐ نے فرمایا زنا سنی تھی انے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے، اس لیے عاصیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا طواف کرو، اور آنحضرتؐ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۳۳۷۔ نماز کے بعد دُعا

۵۲۳۔ ہم سے حجاج بن یمنہال نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت خطبہ سے یہ تھے، خطبہ میں آپ نے فرمایا، آج کے دن کی ابتداء ہم نماز عید اسے کہیں گے، پھر واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا۔ لیکن میں نے (عید کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھروں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں نہیں۔ البرہرہ رضی اللہ

عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔
ابو ہریرہؓ سے پاس بھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری
سے ہر چہ آٹھ سو روپے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کرو۔ لیکن
تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہ ہوگا۔

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر اسے لوٹا یا۔

۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے الیوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو
وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک صحابی اٹھ کر عرض کی اس دن گوشت
کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر
کیا جیسے آنحضرتؐ نے ان کا عذر قبول کر لیا ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امیر سے
پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریاں سے بھی اچھا ہے، چنانچہ آنحضرتؐ
نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں، مگر یہ اجازت
دوسروں کو بھی ممتی پائیں۔ پھر آنحضرتؐ دو میزبوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ
کی ماریجی کر انھیں آنحضرتؐ نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہونے
اور انھیں ذبح کیا۔

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان
سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، ان سے حذاف بن سفیان بنی رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ
کرے اور جس نے قربانی کی ہے نہ کی ہو وہ کر دے۔

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہؓ نے حدیث
بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غازیٹھی اور فریاء جو ہماری طرح نماز پڑھتا
ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بنا تا ہوا نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ
کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ!
میں نے تو قربانی کر لی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے
قبل از وقت ہی کر لیا ہے انھوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا
ایک بچہ ہے اور دو سالہ کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر لوں یا آنحضرتؐ

يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُمْسِقَ وَ
عِنْدِي حَيْدَةٌ مِنْ مَسْتَبَةِ
فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَفًا وَلَنْ تُجْزِيَ أَوْ
تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ :

۳۳۸۔ مَا ذُبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ :
۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا الْيَوْمَ مِثْلُ
فِيهِ اللَّهُمَّ وَذَكَرَ مِنْ حَيْدَاتِهِمْ فَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاوَةً وَعِنْدِي
حَيْدَةٌ مِنْ مَسْتَبَتَيْنِ، فَرَحَصَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَعَتْ
الرَّحْصَةَ أَمْ رَضِمَتْ، فَكَفَّا إِلَى كَيْشَيْنِ بَيْنِي
فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَا النَّاسُ إِلَى غَنِيْمَةٍ
فَذَبَحُوْهَا :

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ
بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ حَنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ الْبَجَلِيَّ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَلْيُعِدْ مَكَفًا
أَوْ ذَبَحَ مِنْ لَدُنْهِ فَلْيُعِدْ بِحَدِّهِ :

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَابِرِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ : هَتَّيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
فَقَالَ : مَنْ صَلَّى مَكَلًا وَاسْتَقْبَلَ بَيْنَتَنَا فَلَا
يَذِبحُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نُبَيْلٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلْتُ فَقَالَ : هَوِّشْنِي فَخَلَّتْهُ
قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي حَيْدَةً مِنْ حَيْدَتَيْنِ
مُسْتَبَتَيْنِ أَذْ بَحَمَا قَالَ نَعَمْ، فَحَدَّثَنَا

نے فرمایا کہ کروا لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

۵۲۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکر سے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور انھوں نے اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکر سے مینڈھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

۵۲۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عمر بن الخطاب المؤمنین، اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گھنے میں (نشانی کے طور پر) تلامذہ پہنا دیا جائے۔ تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے حرم ہو جائے کہ جب تک حاجی اپنا احرام رکھ لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پر دے کے پیچھے المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر اسے کا ادا نہ سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قنادے ہاڑھ تھی انھوں نے اسے کعبہ بھیجے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک انھوں نے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے حرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲۔ قربانی کا کتھا گوشت کھایا جائے اور کتھا جمع کیا جائے۔

۵۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

تحدیثی عن احمد بن محمد قال قال عاصم بن خیر بن مسیب کتبیہ

باب ۳۳۹ وضع القدم علی صلیح الذبیحۃ

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَاتَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْبِقُ بِكَبْشَيْنِ أَمْحَصَيْنِ أَقْدَرَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ صَفِيحًا وَمَا بَيْنَ جُحْمَا بَيْدِهِمَا

باب ۳۴۰ التَّكْبِيرُ هَذَا النَّاسُ يَجْعَلُ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَدَاةَ عَنْ ثَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَبْشَيْنِ أَمْحَصَيْنِ أَقْدَرَيْنِ وَجَعَلَا بَيْدِهِمَا وَسَمَى ذَكَبَرًا وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَا جُحْمَاهَا

باب ۳۴۱ إِذَا بَعَثَ يَدِيَهُ لِيَذْبَحَ لَحْمَ حَيْضَرٍ مَوْلَاهُ شَيْءٌ

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّيْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لِحْمًا بَعِثَ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيُجْلِسُ فِي الْمَعْبِدِ فَيُؤْمِنُ أَنْ تَقْلُدَا مَبْدَأَهُ فَلَا يَذَلُّ مِنْ ذَلِكَ الْبَدُونُ خَيْرٌ مَا حَتَّى يَجِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَبَّغْتُ تَصْفِيْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَعَدَا كُنْتُ أَفْتَلُ فَلَا تَدْرِي هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِعِثْتُ هَذَا إِلَيَّ الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَذْجِبَهُ النَّاسُ

باب ۳۴۲ مَا يَوْصَلُ مِنَ الْحَرَمِ الْأَصْحَابِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

کی کھر مرنے بیان کیا، انھیں عطار نے خبر دی۔ انھوں نے عابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الاضاحی کے) لحوم الصبری کیا۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل بن حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن جناب نے خبر دی انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے قرآپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹا دو، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقتاہدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ مال کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے جو حکم بدل گیا ہے اور اربعہ تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

۵۳۲۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے مسلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی دہی کری جو پچھلے سال کیا تھا، دو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور عاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عروہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم قطعی نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَذَوُّ وَنَحْمُرُ الْأَضَاحِيَّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ قَالَ غَيْرُ مَرَّةٍ لِحُورِمِ الْأَضَاحِيَّ:

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ جَنَابٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا مَقْدَامَ النَّبِيِّ لَحْمٌ قَالَ وَ هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَا فَقَالَ أَجْرُهُ لَكَ أَذَوْقُهُ قَالَ نَحْمُرُ وَنَخْرُجُهُ حَتَّى آتِيَ أَجْرِي أَبَانَا وَ كَانَ أَحَاكُمَ لِيَمِّهِ وَ كَانَ بَدْرِيًّا فَذَاكَ كَرْتُ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ إِنَّهُ فَتَدَحَّتْ نَجْدَكَ أَمْرًا:

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِيحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ فِي مَبْنِئِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ تَأْتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلْ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَضِيِّ قَالَ كُلُّوْا وَ أَطْعِمُوا وَادْخُرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ يَأْتِيَسُ جَمْعًا فَأَسَدْتُ أَنْ تَقْبَلُوا فِيهَا:

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: الْأَضَاحِيَّةُ كُنَّا نَمْلِكُ مِنْهَا فَتَقْدِمُ يَوْمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَنَا كُلُوا الرِّثْلَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَ كَلَيْتُ يَغْرِضِيَّةً، وَلَكِنْ أَسَا أَذْذُ الطَّعِيمَ مِنْهُ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ:

پانے لگے تھے، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو،
تا کہ تم صلاح پاؤ۔

۵۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو
آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ ہم سے ابو ایمن نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی
گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر ایلیا میں شراب اور دودھ کے دو پیالے
پیش کئے گئے۔ آنحضرت نے انھیں دیکھا پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا،
اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں میں جس نے آپ
کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی
امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الحارث، عثمان بن عمر اور زہری نے
زہری کے واسطے سے کی۔

۵۳۸۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے
سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں
سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گی،
شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ توبہ یہاں تک
پہنچے گی کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مومن باقی رہے
ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن
باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد الملک
بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی ان سے ابو بکر حدیث بیان کرتے

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْوَاجُ مِنْ مَعْرِضٍ مِنَ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

فَاَجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۝

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرِبَ الْخَمْرُ فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَ فِي الْآخِرَةِ ۝

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
نَسِيكَ الْأَسْرِيَ بِهِ يُلَيِّمُ بَعْدَ حَيْثُ مِنْ خَمْرٍ
لَبِنٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ أَخَذَ
بِاللَّابِئِ مَا هَذَا لِلْفُطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
عَوْنَتِ أُمَّتِكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْوَيْهَاقِ
وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ ۝

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا لَا يَجِبُ لَهُمْ عَلَيْهِ غَيْرِي قَالَ: مَنْ أَشْرَاطُ
السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ
الزَّانَا وَتَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ التَّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى
يَكُونَ لِكُلِّ نِسَاءٍ قِيَمَةٌ رَجُلٌ وَاحِدٌ ۝

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَاجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي مَنْ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا
يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
لِلسَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۝ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھارے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھنے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ ٹوٹن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

۳۴۴۔ انگور کی شراب

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صبار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب عبد ربیع بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بن ابی نضر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوئی تھی عام استعمال کی شراب کچی اور پختی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حیان نے ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے اللہ! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گھگھوں اور خواجواہ شراب (غمرادہ ہے جو عقل کو غمزدہ کر دے۔

۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امی ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو شراب کی حرمت سے پہلے کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب ملا رہا تھا کہ ایک آنے ٹکڑے نے آکر تیار کیا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

۵۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَكْرُومٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرًا أَنَّهُ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْتَهَبُ مُعَبَّةً ذَاتَ شَرِّ فَيَبْذُرُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَصْغَارَهُمْ ذِيهَا حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب ۳۴۴۔ الْخَمْرُ مِنَ الْعَنْبِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَسْبُوحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِغٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حَدَّثَنَا الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ تَابِتِ بْنِ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا الْخَمْرُ حِينَ هَرَمْتُ وَمَا يُحْدِثُ مِثْلِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرُ الْأَعْنَابِ إِلَّا حَلِيلًا، وَغَامَةً خَمْرًا أَلْبَسُوا وَالنَّبَاتِ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ: أَمَا بَعْدُ! بَذَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ: الْعَنْبِ وَالنَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخُطِّ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَا مَرَّ الْعَقْلَ

باب ۳۴۵۔ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ النَّبْرِ وَالشَّمْرِ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَآبَا طَلْحَةَ وَابْنَ بَنِي كَعْبٍ مِنْ فَصِيحٍ زَهْوٍ وَشَرِبْنَاَهُمْ ابْنُ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ هَرَمْتُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَلَهَا قُشًّا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِغٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اسْتَقِيمَ الْخَمْرُ عَنْهُمْ وَأَنَا أَصْفَرُهُمْ - فَتَقِيلُ حَرَمَتِ الْخَمْرِ فَقَالُوا كَلْهَمًا فَلَكَ نَا، قُلْتُ لَيْسَ مَا شَرِبْتُمْ؟ قَالَ سَأَلَ طَبَّاقٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَنِي أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَلَمْ يَكُنْ أَنَسٌ وَحْدَهُ شَيْءٌ يَجْعَلُ مَعَهَا مِنْهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ

فِي مَسِينَةٍ

۵۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَعْبُودٍ الْجَدَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حَرَمَتْ وَالْخَمْرُ تَوَيْمُذُ الْبُسْرِ وَالشُّمْرِ

۵۴۶- بِالْبُسْرِ الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبُسْرُ وَقَالَ مَعْنُ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ الْقَطَاعِ فَقَالَ إِذَا لَحِمٌ يَسْكُرُ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاسِ أَوْرَدَ بِي سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يَسْكُرُ لَا بَأْسَ بِهِ

۵۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُسْرِ فَقَالَ: كُلُّ شُرَابٍ اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُسْرِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْعِيْنِ يَشْرَبُونَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شُرَابٍ اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ - وَهَذَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْشَبُ وَاللَّيْلَاءُ وَلَا فِي الْمَرْقَةِ. وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَخْتَلِي مَعَهَا الْخَمْرُ وَالْمَقِيرَةُ

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک قبیلہ بن کھڑا میں اپنے چچاؤڈل کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب سے کم عمر تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ان حضرات نے فرمایا کہ اب پھینک دو، چچا بچہ نے شراب پھینک دی، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی، ابو ہریرہ انس نے کہا کہ ان کی شراب کھجور کی، بہرہ حق، تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب۔

۵۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف، ابو عشر الراء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے بکر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور سبز کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۵۴۶- شہد کی شراب "اسے" جمع "کھتے تھے" اور معن بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فَقَطَاعُ زُحْرُ كَشْمَشٍ سے تیار کی جاتی تھی، کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آورہ ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدراس اور دی نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۸- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق سوال کیا گیا، بشرط شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور میں اس کا عام ادواج تھا، انھوں نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے، اور زہری سے روایت ہے کہ ابی مجہد سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وَبَلَدٌ لَوْ مَرَفَتْ" میں نیز میٹھا مشروب ان بنایا کرو۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ "حتم" اور "فقیر" کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ
الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ :

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ
خَمَرُكُمْ خَمْرٌ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : الْغِنْبِ وَ
الْتَّمَرِ وَالْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ ، وَالْخَمْرُ مَا
خَامَرَ الْعَقْلَ . وَقُلْتُ وَدُونَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ يُعَارِ فَنَاحَتِي يَجْعَلُ إِلَيْنَا مَهْدًا
الْجَدَّ وَالْكَلَالَهَ وَأَجَوَابُ مِنْ أَجَابِ الْبَيِّنَاتِ قَالَ ثَلَاثُ
يَا أَبَا عُمَرَ وَشَقِي مُصْنَعُ الْبَشَرِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ ذَلِكَ لَهُ نَكِي
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ
وَقَالَ حُجَّاجٌ عَنْ حَادِثٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْغِنْبِ الزَّبِيبِ :
۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ
قَالَ : الْخَمْرُ لَكُمْ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمَرِ وَ
الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ :

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ
يُسَمِّيهِ بَعْضُ النَّاسِ : وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ بَزِيدٍ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَفِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ
الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي
أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخمرَ وَالْخَوِيزَ وَالْخَمْرَ
وَالْمَعَارِفَ وَلَيَكُونَنَّ أَقْوَامٌ إِنْ جَنَّبَ عَلَيْهِمُ
يُدْرُوهُمْ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَمْ يَأْتِيهِمْ فَيَنْجِي

۳۴۷۔ اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو غمزد کر
دے وہ "خمر" (شراب) ہے۔

۵۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حیان التمیمی نے، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے حدیث بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے
ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے منع تھی،
انگور سے، کھجور سے، گیہوں، جو اور شہد سے اور "خمر" (شراب) وہ ہے
جو عقل کو غمزد کر دے۔ اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واداکا ترکہ
کلالہ اور سود کے چند مسائل، ابو حیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابو عمر
ایک مشروب سندھ میں مایول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،
اور حجاج نے حماد کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے "انگور" کے
بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے عبد الرحمن بن ابی السمر نے ان سے شعبہ نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی کشمش، کھجور، گیہوں
جو اور شہد۔

۳۴۸۔ اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل
کر لے سال کرے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ
بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث
بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الرحمن بن غنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عامر
یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے،
انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے
گے۔ حواری، دشمن شراب اور گانے بجانے کو حلال بنائیں گے
اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرولہ ہے ان کے مریضی
صبح و شام لائیں گے، ان کے پاس ایک محتج اپنی مزدور

نے کہا ہے کہ تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ملاک کر دے گا، پہلو کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بند اور سوزی کی صورت میں مسخ کر دے گا۔
۳۴۹۔ برتنوں اور پیچھے کے پاپوں میں بنید بنانا۔

۵۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہازم نے بیان کیا کہ میں نے سہیل رضی اللہ عنہ سے سند انھوں نے بیان کیا کہ ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بیوی بھی کام کر رہی تھیں، حالانکہ وہ نئی دہن تھیں سہیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تھیں محلوں میں، انھوں نے آنحضرتؐ کو کیا بلایا تھا، آنحضرتؐ کے لیے انھوں نے پیچھے کے پاپوں میں رات کے وقت کھجور جھکڑی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)
۳۵۰۔ مانعت کے چند محرموں برتنوں کے استعمال کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ البراحم زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن ابی سالم نے اور ان سے جابر بن ابی اسلمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی جن میں شراب بنی تھی مانعت کر دی تھی، پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر مانعت نہیں ہے۔ اور حلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن ابی سالم نے ابی المجہد نے یہی حدیث،
۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی مانعت کر دی تھی۔“

۵۵۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن ابی مسلم اسول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی مانعت کی تو آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ لَا ارْحِمُهُ اَلَيْسَ عَدُوًّا
فِيهِمْ اِنَّهُمْ اَللّٰهُ وَيَقْعُ الْعَلَمُ وَيَسْتَمُ اَخْرَجَ
قَدْرًا وَخَمَارًا لِّاِي يَوْمٍ اَيُّهَا مَ ؟

۳۴۹۔ الْاَنْبِيَاءُ فِي الْاَوْفِيَّةِ وَالْقُدْرَةِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ قَدْ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزِيمَةٍ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَادِيَهُمْ
وَهِيَ الْعَصَا وَكَانَتْ اَتَتْ سَاعِدُونَ مَا سَفَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ أَفَقَعْتُ لَهُ تَحْرَاتٍ مِنَ
النَّسْلِ فِي شَوْسَةٍ ؟

بَابُ ۳۵۰ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْاَوْفِيَّةِ وَالْقُدْرَةِ بَعْدَ النِّهْيِ ؟

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ : نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُرُوفِ
فَقَالَتْ اَلَا نَضَامُ اللَّهُ لَا مَبَدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا
وَقَالَ حَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

بِهَذِهِ

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بِهَذَا
وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْاَوْفِيَّةِ ؟

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي
عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ
لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ

اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کے کوشش کردہ ہیں "سفیان" (برق) کے لفظ کی روایت کی ہے (تفسیر ابن جریر)

میسر نہیں ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے گھر کے کی اجازت دے دی تھی بشرطیکہ
اس میں رشتہ داروں کی جیسی ایک چیز لگا ہوا ہو۔

۵۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے کہی نے حدیث بیان
کی ان سے سفیان نے ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید
نے ان سے حدیث بن مسدد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے دباہ اور مرقت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی)
کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان
سے اعشش نے یہی حدیث۔

۵۵۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
ان سے مسدد نے ان سے ابوسعید نے گھر میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ ام المؤمنین
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ کھور کا میٹھا شربت بنا
سکودہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں یہی نے عرض کی، ام المؤمنین کس برتن میں آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ
میں ہم اہل خانہ کو دباہ اور مرقت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابوسعید نے
بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ نے گھر کے اور حکم کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود
نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیادہ بھی بیان کروں
جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد اللہ بن
ابی اوفی رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سبز گھرے سے منع کیا تھا میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھڑوں میں پی لیا
کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

۳۵۱۔ تمجو رکا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

۵۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن مبارک
القاری نے حدیث بیان کی ان سے ابو حاتم نے بیان کیا، انھوں نے سہل بن

(تفہیم صفحہ ۲۵۴) اور یہ روایت صحیح ہے کہ نہ حضور اکرمؐ نے مشابک کے استعمال کی کسی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپؐ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں
عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جودی تیار ہوجاتی تھی جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی لیکن بعد
میں اجازت دے دی گئی شراب عربوں کی گٹھی میں پڑی ہوئی تھی اس عادت کو بیچ و بن سے لکھانے کے لیے ابتداءً میں زیادہ سختی لگائی گئی اور وہ برتن بھی ہٹا دیئے گئے جس کی ابتداءً نہ ہوئی۔

النَّاسِ يَحِبُّونَ سِقَاءَهُ فَرَضَ نَحْمُ فِي الْبَحْرِ
غَيْرِ الْمَوْفِقِ :

۵۵۴۔ مَسَدٌ رَوَى عَنْ يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَاهِ وَالْمُرَقَّتِ :

بَابُ :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

الْأَعْمَشِ بِهَذَا :

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَسَدٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِمَا سَوَدَ؟ هَلْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يَكُونُ أَنْ تُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَتْ
نَعَمْ، قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّ تَقِي السُّبْحُ
مَعْنَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ
نَحْنُ فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ تُنْتَبَذَ
فِي الدُّبَاهِ وَالْمُرَقَّتِ، قُلْتُ أَمَا ذَكَرْتَ
الْخَبَرَ وَالْحَنَمَ قَالَ إِنَّمَا أَحَدُ ثَلَاثَ مَأْخُذَاتٍ
أَحَدُهُنَّ مَا لَمْ أَسْمَعْ :

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْخَبَرِ الْأَخْصَرِ قُلْتُ أَسْفَرْتُ فِي
الْأَبْيَعِ حَالٍ مَكَ :

بَابُ تَنْبِيْهِ الْمَسْمُومِ مَا لَمْ يَسْكُنْ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید سعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے دلیمہ کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اس دن ان کی دہن ہی مہا نول کی عت کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، تمہیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور پتھر کے ایک پیالہ میں بچھڑنے کے لیے رکھ دی تھی۔

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی حضرت عمرؓ ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی رائے پر تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے (پک کر آگیا) رہ جانے پر بھی پایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہؓ (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کر دوں گا۔

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوالجریہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجریہ نے کہا کہ باذق تو حلال و طیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام غبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو کچی کھجور کے

شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعْدٍ الشَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْمِلَهُ فَكَانَتْ امْرَأَةٌ خَادِمَهُمْ تَوَمِّئُهُ وَهِيَ الْعُرْدُوسُ فَقَالَتْ: مَا تَذَرُونَّ مَا أَفْعَعْتُ لَكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَعْتُ لَهُ لَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبَةٍ؟

۳۵۲۔ باذق وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُشْكِرٍ

مِنَ الْأَشْرِبَةِ. وَمَا أَيْ عَمْرُو أَبُو عُبَيْدَةَ

وَمَعَاذُ الْأَشْرِبِ الطَّلَبِ عَلَى الثَّلَاثِ وَشَرْبِ

الْبَيَاءِ وَأَبُو حَجِيفَةَ عَلَى

النَّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشْرِبِ

الْعَمْرُ مَا دَامَ طَرِيًّا وَحَالَ

عَمْرٍ: وَحَدَّثَ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَجُلٍ

شَرَّابٍ وَأَنَا سَأَلْتُ عَنْهُ، فَإِنْ

كَانَ يَسْكُرُ

حَدَّثَنَا سَهْلٌ؟

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ

الْبَاذِقِ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْبَاذِقَ، فَمَا أَسْكُرُ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ الشَّرَّابُ

الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ

إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ؟

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو وَكَانَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ؟

۳۵۳۔ مَا أَيْ أَن لَا يَخْنُطُ الْبُسْرَ

قَالَ ثَمَرٌ إِذَا كَانَ مُشْكِرًا وَأَنْ لَا يَخْنُطَ

۱۔ جب کسی چھل وغیرہ کا شیرہ اتا پکالیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی یہ مراد ہے۔

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شہد تھا۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا رسول ہے یا رسول، تو آپ بیان کرتے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطے (موصول ہے)

۵۶۵۔ ہم سے فقیر نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ مقام یثعب سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا: ایک بکری اس پر رکھ لیتے۔

۵۶۶۔ ہم سے عربیہ حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ مقام یثعب سے ایک برتن میں دودھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر بکری ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث۔

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابو النضر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براہن عارب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دراستہ میں اہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے پوچھ کر) کچھ دودھ دیا۔ آنحضرت نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور قرآن مجسم گھوڑے پر اڑھا کہ پاس (تغاب کرتے ہوئے) پہنچ گیا۔ آنحضرت نے اس کے لیے بدر کا، آفراس نے کہا کہ آنحضرت اس کے حق میں بدعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا۔ آنحضرت نے ایسا ہی کیا۔

۵۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُمْ فَاسْتَلْتِ الْيَمَامَةَ الْفَضْلُ فَإِذَا دُقِبَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ

بَابُ ثَمَانٍ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مَالٍجٍ وَأَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَدُجِرُ مِنْ لَبَنٍ مِنَ الْيَثْعَبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا خَمَزَتْهُ وَكَوْنُ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ عُودًا؟

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا فِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالٍجٍ يَدُجِرُ كُرَامًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: خَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَدُجِرُ مِنْ الْخَمَزِ مِنَ الْيَثْعَبِ بَاتَا مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا خَمَزَتْهُ؟ وَكَوْنُ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ عُودًا. وَحَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدَاهُ

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الْأَعْمَشَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَدْرُونًا يَزَاجُ وَقَدْ عَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنَّهُ: فَكُنْتُ كَتَبْتُ: مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَاحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَتُ. وَأَنَا سَرَّاهُ أَبْنُ جُهَيْشٍ عَلَى فَرْسٍ فَذَاعَ عَلَيْهِ فَلَطَبَ الْيَهُودُ سَوْفَةً أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَعَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دلوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دلوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو زنا کلاس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

۵۶۹ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ازاعلیٰ نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر مکی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنا ہر حصے اور ایسا میں لہان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو طاہری نہریں اور دو باطنی، طاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا میں نے وہ پیالیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اونٹھاری امت نے فخرت کو پایا۔ حشام، سعید اور ہم نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن معمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵ - میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ گھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال ہیرا کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عود پانی پیتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ”تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ نہ کرو جو تمھیں عزیز ہو“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عذ کر سے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی فدا سے تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ نہ کرو جو تمھیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: نِعْمَ الصَّدَقَةُ الْبَيْضَةُ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصُّبْحِيَّةُ مِنْحَةً تَعْدُو مِائَةَ وَتَرْدُ

۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ الْأَوْسِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مَقْضَمًا وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسْمًا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ: بَنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِيتُ الْإِسْبَاطَ فَإِذَا أَرَوَجْتُهُ أَغْضَارًا: فَهَمَّ أَنْ يَظْهَرَ وَأَضْرَأَ بِالْجَدِّ نَأْمًا السَّطَاحِينَ الْبَيْضِ وَالضَّمَامَاتِ وَأَمَّا الْبَاطِنُ فَفُحْرٌ فِي الْحَبَّةِ فَأَجِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاجٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الْبَنِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْبَيْضَةَ أَنْتَ دَسْمٌ قَالَ هَشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْرَاحَةِ وَكَرْمِذٍ كَرْمِذًا ثَلَاثَةً أَقْدَاجٍ:

بَابُ اسْتِعْذَابِ الْمَسَاكِينِ

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو حَلَفَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَا لَمْ يَمُتْ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُوعَاوُ ذَكَاتُ مُسْتَقْبَلِ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسِي فَلَمَّا تَرَدَّتْ تَنَاقُوزُ الْبَيْرُوحَةِ تَنَفَّقُوا مِنْهَا تَجِبُونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ: فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: لَنْ تَنَالُوا الْبَيْرُوحَةَ تَنَفَّقُوا مِنْهَا

يَحْبُونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَا لِيَ إِلَى مَيْمِرَةَ وَأَخَا مَيْمِرَةَ
لَهُ أَرْجُوهُمَا وَدُخْرُهُمَا عِنْدَ اللَّهِ فَضْعُهَا يَارَسُولَ
اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَيْمِرٌ ذَلِكَ مَالٌ رَاجِعٌ أَوْ رَاجِعٌ شَدَّ عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ سَمْعَتٍ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا
فِي الْاَفْرِجِي فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَارَسُولَ
اللَّهِ فَفَسَّسَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَفَارِجِهِمْ وَفِي
مَيْمِرَةَ قَتْلَ إِسْمَاعِيلَ وَيَحْيَى بْنَ يَحْيَى
رَاجِعٌ

باب شَرِبَ اللَّبَنَ بِالنَّاءِ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَحْيَى
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَآقَى دَاسِرًا فَحَلَّتْ شَاةٌ فَشَبَّ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُكْرِ فَتَنَّا أَوَّلَ الْعَدَاءِ
فَشَرِبَ وَعَنْ يَسِيرَةٍ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ عَدَاةٌ فَاعْتَلَى
الْعَدَاةُ فَضَلَّهَ ثُمَّ قَالَ الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبَّابٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ
صَاحِبُ لَبَنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
كَانَ عِنْدَكَ لَبَنٌ فَإِنَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي نَسْنَةٍ فَإِذَا
كُنَعْنَا قَالَ كَلَّا لَرَجُلٍ يَحْتَوِلُ الْمَنَاءَ فِي حَاطَبِهِ قَالَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَابِ
فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرَبِيِّ قَالَ فَا نْطَلَقَ يَهْمًا فَشَبَّ
فِي مَنَاجِمٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَبَنٌ وَقَالَ
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ
الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

عزیز میر جا رکھا ہے اور وہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے، اس کا ثواب
اجر میں اللہ کے پیارے پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ
جہاں سے مناسب خیال فرمائی خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا رس کے بجائے آپ نے
”راجع“ (یا کے ساتھ فرمایا، راوی حدیث عبد اللہ کو اس میں شک تھا راوی نے
ان سے مزید فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ
تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ایسا ہی
کروں گا یا رسول اللہ! چنانچہ آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے
لوگوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے ”راجع“ کہا۔

۳۵۶۔ دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۴۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک فرمایا
عزیز نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور
آنحضرت آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ ان میں نے بکری کا دودھ
نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضرت کو پیش کیا، آنحضرت نے پیالے
کر پیا، آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دہش طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ
تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی دیا اور فرمایا کہ دو درائیں طرف سے چلنی چاہیے
۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن حباب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان
کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے
اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر
کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک
رفیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارے
یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکوٰۃ میں دکھاؤ (اور تو میں پلاؤ) دودھ ہم منہ دکھا
کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحبِ رحم کے یہاں
آنحضرت تشریف لے گئے تھے، اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان
کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے
آپ پھر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ
لے کر گئے۔ پھر انھوں نے ایک بیابان میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری
کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے اسے پی لیا۔ اس کے جواب کے رفیق نے پیا۔

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشر اور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اورد ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہرینی اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھ اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے حدیث بیان کی، انھوں نے نزال بن سمرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے اس عصر میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عامر احول نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵ شرب الخنوار والغسل وقال الزهري: لا يجزئ شرب بول الناس ليشدة كذا رواه رجب. قال الله تعالى: اجلت لكم الطيبات. وقال ابن مسعود في الشكر ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ الْخَنَوَارُ وَالْغُسْلُ

باب ۳۵۸ الشرب قائما

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا مُكْرِهَةٌ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمَا سَأَلْتُ مُوسَى فَعَلْتُ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ سَمُرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَهَّرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَاجِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاتُهُ الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّ يَدَيْهِ وَذَكَرَ سَأَلَهُ دِرَاجُ بْنُ جُذَيْمٍ قَالُوا فَشَرِبَ فَقَالَ هُوَ تَائِبٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنِ السَّيْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَعْفَرَانٍ

باب ۳۵۹ من شرب وهو واقف على بعيره:

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا إِذَا سَلَّتْ إِلَى السَّجَّةِ مَلَتْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّاجٌ لَبَنٌ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ مَا خَذَا بِمِخْلٍ

مَشْرُوبَةٍ:

باب ۳۶۰ الذَّيْنِ فَالْذَّيْنِ فِي الشَّرْبِ:

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا شَرِبَ بِنَاءٌ يَمِينَهُ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثَمَّ أَعْلَى الْأَعْرَابِيِّ وَقَالَ: الْذَّيْنِ الْذَّيْنِ:

باب ۳۶۱ مَنْ تَسَاءَلَا زَيْنَ السُّجْلِ مِنْ

عَنْ يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطِيَ

الْكَافِرَ:

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ مِنْهُ يَمِينُهُمْ دَعَا عَنْ يَسَارِهِ الْذَّيْنِ فَقَالَ لِلْعَلَامِ: أَتَأْذُنِي أَنِّي أَعْطِي هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْعَلَامُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوْقِرُوا يَمِينِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ:

باب ۳۶۲ الشَّرْبُ فِي الْخَوْنِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْلُومٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۵۹۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۴۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنعمان نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میرا ان عفرین ٹھہرنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور ان حضوروں (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضرت نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنعمان کے واسطے سے پہلے اونٹ پر کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۳۶۰۔ پیئیں میں داسنی طرف سے دودھ چٹا جائیے

۵۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضرت کے داہنی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دودھ داہنی طرف سے چٹا جائیے۔

۳۶۱۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی

کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی داسنی طرف بیٹھ بڑے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضرت نے اس میں سے پیا آپ کے داہیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے، آنحضرت نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو درپچھ (دوسے دوسے) لڑکے سے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے صدمہ کے معاملہ میں کسی پریشانی نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس چھوٹے لڑکے نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

۳۶۲۔ حرم سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

کئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے، آنحضرت اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر شاہ رسول، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، وہ اپنے بارغ میں پانی دے رہے تھے، آنحضرت نے فرمایا، اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلا دو) ورنہ ہم منہ لگا کر پیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی بارغ میں پانی دے رہے تھے، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ پھیر پھیر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرم نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضرت کے رفیق نے پیا۔

۳۶۳۔ بچوں کا برہنہ کی خدمت کرنا

۵۸۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے انس کے والد نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب پھینک دو، چچا بچہ ہم نے پھینک دی میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ پکی اور کھجور کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

۳۶۴۔ برتن ڈھکتا

۵۸۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبیدہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا آپ نے فرمایا (جب شام ہو) اور دن ڈوب جائے، تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلے دو)، کہیں کہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گزر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دروازے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو،

عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُمْ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ قَدَرًا الرَّحْلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: يَا هِيَ أَمْتُ دَامَتْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَبْعَثُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَا بَاتَ فِي شَيْئَةٍ وَلَا لَكَ كَرْمًا، وَالرَّحْلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّحْلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَنْبَغِي لِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ نَأْطِقُ إِلَى الْعَرِيشِ فَسُكِبَ فِيهِ كُنَاجٌ مَاءٌ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجٍ لَهُ فَشَرِبَ السَّقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَغَادَ فَشَرِبَ الرَّحْلُ الْإِنَاءَ حَامِيَةً

باب ۳۶۳ جَدَمَةُ الصَّغَارِ الْكِبَارَةِ

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ دَعَا شَا مَعْمَرًا فَأَبْدَى قَالَ سَبَعْتُ أَسَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا عَلَى الْحِجَابِ أَسْفَلِهِمْ عُمُو مَقِيٍّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ. الْفَضِيلَةُ فَعِيلٌ حَرَمَتِ الْخُمُرُ، فَقَالَ: الْكَفْمَا كَلَفَانَا، قُلْتُ يَا نَبِيَّ مَا شَرَبْتَهُمْ؟ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو سَكْرَةَ أَيْسَ وَكَانَتْ خُمُرُهُمْ فَكَلَفُوا مَنَاسِكُ أَسْ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا يَقُولُ: كَانَتْ خُمُرُهُمْ

فِي مَشِيدَةٍ

باب ۳۶۴ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا دُرُومُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُثْمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتْكُمْ فَكُفُّوا أَصْبِيَا تَكُونُ الشَّيَاطِينُ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ نَادَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَنَوْهُمْ نَا غَلَبُوا الرِّجَالَ وَأَذْكَرُوا السُّمَّ

اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَقَدْ فُتِنَ بِمَا مَخْلُوعًا ۖ أَذْكَرًا
فَرَكَمًا ۖ وَأَذْكَرًا أَسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُهُ ۖ وَإِذِيكَ فَادْكُرًا ۖ
أَسْمَ اللَّهِ فَلَا أَنْ تَقْرَهُوا عَلَيَّاشِينَ وَأَطِيعُوا مَصَانِيكَ
۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
عَلَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اطْعِمُوا الْمَسْكِينَةَ إِذَا فَدَا فَدَا وَقَلِّقُوا الْأَنْبَابَ وَ
أَسْهَوْا النَّسَقِيَّةَ وَخَيْرُكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْيِيَهُ
قَالَ وَلَوْ جِئْتُمْ بِمِائَةِ نَعْرَضَةٍ عَلَيْهِ ۖ

بَابُ ۳۶۵ اخْتِنَانُ النَّسَقِيَّةِ ۖ

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي دِيْنٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَانِ النَّسَقِيَّةِ يَقْبِي أَنْ تَكْسُرَ أَوْ أَهْمَا دِشْنُ
۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ اخْتِنَانِ
النَّسَقِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ ۖ هُوَ
الْقُرْبُ مِنْ أَهْلِهَا ۖ

بَابُ ۳۶۶ الشَّرِبُ مِنْ فَمِ السَّقَاءِ ۖ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ ۖ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْيَابٍ
فِيهَا حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ ۖ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِبِ مِنْ فَمِ الْقَدِيمَةِ
أَوْ السَّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعُ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً
فِي دَارِهِ ۖ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ فِي السَّقَاءِ ۖ

کہو کہ شیطان بندہ روزے کو نہیں کھاتا اور اس کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا
منہ باندھ دو۔ اس کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چھوڑا
میں رکھ کر ہی ڈھک سکوا اور اپنے چراغ (سوئے سے پہلے) بجھا دو۔

۸۵۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔
مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو، میرا خیال
ہے کہ کہا، خواہ کھڑی ہی کسی ذریعہ سے ڈھک سکوا جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔

۳۶۵۔ مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان
کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں
اختنات سے منع فرمایا، یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں دمنہ لگا کر پینے سے۔
۵۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری
انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ
نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختنات"
سے منع فرمایا، عبد اللہ نے بیان کیا کہ مومن نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ اختنات
منہ لگا کر پینے کہتے ہیں۔

۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم نے عکرمہ سے فرمایا تمہیں میں
چند چھوٹی چھوٹی باتیں بتا دو، جنہیں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی نعت
کی تھی۔ اور اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو
اپنی دیوار میں کھوڑی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان
کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَيْحٍ عَنْ شَاخِلِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ ۖ

باب ۳۶۷ التَّنْفِيسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ

۵۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَجِيٍّ عَنْ مُبَيِّنٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَمِ ۖ فَكَمَا ۖ بِمِثْلِهِ وَإِذَا تَمَسَّ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَمُ بِمِثْلِهِ ۖ

باب ۳۶۸ الشَّرْبُ بِتَنَفِّسٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ ۖ

۵۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَرُونَ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَنَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا ۖ

باب ۳۶۹ الشَّرْبُ فِي أَنْبِيَةِ السَّهَبِ ۖ

۵۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ فَأَسْتَفْتَاهُ فَقَالَ وَهَذَا بَعْدُ فَصَلِّ فَرَمَاهُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأُرْمِيهِ إِلَّا أَقْبَى تَحِيَّتُهُ يَنْتَهِي ۖ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَا نَا عَرَبَ الْخَزِيرَةِ وَالْبَيَّارِ ۖ وَالشَّرْبُ فِي أَنْبِيَةِ السَّهَبِ وَالْقَمْنَةِ وَقَالَ هُنَّ لَعْنٌ فِي السَّيِّئَاتِ وَهِيَ لَكُمْ

فِي الْآخِرَةِ ۖ

باب ۳۷۰ أَنْبِيَةِ الْفَصْنَةِ

۵۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ تَجَابِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۵۸۸- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا تھا۔

۳۶۷- برتن میں سانس لینا

۵۸۹- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے عجمی نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے انس کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو پینے کے برتن میں رپائی پیتے ہوئے سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجہ کرے اور اگر چھونا ہو تو داہنے ہاتھ سے دھجھوئے۔

۳۶۸- دو تین سانس میں پینا

ہم سے ابو عامر اور ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرا بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نامر بن عبد اللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ دروایتیں سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

۳۶۹- سونے کے برتن میں پینا

۵۹۱- ہم سے حمض بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ حراتن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاڑی کے برتن میں پانی لاکر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک مارا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاڑی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلایا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم دیا ہے اور سونے چاڑی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے اگلا رکھ لیے ادنیٰ میں ہیں اور حقیرانہ عزت میں ملیں گی۔

۳۷۰- چاڑی کے برتن

۵۹۲- ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کر۔ اور ریشم و دیبا پہنا کر۔ کہو تجھ پر چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں !

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر حدیثی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی۔ آنحضرتؐ نے ہمیں بیماری کی ممانعت، جازے کے پیچھے چلنے، چھپکینے والے جواب (ریجک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیں، چاندی میں پینے یا فرمایا اچاندی کے برتن میں پینے، میسرزین یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا کے استعمال اور قسمی اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے، کے استعمال سے اور ریشم، دیبا اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

۳۷۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ مجھ سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نعز نے ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ وہ گول نے عرف کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبہ کیا تو آنحضرتؐ کی خدمت میں دو دھکا ایک پایہ پیش کیا اور آنحضرتؐ نے اسے نوش فرمایا۔

۳۷۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اہل بیت میں اس پیالوں یاؤں کا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قالَ خَرَجْنَا مَعَ حَدِيثَةٍ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزِيرَ وَالسِّيَّاجَ فَإِنَّهَا لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِنْسَانُ يَشْرَبُ فِي أَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يَجْعَلُ فِي بَطْنِهِ. ۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ عَنْ اشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرِنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَاذَةِ الْمُرِيعَةِ وَاتِّبَاعِ الْخَبْرَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِسِ وَاجْتِنَاءِ الدَّاعِي وَاجْتِنَاءِ السَّلَامِ وَتَضْيِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُتَشِيمِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّهَبِ وَفِي الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَقْ قَالَ: أَنْبِيَةُ الْفِضَّةِ وَفِي الْمَاءِ ثَرْدٌ وَنَقْسٌ وَفِي الْخَزِيرِ وَالسِّيَّاجِ وَالْأَسْقِيقَةِ.

۳۷۱۔ پینا

بَابُ الشَّرْبِ فِي الْأَقْدَامِ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ سَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزِيرَ وَالسِّيَّاجَ فَإِنَّهَا لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

بَابُ الشَّرْبِ مِنَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْبِيَتِهِ. وَقَالَ أَبُو مُزَيْدٍ قَالَ: لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: لَا أَسْقِيقُ فِي حَدِيثِ

وسلم نے پایا تھا۔

۵۹۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور اسل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا۔ پھر آپ نے ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا نکاح کے بعد انھیں لانے کے لیے (یہ) اور وہ انہیں اور نبی ساعدہ کے تلامذہ میں اتریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آنحضرت نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ تم مجھ سے پناہ مانگتی ہو، لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا تھیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے، ان عورت نے جواب دیا کہ نہیں، لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تم سے نکاح کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی رنجیت ہوں، اگر آنحضرت کو ناراض کر کے واپس کر دیا، اسی دن حضور اکرم تشریف لائے اور سفیقہ بنی ساعدہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھے۔ پھر فرمایا، سہل، اپنی پاؤں میں نے ان کے لیے یہ پیالہ نکالا اور انھیں اس میں پانی پلایا۔ سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا، بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا اور آپ نے انھیں ہمہ کر دیا تھا۔

۵۹۷۔ ہم سے حسن بن درک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن حمار نے حدیث بیان کی، انھیں ابو حازم نے خبر دی، ان سے عامر سہلی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا ہے۔ وہ چھٹ گیا تھا۔ تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا عامر نے بیان کیا کہ وہ عمدہ جوڑا پایا ہے۔ چکورا کھڑی کا بنا ہوا۔ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے سے حضور اکرم کو بار بار پلایا ہے۔ بیان کیا کہ ابن سیرین نے فرمایا کہ اس پیالے میں لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے چائے یا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جوڑا دیں، لیکن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہ کر۔ چنانچہ انھوں نے یہ ارادہ بدل دیا۔

۳۷۳۔ متبرک مشروب اور مبارک پانی

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن حذافہ نے حدیث بیان کی،

شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ :
۵۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْعَرَبِ لَمْ يَرَ أَبَا سَعِيدٍ السَّامِدِيَّ أَنْ يَرَى بِهَا لَيْعًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ ، فَخَذَلْتُ فِي أَصْحَبِ بَيْتِ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُتَكَسِّةٌ وَأَسْمَاءُ ، فَلَمَسَتْ لَحْيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلَتْ : أَلْخُوذُ بِلَاثَةِ يَدَيْكَ فَقَالَ : مَا أَعْنَتْكَ بَيْتِي ، فَقَالُوا : لَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَنَ هَذَا فَأَلَتْهَا . قَالَ : هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ لِيُخْطَبَاكَ فَأَلَتْ : كُنْتُ أَنَا أَشَقَى مِنْ ذَلِكَ ، فَأَخْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيقَةٍ بَيْنَ سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ : اسْقِنَا يَا سَهْلُ ، فَخَرَجَتْ لَعَمْرُكَ بِهَا الْقَدْحُ مَا سَقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجُوا لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدْحُ فَشَرِبْنَا مِنْهُ . قَالَ : ثُمَّ اسْتَوْدَعَتْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَدُّ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ :

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ الْخُبَرِيُّ أَنَّ أَبُو عَوَّادَةَ هَمَّانَ عَابَهُمُ الْإِخْوَلُ قَالَ : مَا أَيْتَ فَدَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدْ أَفْضَحَ فَنَسَلَسَهُ بِعِصْمَةٍ قَالَ : وَهُوَ قَدْ حَبَسَ عَرِيقِي مِنْ بَعْضِهِ قَالَ قَالَ : أَنَسُ لَعَنَهُ سَعِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدْحِ أَكْثَرُ مِنْ كَذَا وَكَذَا . قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَمَّا إِذَا أَنَسُ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ : لَا تَقْبَلْ مِنْ شَيْئٍ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرْكُهُ :

بِاسْمِ شَرْبِ الْبَرَكَاتِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ :

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

کیا ان سے عیش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عمر کی ناز کا وقت ہو گیا، حضورؐ نے سے نیچے ہونے پانی کے سراہا رہے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضرتؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور خود اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، اودھو کر لو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے دھو کر اور پی بھی، میں نے اس کی پر دیکھے بغیر کہ پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے۔ خوب پانی پیا، کون کون مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرؓ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حسین اور عمرو بن مروانؓ نے سالم کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ہزارہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

بیماروں اور طب کا بیان

۳۶۴

مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد !
”جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

۵۹۹۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کا نام بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چھب جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہری بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حنظلہ نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدریؓ اور

ازہ عیش قال حدثني سَالِحُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَلَا الْخَبْرُ قَالَ قَالَ مَا أَتَيْتُنِي مَعَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا حَضْرَتِ الْعَصَى وَكُنِيَ مَعَنَا مَا وَغَيْرُ فَضْلَةٍ فَجَلَّ فِي إِيَّائِي فَأَتَى ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِنَّ فَادْخُلْ بِيَدَا فَبَيَّهَ وَفَوَّحَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ تَحَا عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبِرَّةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِمْ فَوَمَّا أُنَاسٌ وَشَرِبُوا فَعَلْتُ أَلَسَ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلَيْتُ أَمَلُهُ بَرَكَةُ كُنْتُ لُجَابِرَ كَحَرِّ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ الْغَا وَارْبَعًا ثَلَاثَةً نَابِعَةً عَنْ عِشٍّ وَعَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَنْ وَابْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَثَلَاثَةً سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵

کتاب الرضی

باب ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي نَفْسِهِ الرِّضَى، وَتَوَصَّى اللَّهُ تَعَالَى مَنْ تَعَمَّلَ سُوَّةً يُجْزِئَهُ ۵

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَصِيبَةٍ تَصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةُ يَشَاكُهَا ۵

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا حال جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و دلال، تکلیف اور غم سے دوچار ہو تو اسے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کھارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے مسدود نے ان سے عبد اللہ بن کعب نے ان سے ان سے ان کے طالب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال کدو کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور شقی کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور ڈر کر یاٹے بیان کیا کہ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن نوحی کے ہال بن علی نے ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال کدو کی سب سے پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چھتی ہے اسے جھکا دیتی ہے پھر وہ سیدھا ہو کر آرایش میں کامیاب ہوتا ہے اور دیگر کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھڑ چھینکاتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصوم نے آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابو الجہاد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ معنی کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

دَعَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَهَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهَ يَشْكُوهُ إِلَيْهِ اللَّهُ يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِمَا مِنْ خَطَايَا هـ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امثال المؤمنين كالخناصة من الزرع تُقَيِّمُهَا الرَّيحُ مَرَّةً وَتَهْجُلُهَا مَرَّةً وَامثال المنافقين كالزُّبَّةِ كَانَتْ رُزْقَةً فَكَذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَوَاحِدَةً هـ۔ وَقَالَ زُكَيْرٌ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ شَأْبٍ كَعْبٌ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هـ۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ فِي زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امثال المؤمنين كمثل الخناصة من الزرع من حيث أتنمأ البرح كفاً منها فَوَإِ اعْتَدَلَتْ تَلَفَتْ بِأَنْبُكِهِ وَالْخَنَاصَةُ كَانَتْ رُزْقَةً صَبًا وَمُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْضِيَهَا اللَّهُ وَإِذَا سَاءَ هـ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْجَهَادِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبَرَّأَ إِلَهُهُ يَمُوتْ

خَبَرًا يَصِيبُ مِنْهُ هـ

بَابُ شِدَّةِ الْمَرْحُومِ هـ

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيْهَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَشْعَثِ

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ
الْوَجْهَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْعَفْسِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّجَمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَذْنَيْتُ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَرْمِهِ وَهُوَ يَوْمُهُ وَعَمَّا شَبَّيْدًا إِذْ كُنْتُ
إِنَّكَ لَتَوَعِّدُكَ وَعَمَّا شَبَّيْدًا كُنْتُ إِنَّ ذَاكَ بَانَ
لَكَ أَحْمَرَيْنِ قَالَ أَحَلَّ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ
أَذَى إِلَّا خَافَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا خَافَتْ
وَمَرَى الشَّجَرَةَ

باب ۴۷۲ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءَ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ
إِذَا قَالَ قَالَ قَالَ

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّجَمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَكَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِّدُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَوَعِّدُكَ وَعَمَّا شَبَّيْدًا قَالَ أَحَلَّ إِنَّهُ أَوْعَدَ كَمَا
يُوعِّدُ رَجُلًا مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ إِنَّ لَكَ أَحْمَرَيْنِ
قَالَ أَحَلَّ ذَلِكَ كَذَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى
مُؤَكَّدٌ نَمَّا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَرَهُ اللَّهُ بِمَا سَيَّأَتْ
كَمَا نَحَطُّ الشَّجَرَةَ وَمَرَّاهَا

باب ۴۷۳ وَجُوبُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَمُو الْجَائِعَ وَ
هُوَ ذَا الْمَرِيضِينَ وَفَكَرُوا لَعَالِي

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّوْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا

بیان کی، ان سے اعش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں
عبداللہ بن مسعود نے، انھیں شعبہ نے خبری، انھیں اعش نے، انھیں ابوہریرہ
نے انھیں مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے مرض
کی وفات کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔
۶۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابوہریرہ تمیمی نے، ان سے حارث بن سید
نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت بڑے
تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کو بڑا تیز بخار ہے میں نے بھی
کہا کہ یہ بخار آنحضرت کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی وگناہ بھی
نے فرمایا کہ ان جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی
وجہ سے اس کے گناہ اس طرح حجاز دینا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۶۰۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے

اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصانِ خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے
اعش نے ان سے ابوہریرہ تمیمی نے، ان سے حارث بن سید نے اور ان سے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ
کو بڑا تیز بخار ہے: آنحضرت نے فرمایا اے اللہ مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے۔
جیسے تم میں کے دوا دیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ اس لیے کہ آنحضرت
کا اجر بھی وگناہ ہے، فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے، مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی
ہے، کائناتوں سے نیکو تکلیف وہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے
گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے دھبہ پتوں کو گرا تا ہے۔

۶۰۷۔ بھیر پرسی کا وجوب

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے
حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ
اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کہ
کو کھانا کھاؤ، ومرض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن غسسون نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

اشْعَثَ بَنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ
مَقَرَّنَ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَفَعَلْنَا عَنْ
سَبْعٍ أَمَّا نَأْتِ حَافِرَ الدَّهَبِ وَلَيْسَ الْحَرِيرُ إِلَّا بِيَارِجٍ
وَالْأَسْتَبْرَقُ وَعَنِ الْقَبِيضِ وَالْمَيْخَنَةِ وَأَمَرْنَا أَنْ تَتَشَبَّهَ
الْجَنَّةُ بِكَ وَتَعُودَ الْمَرْيُفَةُ وَتَقْبَلِي السَّلَامَ ۝

باب ۳۷ عِثَا وَتَا الْمَعْنَى عَلَيْهِ

۶۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ
أَبِي الْمُنَكَّبِ بِسَمْعٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْمَا يَقُولُ مَرْصُفًا قَاتَا فِي الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فِي وَابُؤْ سَكِرَ وَحَلَا شَيْبَانِ
فَوَجَّهَ فِي الْخِيَالِ قَاتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَى قَاتَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي
فَلَمْ يَجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى تَزَلَ آيَةُ الْمِيرَاثِ ۝

باب ۳۸ فَضْلٌ مِّنْ بَيْتٍ مِّنَ الدَّرَجِ ۝

۶۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيرَانَ أَبِي
سَبْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَاحٍ قَالَ قَالَ
لِي أَبُو عَبَّاسٍ - أَلَا أَمِيرَانِيكَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْخِنَةِ
كُنْتُ بَنِي، قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أُمُّ أَلْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنْ أَمْرُهُمْ وَإِنْ
أَكْشَفَ فَأَدْعُو اللَّهَ فِي. قَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ
وَلَاكِ الْخِنَةَ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ
يَجْعَلَ بَيْنَكَ فَقَالَتْ أَمْرُهُ فَقَالَتْ إِنْ أَكْشَفَ
فَادْعُو اللَّهَ أَنْ يَكُونَ أَكْشَفَ

فَدَعَا

لَهَا ۝

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ زَنْدَةَ مَلَكَ امْرَأَةً

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہہا کہ میں نے عطاء بن سیرین سے سنا۔ ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا میں نے انھیں سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیریا، استبرق، ریشمی کپڑے، اپنے ہاتھ اور میسرہ (ریشمی کپڑوں کی قمیص) سے منع کیا تھا اور میں حکم دیا تھا کہ ہم جنازہ کے پیچھے چلیں، ملعون کی عبادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۳۷۸۔ بے ہوش کی عبادت

۶۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک دفتر ہمارے پر ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مل کر میری عبادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ انھوں نے وضو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے آفاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ اسے مال میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ انھوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ بیان تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۷۹۔ مرگی کے مریض کی فضیلت

۶۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابوبکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی ریا ح نے حدیث بیان کی کہہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو دے دے دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دے گا۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے، میرے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے انھوں نے فرمایا، اگر چاہو تو میرے گھر دو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں صبر کروں گی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، انھوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ انھوں نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جریج نے انھیں عطاء بن جریج نے کہ آپ نے ام زندہ رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کہہا کہ

طَوِيلَةً سَوَادًا عَلَى سَعْرِ الْكَبَةِ :

۳۸۰ فضل من ذهب نصرته :

۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَدَائِدِ عَنْ هَمْرٍ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ أَلَّكَ إِذَا بُنِيَ عَمْدِي بِحَبِيبَةٍ فَضَبِرَ عَوْنُهُ مِنْهَا الْحَبَّةُ بِرِيْدٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ حَبْرٍ وَأَبُو ظَلَّالِ عَنْ أَنَسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :

۳۸۱ عَادَتِ النَّسَاءُ الْبَرَّ جَالِدًا

عَادَتْ أُمُّ الدَّرَدَاءِ وَرَجُلًا مِنْ أَهْلِ

الْمُسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ :

۴۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا

حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ

وَجِئْتُ أَبُوبَكْرٍ وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَتْ

مَا خَلْتُ عَنْهُمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ جَدُّكَ ؟ وَابْنُ

كَيْفَ جَدُّكَ ؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا خَذَتْهُ

الْعُصَى يَقُولُ :

كُلُّ أَمْرٍ فِي مَصْبَرَةٍ فِي أَهْلِهِ : وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ فِتْوَايَ

نَعْلِهِ : وَكَانَ يَلْعَنُ إِذَا أَمْلَعَتْ مِنْهُ يَقُولُ :

أَلَا كَيْتَ شَعِيرِي حَلَّ أَبَيْتَنَ لَيْلَةً : يُوَادُّ وَحَوْلِي إِذْ هُوَ

وَجَلِيلٌ : وَهَلْ أَيْدَانُ يَوْمًا مَاتِيًا بِحَبَّةٍ : وَهَلْ نَبْدَانُ

فِي شَأْنٍ : وَطَلِيلٌ : قَالَتْ فَأَمْسَتْ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ :

اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْيَسَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُ فَحِشًا مَكَّةَ أَوْ

پر وہ پردہ کیا ۔

۳۸۰۔ اس کی فضیلت جس کی بیانی جاتی رہے ہو ۔

۴۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے مطلب

کے مولا عرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء کھول کے بارے میں

آگاہتا ہوں۔ (یعنی ناپاک کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو میں اس

کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب

اعضاء سے آنحضرت کی مراد دونوں ٹانگیں ہیں۔ اس کی متابعت اشعث بن

جابر اور ابطلال نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی۔ انھوں نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۔

۳۸۱۔ عورتوں کا مردوں کی عبادت کو ناام اور رد اور نفی

عہنا مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عبادت کو نفی

تھیں ۔

۴۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ہشام بن

عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی

اللہ عنہما کھنکھو آگیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس رعبادت کے لیے آئی اور چچا

والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے بلال آپ کا کیا حال ہے۔ بیان کیا کہ جب ابو بکر

رضی اللہ عنہ کو کھنکھارایا تو آپ پر شعر پڑھا کرتے تھے یہ ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح

کرتا ہے اور صرت اس کے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رضی اللہ

عنہ کو جب انادہ ہوا تو شعر پڑھتے تھے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات

واوی میں گذر سکوں گا اور میرے چاروں طرف افخ اور جلیل و مکہ منظر کے گھاس،

ہوں گے، اور کیا میں کبھی حجرہ رکعت کے چند میل کے فاصلہ پر ایک باڑا رکے پانی

پاڑوں گا۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے

سینے دیکھ سکوں گا ؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کا اطلاع دی میں نے دعا

فرمائی کہ اے اللہ، ہمارے ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کرے جتنی مکر کی

أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحَّحُوا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْرَحَا
دَمَائِعِهَا وَالْعُلُ حُمَاَهَا مَا جَعَلَهَا
بِالْجُحْفَةِ ۝

یا ۳۸۲ عِبَادَةَ الصَّبِيَّانِ ۝

۹۱۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْخَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَهُ لِبَيْتٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا سَلْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَعًا وَأَبَى مُخِيبٌ
أَنْ أَتِيَنِي فَتَدْعُفُ مَا فَاشَهُدْنَا مَا فَارْسَلْنَا إِلَيْنَا
السَّلَامَ وَنَقُولُ: إِنَّ إِلَهُ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسْتَمْتَنٌ فَلَنُحْتَسِبَ وَلَنُصْبِرُ
فَأَمَّا سَلْتُ تَقْسِيمُ عَلَيْهِ فَقَامَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتْنَا دَرَفِعَ الْعَتَبِيِّ فِي حَجَرٍ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعٌ
تَقَامَنْتُ عِنْدَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ
وَضَعَهَا اللَّهُ فِي مَكُتُوبٍ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ ۝

الْزَحَامَةِ

یا ۳۸۳ عِبَادَةَ الْعَرَابِ ۝

۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدَخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَكَانَ الْبَيْتُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرْثَدٍ يَجُودُ
فَقَالَ لَهُ يَا مَرْثَدُ إِنَّ شَأْنًا لِي، قَالَ
فَقُلْتُ لِمَ مَرْثَدُ؟ فَكَانَ بَلَى حَتَّى تَقُولُوا أَذْ تَقُولُ
عَلَى شَيْءٍ كَيْفَ تُزِيدُ الْقُبُورَ، فَقَالَ الْبَيْتُ

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر
دے اور ہمارے لیے اس کے مدد و صانع (دو پیانے) میں برکت عطا فرما،
اللہ اس کا بخیر کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحیم میں کر دے۔

۳۸۲۔ بچوں کی عبادت

۹۱۴۔ ہم سے حجاج بن مہنہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عامر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور ابی
نعمان سے بنید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی
(زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو کہلوایا، اس وقت حضور اکرم کے ساتھ
سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ
میری بچی لبر مرگ پر پڑی ہے اس لیے آنحضرت ہمارے یہاں تشریف لائیں۔
آنحضرت نے انھیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے ہر چیز
دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں مقین و معلوم ہے۔

اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امید دار ہو اور صبر کرو صاحبزادی
نے سیر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضرت فرود تشریف لائیں)
چنانچہ حضور اکرم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرت کے ساتھ کھڑے ہو گئے،
پھر نبی آنحضرت کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانختی کے عالم میں مضطرب
تھی حضور اکرم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض
کی یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ
بھی اپنے اچھے بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۸۳۔ گاؤں کے رہنے والوں کی عبادت

۹۱۵۔ ہم سے محمد بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار
نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی رہائی
کے آپس اس کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم
کسی کی عبادت کو تشریف لے جاتے تو مرثد سے فراتے کوئی حرج نہیں،
انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے لیکن اس اعرابی نے آنحضرت
کے ان کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے نہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز
نہیں، بلکہ یہ بخیر ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے لیے گا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَنَعَمْ إِذَا

بَابُ ۳۸۴ عِبَادَةُ الْمُشْرِكِ :

۶۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا مَا يَعْبُدُ كَانَ يُحْدِثُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ فَأَنَا الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُدُ فَقَالَ أَسْلِمُهُ فَأَسْلَمَهُ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَبُو طَالِبٍ حَافَاً الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتْ

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعْبُدُونَ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِمَعَهُ جَالِسًا فَجَلَسُوا يَصَلُّونَ قِيَامًا ، فَأَسَاءَ إِلَيْهِمْ أَجْلِسُوا فَلَمَّا ذَرَعُوا قَالَ : إِنَّ إِلَهَ مَا لَكُمْ لَمَوْءُجٌ بِهِمْ فَإِذَا رَكْعَةٌ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَكْعَةٌ فَارْكَعُوا وَإِنْ صَلَّيْتُمْ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحُسَيْنِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَسْنُونٌ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ مَا صَلَّيْتُ مَا هَذَا أَوَلَا نَسِي

خَلَفَهُ قِيَامًا

بَابُ ۳۸۶ وَضَعُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَرِيضِ :

۶۱۸ - حَدَّثَنَا الْمُتَنِي بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنِيُّ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّلْتُ بِكَ شَكْوَا شَدِيدًا فَأَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُدُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَفَأَتْرُكُ مَا لَا وَاقِي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأَوْصِي ثَلَاثًا مَالِي وَأَتْرُكُ الثَّلَاثَ ؟ فَقَالَ لَا ، قُلْتُ فَأَوْصِي بِالنَّصِيفِ

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میرا بیابھی ہوگا۔

۳۸۴ - مشرک کی عبادت

۶۱۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ مجاہد ہوا حضور اکرمؐ اس کی عبادت کے لیے تشریف لائے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضرتؐ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵ - کسی مریض کی عبادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت

ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

۶۱۷ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے فرمادی اور انھیں اللہ تعالیٰ نے کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عبادت کرتے آئے۔ آنحضرتؐ نے انھیں بھیج کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضرتؐ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقدمہ) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرضی الوفا میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶ - مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸ - ہم سے متنی بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اسے اللہ کے نبیؐ را اگر وہ بر گئی تو میں مال چھوڑ دوں گا اور میرے پاس سوا ایک ٹکڑی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضرتؐ

وَأَتْرَكَ النَّصْفَ ؟ قَالَ لَا ، قُلْتُ فَأَوْصِي
بِالثَّلْثِ وَأَتْرَكَ لِمَا الثَّلَاثِينَ ؟ قَالَ ؟
الثَّلْثُ كَثِيرٌ ، ثُمَّ وَصَّيْتُ نِسَاءً عَلَى
جِهَتَيْهِ ، ثُمَّ مَسَّيْتُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتِّمِّمْ لِمَا
هَجَرَنَاهُ ، فَمَا زِلْتُ أَحَدًا بَرَدًا عَلَى كِبَرِي
فِي مَا خَالَ إِلَى حَتَّى السَّاعَةِ ۝

باب ۱۹

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِظُكَ فَنَسِيتُهُ
بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَعِّدُكَ وَعَا
شَدِيدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْبَلُ لِي أَوْعِدُكَ كَمَا يُوعِدُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ
قُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَلُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعِيبُهُ أَذَى مِنْ فَمَا

باب ۲۰

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا مَرَّ بِهِمْ فَنَسِيتُهُ ، وَهُوَ يُوعِظُكَ وَعَا شَدِيدًا
فَقُلْتُ إِنَّكَ تُوَعِّدُكَ وَعَا شَدِيدًا ، ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرِي
قَالَ أَحْبَلُ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعِيبُهُ أَذَى إِلَّا خَالَتْ
عَنْهُ خَطَايَاكَ كَمَا خَالَتْ وَرَقُ الشَّجَرِ ۝

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يُعْوِذُ
فَقَالَ لَكَ بَأْسٌ فَهُوَ ؟ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ حَدَّثَكَ

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر اُدھے کی وصیت کر دوں اور اُدھاپنی
بچی کے لیے اچھوڑ دوں، فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت
کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں، آنحضرت نے فرمایا کہ ایک
تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے پھر آنحضرت نے اپنا ہاتھ ان کی
پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے چہرے اور پیٹ
پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما اور اس
کی ہجرت مکمل کر، حضور اکرم کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصے
پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان
سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے بیان کیا کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت کا جسم چھوا اور
عرض کیا یا رسول اللہ؟ آپ کو تو برا تیز بخار ہے، آنحضرت نے فرمایا ہاں مجھے تم
میں کے دوا دیروں کے برابر بخار چڑھتا ہے، میں نے عرض کی یہ اس لئے ہر
گاہ کہ آنحضرت کو دگنا اجر ملتا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں اس کے بعد آنحضرت
نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو
اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گرا رہا ہے۔

۳۸۷۔ رضی سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہیے۔

۶۲۰۔ ہم سے تفسیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے۔ ان سے حارث بن سواد نے
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں، جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا میں نے آنحضرت کا جسم چھوا، آپ کو
تیز بخار تھا میں نے عرض کی، آنحضرت کو تو برا تیز بخار ہے یہ اس لیے ہو گا کہ آپ
کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف
ہونچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح ہجر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے
گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یہ مرض) پاک کرنے والا ہے۔

حَتَّى تَفُورَ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تَفُورُ عَلَى
النَّبُورِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب ۳۸ عِبَادَةُ الرَّعْبِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا
وَمَرَدًا عَلَى الْحِمَارِ

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلِ بْنِ ابْنِ يَثْمَابٍ عَنْ عَمْرِوَةَ أَنَّ أَسَمَةَ
ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى رَاكِبٍ عَلَى قَطِيفَةٍ
مَنْكِيشَةٍ وَأَسَدُفَ أَسَمَةَ وَمَا لَهُ لَا يَعُودُ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَةٍ مَدْرَسَةٍ حَتَّى مَدَّ
بِمَحَلِّسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ رَسُولٌ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَحَلِّسِ أَخْلَطَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِبَادَةَ الْأَذْثَانِ وَ
الْيَهُودِ وَفِي الْمَحَلِّسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا
غَشِيَتِ الْمَحَلِّسَ غُبَاةُ الدَّائِمَةِ خَشِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أَنْفُسَةَ بِرَأْيِهِمْ قَالَ لَا تَغْيِرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاَهُمْ إِلَى
اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
يَاقَ الْمُرُوءَةَ اللَّهُ لَا أُحْسِنُ مِمَّا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ حَقًّا
فَلَا تَمُوتُوا فِيهَا فِي مَحَلِّسِنَا وَاسْجِعُوا إِلَى رَحِمَتِكُمْ فَسَمِعُوا
كَأَنَّهُمْ قَامُوا فَفَضَّلُوا عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَأَعَشَيْنَا بِهِ فِي مَحَلِّسِنَا فَأَنَا نَحْبُ ذَلِكَ مَا نَحْبُ
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَانَ يَتَنَازَعُونَ
فَلَمَّا يَزِلُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَجْرُ حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ عَنِّي وَاصْبِرْ فَلَمَّا أَعْطَا اللَّهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو بخار رہے جو ایک بڑھے کو مغلوب کر
چکا ہے اور اسے قریب پہنچانے کے رہے گا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸۔ رضی اللہ عنہ کی عبادت کو سوار ہو کر، پیڈل اور گدھے پر کسی کے
پیچھے پیچھے کرنا۔

۷۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے۔ ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے انھیں اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی پالان پر مذک کی چادر
ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔
آنحضرتؐ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ چنگ
پر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ روڑ پر ہوئے اور ایک مجلس سے گزرے جس میں
عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا عبداللہ ابی (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس
مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور
یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گرد جب
مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھی۔ اور کہا کہ ہم پر گرد نہ
اڑو۔ پھر ان حضرات نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر ڈال اتر گئے۔ پھر
آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی
نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اگر حق میں تو ہماری مجلس میں
انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچا یا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس
آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں۔
یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو
پسند کرتے ہیں۔ اس پر سلول، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہو گئی۔
اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش
کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار
ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا
سعد! تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی
طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ ہولے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔
اور اس سے درگزر فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے
جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضرتؐ کے وہ تشریف لانے سے پہلے) اس سببی کے لوگ

اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور اپنا سر وارہائیں بسین
حب اللہ تعالیٰ نے اس منہور کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا
ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر بگڑ گیا، یہ جو کچھ معاملہ اس نے آنحضرت کے ساتھ
کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

۶۲۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث
بیان کی، ان سے صفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حمرہ نے جو منکر کے
صاحبزادے ہیں۔ اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری حیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے کسی
خچر پر سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔

۳۸۹۔ مرضی کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ "ٹائے سر"
یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی، اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا کہنا کہ مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم
کرنے والے ہیں۔

۶۲۴۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفیان نے حدیث بیان کی
ان سے ابن ابی یحییٰ اور ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی
یعلیٰ نے اور ان سے حب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
میرے قریب سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگ رہا تھا۔ آنحضرت
نے دریافت فرمایا کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں میں نے
عرض کیا، جی ہاں، پھر آنحضرت نے حجام بلوایا اور اس نے میرا سر منڈ دیا۔ اس
کے بعد آنحضرت نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

۶۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ ابو زکریا نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن ہلال نے
نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا،
انھوں نے بیان کیا کہ دوسرے شدید درد کی وجہ سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہا، اے رسول اللہ! اگر ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا، اس پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا، یعنی تمہارا انتقال
ہو گیا، تو میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا،
عائشہ رضی اللہ عنہا فرمے، اے رسول اللہ! میرا خیال ہے کہ آپ میرا سر
جاتا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بوی
کے بیان گناہیں گے اور میری موت کا کوئی رنج آپ کو نہیں ہوگا، آنحضرت نے فرمایا،

مَا أَطْعَمَكَ دَلْعًا أَجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ النَّحْرَةِ
أَنْ يَتَوَجَّهَ فَيُحْصِبُوهُ فَلَمَّا دَا ذَٰلِكَ بِالْحَقِّ
الَّذِي أَطْعَمَكَ شَرْقًا مِثْلَ ذَٰلِكَ الَّتِي
فَعَلَ بِهٖ مَآءَ آيَةٍ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِي لَيْسَ بِذَاكِبٍ بَغْلٍ وَكَأ
سَيَذُونُ

باب ۳۸۹ قَوْلُ النَّبِيِّ إِنِّي وَجِئْتُ
وَأَرَأَيْتُمْ أَفَاشْتَدَّ لِي الْوَجْعُ - وَقَوْلُ
أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسَّيْتُ الصَّرَّ وَ
أَمْتُ أَسْحَمَ الرَّاحِبِينَ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَيْسَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي
يَحْيَى وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
يَعْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّةً
فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقَدْتُ نَحْتِ
الْعِدْرِ فَقَالَ: أَيُّ ذَٰلِكَ هَؤُلَاءِ اسْبُكْتُ نَحْمَ
فَدَا الْخَلْقَ فَخَلَعْنَا ثُمَّ أَمَرَ نِي
بِالْفَدَا

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكْرِيَا وَآخِبَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ لَوْ
كَانَ وَأَنَا حَتَّى نَأْتِيَكَ لَكَ دَا دَعُو الْكَ، فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَآخِبُنَا وَآخِبَنَا إِنِّي لَأَخْلُفُكَ حَتَّى مَوْتِي
وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَخَلَفْتُ أَخَذْتُكِ مِلَّةَ مَعْرَسَا
بِبَعْضِ أَمْرٍ وَأَحْبَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أَنَا وَآخِبُنَا لَقَدْ هَمُّتُ أَنْ أَرُدَّتْ أَنْ أُرْسِلَ

إِلَىٰ أَهْلِ بَكْرٍ وَأَنْبِيَاءٍ وَأَعْقَبُوا أَنْ يَقُولُوا
الْفَاسِقُونَ أَوْ يَتَمَنَّيَ الْمُتَمَنِّونَ نَحْنُ قُلْتُ
يَا بِي اللَّهِ وَبِعَدِّ قَوْمِ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ بِعَدِّ قَوْمِ اللَّهِ وَيَا بِي
الْمُؤْمِنُونَ ۝

یا بنی بن

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الشَّيْبِيُّ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ الشَّيْءُ مَتَى أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِدَعْوَةٍ فَمَسَيْتُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتَوْعَدُكَ
وَهُوَ شَدِيدٌ قَالَ أَحَلَّ كَمَا يُوعَدُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ
قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَصِيبُهُ
أَذًى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَظَّ اللَّهُ سَيَاتِهِ كَمَا
تَحْظُ الشَّجَرَةُ وَرَافِقُهَا ۝

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الدَّهْرِيُّ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودِي مِنْ وَجْهِ اشْتَدَّ فِي
رَأْسِي حَبَّةُ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَّغْ فِي مَا تَرَى وَأَنَا
مُؤْمَلٌ وَلَا يَكْرَهِي إِلَّا أَنْ يَنْتَهَى فَإِنَّا لَنَمُوتُ
بِفُكْرِي مَا فِي نَافْسِي قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ كَأَنَّكَ
الْقُلْتُ قَالَ الْفُلْتُ كَثِيرٌ أَنْ تَدْعَ وَرَأْسُكَ
أَعْيَانًا حَتَّى مَبْنَى أَنْ تَدْعَ لَهُمْ عَالَةً
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَكِنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً
سَبْتَنِي فِيهَا وَحَبَّ اللَّهُ إِلَهُ

أَحْبَبْتُ عَلَيْكَ حَتَّى

مَا تَجْعَلُ فِي نَفْسِي

أَمْذَاتِكَ ۝

بلکہ میں خود درد میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے
صحابہ زادے کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر دوں، کہیں ایسا
دہوکہ کہنے والے کہیں خلافت دوسرے کو ملنی چاہیے یا خلافت کے
خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے
نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو منظور
نہیں کریں گے یاد رکھو کہ یہ فرمایا کہ میں نعم اللہ یا بی المؤمنین ۝

۶۲۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نعیم نے، ان کے حدیث
بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا بڑا تھا میں
نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضرت کو تو بڑا تیز بخار ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اے
تم میں کسے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضرت کا
اجر بھی دُگنا ہے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی
تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح
جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

۶۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبد
بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے
اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک
سڑید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ
چکی ہے اسے آنحضرت دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری
وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ
کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر آدھا کر دوں، آنحضرت
نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو بھی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے
بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلا کر کہیں۔
اور تم جو خرچ بھی کر دو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود
ہوگی، اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بڑی
کے مزہ میں رکھو گے۔

بَابُ كَوْلِ الْمَرْفُوعِ قَوْلًا مَوْعِدًا:

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا عَنْ
عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَقْبَحُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فَبِهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ
الْبَيْتُ مِلَّةٌ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا
لَا تَضِلُّوهُ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ غَلَبَ عَلَيْهِ التَّوَجُّعُ وَعِنْدَهُ كُفْرٌ
انْقَرَأَ حُسْبًا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ
فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبُ
لَكُمْ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَرَدُوا الدَّلْعُوَ وَ
الْخِلْدَانِ عِنْدَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ إِنَّ الدَّرِيَّةَ كُلَّ الدَّرِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ

بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالْبَيْتِ الْمَرْفُوعِ لِيُدْعَى لَهُ:

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ هَمَزَةَ حَدَّثَنَا حَاجِدٌ
هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْحَجَّيْبِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ
يَقُولُ: ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اسْتِ
أُخْبِتِي وَجِئْتُكُمْ رَامِيَةً وَدَعَايَ بِالْبَرَكَةِ
لَهُ تَوَمَّنَا فَنَشْرِبُ مِنْ دَهْنِهِ وَفُتُّ حَلْفٌ
ظَهَرُوا فَتَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوءَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

مِثْلَ رِيَا فَخُجِّلَتْ:

بَابُ مَنْ تَنَبَّأَ السَّرِيعُ السُّورَتِ:

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

۳۹۰۔ مرفیع کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۴۲۸۔ ہم سے ابو ہاشم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے سنا۔ اور معمر سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے حضور اکرم نے فرمایا لاؤ، میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم راہِ راست سے نہ گم ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضرت اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمہارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہ کہتے تھے کہ آنحضرت کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضرت ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہِ راست سے نہ گم ہو۔ اور بعض صحابہ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، جب آنحضرت کے پاس اختلاف اور بحث ہو گئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرم نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

۳۹۱۔ مرفیع نے سچے سچے اس کے لیے دعا کرنے لے جانا۔

۴۲۹۔ ہم سے ابو ہاشم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی آپ اسمعیل کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے۔ حضور اکرم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مہر نبوت مجد عروس کی گھنٹی جیسی تھی۔

۳۹۲۔ مرفیع کی موت کی تمنا

۴۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے

أَبَسَافِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلْبَسَنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَيْهِ تَمَتُّبَيْنِ أَحَدُهُمَا مَوْتٌ
مِنْ حَبْرٍ أَصْبَاكُهُ فَإِنْ كَانَ لَدَيْهِمَا مَا عِلَّةٌ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَكَّلْ
إِذَا كَانَتْ الْوُفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْنِ سَاعِيلٍ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي جَارٍ قَالَ دَخَلْنَا
عَلَى أَخْبَابٍ يَكُونُونَ وَكَانُوا كَتَبُوا سَبْعَ لَيَالٍ
قَالُوا إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَقُتِلُوا وَ
لَهُمْ تَنْقُصُهُمُ السَّكَنُ وَإِنَّا أَهْبَيْنَا مَا لَدَيْهِمْ
لَهُمْ مَوْضِعًا إِلَّا السُّرَابَ، وَلَوْ كَانَتْ أَلْبَسَنِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُمْ بِهِ شَعْرًا أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَ
هُوَ يَنْبِي حَاطِطَاتُهُ قَالُوا إِنَّ الْمُسْلِمَ
يُؤَجَّرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَنْفَعُهُ إِلَّا
فِي شَيْءٍ يَحْجِلُهُ فِي هَذَا
السُّرَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا عَمَلُهُ
الْجَنَّةَ تَالُوا وَلَا آتَى رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَ
لَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَ فِي اللَّهِ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ
فَسَيَدُودًا وَكَأَيُّ مَوَدَّةٍ يَتَمَتُّبَيْنِ أَحَدُكُمُ الْمَوْتِ
إِنَّمَا نُحْسِنُ أَعْمَلَهُ أَنْ يَرُدَّ أَحَدًا خَيْرًا وَإِنَّمَا مَسِيئَتُهُ
فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمَادٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ثَابِتِ بَنِي نَفِی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو
اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی گئے تو
یہ کہنا چاہیے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے
زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کرے۔

۴۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی جازم نے بیان کیا کہ ہم خباب
رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے پیٹ میں اسات
دارغ لٹکائے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حالی میں رخصت ہوئے کہ
دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے دمال و دولت اتنی پائی کہ جس
کے خرچ کرنے کے لیے ہمارے پاس صرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی
نہیں؛ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا
تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی
دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کو ہر اس چیز پر ڈاب ملتا ہے جسے
وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دیوار وغیرہ) میں محفوظ کر
کے رکھتا ہے؛

۴۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔
صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا: نہیں امیر
بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے
رعل میں (میان درمی اختیار) کر دو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت
کی تمنا نہ کرے، کیونکہ یا وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور
اضافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کرے۔

۴۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا
کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ میرا سہارا لئے ہوئے تھے (مرض الوفا میں)
اور فرما رہے تھے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور جنت
اعلیٰ سے مجھ کو دے دیجئے۔

۳۹۳۔ رضیٰ کے لیے عبادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت
سعد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ اے اللہ! سعد کو
شفاعت فرما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۳۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے،
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی
مرضیٰ کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مرضیٰ آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ
یہ دعا فرماتے، تکلیف دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا
عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔
ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن
طہان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابو الفحی
کے واسطے سے کہ ”جب کوئی مرضیٰ آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا، اور جبریتے
بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابو الفحی نے، انھوں نے بیان
کیا کہ ”جب آنحضرتؐ کسی کے مرضیٰ کے پاس تشریف لے جاتے“

۳۹۴۔ مرضیٰ کی عبادت کرنے والے کا دمنو۔

۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن مکہ نے، کہا کہ
میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں یہاں تھا۔ آنحضرتؐ نے
وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو اس سے
مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی کہ میرے درنا کلام رب آپ اور بیٹے کے
سوا ہیں، تو یہ میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵۔ جس نے وبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۳۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف

مکی اللہ علیہ وسلم وہو مستنبد، اَلْحَمْدُ
لِقَوْلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ
بِالرَّغِيْبَةِ

۳۹۳۔ دُعَا الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ

عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا - اَللّٰهُمَّ

اسْتَبْ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

هَوَانَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُفِيَ مَرِيضًا اَوْ اُفِيَ بِهِ

قَالَ: اَذْهَبِ النَّاسُ رَبِّ النَّاسِ اسْتَفْ وَ اَنْتَ

اَسْتَفْ لِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءٌ لَا يَعْاَدُ

سَقَمًا. قَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

طَهْمَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَ اَبِي الْفَحْجِ

اِذَا اُفِيَ بِالْمَرِيضِ اَوْ قَالَ جَبْرِتٌ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ اَبِي الْفَحْجِ وَ حَدَّثَنَا اِذَا اُفِيَ

مَرِيضًا.

۳۹۴۔ دُعَا الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ

فَصَبَّ عَلَيَّ اَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَيَّ فَقُلْتُ قُلْتُ

لَا يَدُ ثَنِي اِلَّا كَلَامَةَ فَكَلِمَةُ الْمِيْرَاثِ

فَنَزَلَتْ اِيَّاهُ الْفَرَائِضُ

۳۹۵۔ دُعَا بَدْفِغِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَى

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اَنَّهُمَا قَالَتَا لَمَّا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِیْكَ وَبَدَلْ، قَالَتْ فَدَخَلْتُ
عَلَيْهَا فَقُلْتُ: يَا ابْنَتُ كَيْفَ تَجِدُكِ؟ وَيَا بَدَلْ
كَيْفَ تَجِدُكِ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ
الْحَمَى يَقُولُ: ۞

كُلُّ أَمْرٍ مُمْسِكٌ فِي أَهْلِهِ، وَالْمَوْتُ أَوَّلُ مَنْ يَشْرَاكَ
تَعْلِيهِ، وَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أُقْبِلَ عَنْهُ يَذْفَعُ عَقَبَتَهُ
مَقْبُولٌ ۞

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْلَةً
يُجَادِي وَخَوَلِي إِذْ خَبِرْتُ وَحَبِيلٌ

وَهَلْ أَسَاءُ دُنْ يُؤْمَا مَيَا، فَجَسَنَةٌ
وَهَلْ تُبْدُون لِي شَامَةً وَكُفِيلٌ
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْيَمِينِ
الْمَدِينَةِ لَحَبِيبِنَا مَكَّةَ أَدَا شَدَّ وَصَحْبُهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي
صَاحِبِهَا وَمَا هَذَا أَفْعَلْ حَمَاهَا مَا جَعَلَهَا بِالْحُجْفَةِ ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الطَّبِّ

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ
لَهُ شِفَاءً ۞

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
الذُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرَا بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَرْجَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ۞

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يَأْوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ
الرَّجُلَ؟ ۴۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ
الْمُضَنَّلِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

لَا تَعْنِي - تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخاری میں ملنا نہ گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں
ان کے پاس گئی اور کہا کہ والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بلال آپ کی
طبیعت کیسی ہے؟ بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر
پڑھتے تھے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے۔ اور موت تو اس کے جتنے
کے تنہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار آتا تو
بلال آواز سے یہ اشعار پڑھتے: یہ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی
میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور حبیل ہوں گے اور کیا کبھی
پھر میں مجنبہ کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شامہ اور طفیل دسکے کے قریب
کی دو پہاڑیاں م کو اپنے سانسے دیکھ سکوں گا یا بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا: پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضرت
سے اس کے متعلق کہا تو آنحضرت نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں
عزیز کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں اپنے وطن (مکہ) کی محبت تھی بلکہ
اس سے زیادہ زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمارے
لیے اس کے صانع اور مدد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل
کر دے اسے جحفہ میں منتقل کر دے۔ ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طِبُّكَ مُتَعَلِّقٌ بِأَحَادِيثِ

۳۹۶ - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج
نہ پیدا کیا ہو۔

۴۳۶ - ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالہد زہری نے
حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے
عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا بیماری نہیں بنائی جس کا علاج
نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷ - کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۴۳۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن معقل نے
حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بن

عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان بجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتے تھے۔

۳۹۸۔ شفا میں چیزوں میں ہے۔

۴۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا میں چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پھینکا لگوئے اور آگ سے داغے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور یحییٰ نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پھینکا لگوئے کے متعلق۔

۴۴۰۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سرک بن یونس ابو حاتم نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفا دین چیزوں میں ہے، پھینکا لگوئے شہد پیئے اور آگ سے داغے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغے سے منع کرتا ہوں۔

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اسے تعالیٰ کا ارشاد اس میں

شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۴۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔ ۴۴۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا، اگر تمھاری دواؤں میں کسی میں بھدائی ہے تو پھینکا لگوئے یا شہد پیئے اور آگ سے داغے میں ہے، اور اگر وہ مرض کے مطابق ہو، اور میں آگ سے داغے کو پسند نہیں کرتا۔

مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَالَ لَمَّا نَغَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَقُوا الْقَوْمَ وَخَدَّمُوهُمْ وَنَوَدُوا الْقَتْلَى وَالْجُرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ -

باب الشفاء في ثلاث -

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبِ مَاءٍ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ حُجْرٍ وَكِتَابَةِ نَابٍ وَأَنْهَى أُمِّيَّ عَنْ الْبُكْيِ رَفَعُ الْحَدِيثِ، وَرَوَاهُ الْقُسَيْمِيُّ عَنْ كَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبِ مَاءٍ عَسَلٍ وَكِتَابَةِ نَابٍ وَأَنْهَى أُمِّيَّ عَنْ الْبُكْيِ -

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سِرَجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبِ مَاءٍ عَسَلٍ وَكِتَابَةِ نَابٍ وَأَنْهَى أُمِّيَّ عَنْ الْبُكْيِ -

باب الشفاء بالفسل وقول الله تعالى

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ -

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُ الْخَوَافَ وَالْعَسَلَ - ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسِيلٍ عَنِ الْقُسَيْمِيِّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ حَبٌّ مِنْ نَبْتِ شَرْطَةِ حُجْرٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كِتَابَةِ نَابٍ -

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكِّلِ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَحْبَةَ ابْنَةَ أَبِي الْيَتَّى مَلَئَتْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَجْهَ
 بَطْنُهُ فَقَالَ: اسْقِهِ سَلَاةً ثُمَّ أَقْبَى
 الثَّانِيَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ سَلَاةً، ثُمَّ
 أَكْبَاهُ فَقَالَ: فَكُلْتُ فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ
 وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ
 اسْقِهِ سَلَاةً
 فَتَبَرَّأَ

بِالنَّبِيِّ الدَّاءِ بِالنَّبَانِ الْيُطْلَبُ

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ
 مِنْ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا
 كَانَ يَجْمَعُونَ سَقَمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَدْنَا وَأَطْعَمْنَا
 فَلَمَّا صَحَّوْا قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخَمَتُهَا...
 فَأَنزَلَهُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي دُرُوبَتِهِ، فَقَالَ: أَشْرَبُوا
 أَنْبَاءَهُمَا فَلَمَّا صَحَّوْا قَالُوا: رَأَيْتُمَا رَأَيْتُمَا مَلَائِكَةَ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوا دُونَكَ فَبَعَثَ رَجُلًا
 أَنَا بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَرَّ
 أَعْيُنَهُمْ فَذَاتِ الرَّجُلِ مِنْهُمْ يَكْذِبُ
 الْأَمْرَ هُوَ يَلْبِسُ بِهِ حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ سَلَامٌ
 فَلَبَقْنِي أَنَّ الْحَاجَّ قَالَ بِذَنْبِي: حَدَّثَنِي
 بِأَسْفَلِ عَقُوبَةِ عَائِشَةَ ابْنَةِ أَبِي الْيَتَّى مَلَئَتْ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شَهِيدًا فَجَلَدًا فَجَلَدًا
 الْحَسَنَ فَقَالَ: وَذُتْ أَنْتَ كُمْ
 يُحَدِّثُهُ

بِالنَّبِيِّ الدَّاءِ بِالنَّبَوَالِ الْيُطْلَبُ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۶۴۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مسکین نے حدیث
 بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے
 ابو المتوکل نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی
 تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ
 وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے
 کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں
 ہوئی) آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ حکم کے
 مطابق میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ چھڑا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ
 انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن مسکین ابو
 الدرداء بھری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان
 سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو باری تھی، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں
 قیام کی جگہ عنایت فرمائیے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمائیے۔ پھر جب وہ
 لوگ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے۔ چنانچہ
 آنحضرتؐ نے جرد میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ
 ان کا دودھ پو جب انھیں صحت ہو گئی تو انھوں نے حضور اکرمؐ کے چوہے کو
 قتل کر دیا اور اونٹ مانک کر لے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے پیچھے آدمی
 دوڑائے اور جیسا کہ انھوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا آپ نے بھی ان
 کے ساتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر دادی میں نے ان میں
 سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔
 سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھ
 سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو
 دی ہو تو آپ نے یہی حدیث بیان کی کہ جب حسن بھری تک یہ بات پہنچی تو آپ نے
 فرمایا کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

۴۰۱۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا
فَالْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَخْفُوا بِدَاعِيِهِمْ لَيْسَ بِالْإِذِلِّ فَيَسْتَأْذِنُوا مِنْ
أَلْبَانِهِمْ. أَبُو الْيَمَانِ فَلَجَعُوا بِدَاعِيِهِمْ فَتَنَزَّ بِلَا مِنْ
أَلْبَانِهِمْ وَأَبُو الْيَمَانِ حَتَّى صَلَحَتْ أَسْدَانُهُمْ
فَتَنَزَّلُوا السَّارِحِي وَسَاقُوا الرِّبْلَ قَبْلَكُمْ أَيْتَمَى مَتَى
اللَّهُ مُكَلِّبٌ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِئَتْ
بِهِمْ فَتَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَسْرَجَهُمْ وَسَبَرَ
أَعْيُنَهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ فَخَذَّ ثُبَى مُحَمَّدُ بْنُ
سَيْرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

باب الحبيبة السوداء

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُمَيْرُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ الْيَجَرِ
فَمَرَّ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ
مَرِيضٌ فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَذَرٍ الْحَبِيبَةُ السَّوْدَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا فَأَسْحَقُواهَا ثُمَّ أَطْرُقُواهَا فِي أَفْئِدِهِمْ
بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذَا الْحَبَابِ، وَفِي هَذَا
الْحَبَابِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقِيلَ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبِيبَةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبِيبَةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَ
الْحَبِيبَةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيزُ

باب الثلثينة بشرى

۶۴۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرسہ کے) کچھ لوگوں
کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا مافوق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ وہ آنحضرت کے چرواہے کے یہاں چبے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ
اور پشیاں پیئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضرت کے چرواہے کے پاس چبے گئے اور
اونٹوں کا دودھ اور پشیاں پیا۔ جب انھیں جہانی صحت حاصل ہو گئی تو اونٹوں نے
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ملک سے گئے جنھوں کو گرم کو جب اس کا علم
ہوا تو آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا جب انھیں لایا گیا تو آنحضرت کے
حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈیٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں پٹائی پھیر
دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ چندود
کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (جو میں اس طرح کی کسرت کی ممانعت نازل ہو گئی)
۴۰۲ - کلونی - ۴

۶۴۶ - ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن
حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان
سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن الجراح رضی
اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار ہو گئے پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت
بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے لحد
ہم سے کہا کہ انھیں سیادہ لانے (کلونی) استعمال کرنا۔ اس کے پانچ یا سات
دانے لے کر پیس لے۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ہار کر ذراک کے اس طرف اور
اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث
بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کلونی
بہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے فرمایا کہ موت۔

۶۴۷ - ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن
مسیب نے خبر دی اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیادہ دانوں میں بہر بیماری
سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔
اور سیادہ لانے (کلونی) کو کہتے ہیں۔

۴۰۳ - مزین کے لیے تبلیغ

۶۴۸ - ہم سے جہان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی

عبداللہ نے خبر دی، انھیں یوحنا بن زید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے، کعبہ اللہ رضی اللہ عنہما بھار کے لیے اور میرے کے سرگواروں کے لیے تبیین دروا، دودھ اور شہد طاکر لکھا جاتا تھا، پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فراتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تبیین مرین کے دل کو اطمینان دیتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۴۴۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المخرام نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تبیین مرین کا حکم دیتی تھیں اور فراتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مرین کو) ناگوار گذرتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

۴۴۴۔ ناک میں دوا ڈالنا

۴۵۰۔ ہم سے محلی بن اسمہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھپھنا گویا، اور پھپھنا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلائی۔

۴۵۵۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک

ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور" یہی صورت "کشت"۔

یعنی زرعہ میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے

"قشت" پر پڑھتے تھے۔

۴۵۱۔ ہم سے مسدق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبد اللہ سے کرم قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی رکست کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، صحت کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب ٹھیس چھالی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نوٹروں کے کوٹے کے حاضر ہوا، پھر آنحضرتؐ کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو آنحضرتؐ نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

۴۵۶۔ کس وقت پھپھنا گویا جائے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَاثِقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَّبْيِينِ لِلرَّيْضِينَ وَالْمَحْرُورِينَ عَلَى الْعَالِدِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّبْيِينَ نَجْمٌ فَوَازِ الْمَرْفَعِينَ وَتَذْهَبُ بِعَيْنِ الْخُرْبِ ۶۴۹- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَاثِقَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَّبْيِينِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبُعْبُورُ الشَّافِعُ ۶۴۴-

باب الشُّعُوطِ ۶۵۰-

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَدَّادٍ عَنْ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحُجَّامُ اجْرًا وَاسْتَعْطَ ۶۵۵-

باب الشُّعُوطِ بِالنَّسِيطِ الْغَنَدِجِيِّ

الْبَجَرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ

وَالْكَافُورِ مِثْلُ كَشَطْتٍ: نَزَعَتْ وَقَرَأَ

عَبْدُ اللَّهِ قَشَطَتِ ۶۵۱-

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسِمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ عَنْ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ أَبِي قَيْسٍ بِنْتِ جَعْفَرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِذَةِ الْعُودِ الْغَنَدِجِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَاءَ: يَسْتَعْطِ بِمِنْ الْعَذَرَةِ وَكَيْدِيٍّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ: وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَنِي لِحْدَانِي كُلِّ الطَّعَامِ قَبَالَ عَلَيَّ فَكَأَيْمَانٍ فَدَسَّ عَلَيَّ ۶۵۶-

باب الشُّعُوطِ بِالنَّسِيطِ الْغَنَدِجِيِّ وَاخْتَجَمَ

۱۔ اس سے ہیں مراد حقیقی ذات الجنب (نورس) نہیں۔ بل سب سے میر غلیظ اور فاسد ریح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ نقل استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے نیز میں اس کا استعمال مفر ہوتا ہے۔

رات کے وقت پھینا لگوا یا تھا ۔

۶۵۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پھینا لگوا یا اور آپ روزہ سے تھے ۔

۴۰۷۔ بیماری کی وجہ سے پھینا لگوانا ۔

۶۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے طاؤس اور عطام نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پھینا لگوا یا ۔

۴۰۸۔ بیماری کی وجہ سے پھینا لگوانا ۔

۶۵۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پھینا لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جتنے سے یا نہیں ؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینا لگوا یا تھا ۔ آنحضرت کو ابو طلحہ نے پھینا لگایا تھا ۔ آپ نے انھیں دو صاع (ناج) اجرت میں ادیا تھا ۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج حرق کر کے ہو وہ پھینا لگوانا اور درمائی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حق اور ناک کے درمیان کا درد غالباً) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کست سے علاج کرو ۔

۶۵۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی ۔ ان سے بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ متعین کی عیادت کے لیے تشریف لائے ۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پھینا دنگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنبہ، آنحضرت نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے ۔

۴۰۹۔ سر میں پھینا لگوانا

أَبُو مُوسَى لَيْسَ :

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْبَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو رُبَيْعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۔

بابُ الْخَجَمِ وَالسَّعْيِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ مَجِيَّةٍ م ۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ عمرو عَنْ طاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

بابُ الْحَاجَةِ مِنَ الدَّاءِ ۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْخَجَمِ فَقَالَ : اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَانَ مَوَالِيَهُ يَخْفَفُوا عَنْهُ وَقَالَ : إِنْ أَثَلَّ مَا مَتَّادَ مِنْهُمْ الْحَاجِمَةُ وَالْقُسْطُ الْجُبْرِيُّ ، وَقَالَ : قَدْ خَذَ بُذَا صَبِيًّا مِنْكُمْ يَا لَعَنَ مِنْ الْعُنُورَةِ وَ عَلَيْكُمْ

بِالْقُسْطِ ۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَكِّيُّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَدَ الْمُقْتَمَ ثُمَّ قَالَ لَا أَجْزَحُ حَتَّى تَخْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ فُيِدَ بِشَفَاةٍ

بِابِ الْحَاجَةِ عَلَى الرَّأْسِ :

مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبد الرحمن اعرج سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لُحی جبل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوا یا، آنحضرتؐ اس وقت محرم تھے اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوا یا۔

۴۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوا یا، (پچھنا آپ نے سر کے درد کی وجہ سے لگوا یا تھا جو لُحی جبل نامی پانی پر آپ کو ہوا تھا۔ اور محمد بن سواد نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوا یا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

۶۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن بان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غنیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمھاری دو اشیاء میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا

۶۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے بیان کیا کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مصلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں ایک ہڈی کے نیچے آگ جلا رہا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكِيرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ بِلُحْيٍ جَبَلٍ مِنْ طَرَفَيْ مَكَّةَ وَهُوَ مُخِيمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ بِإِبْرَةِ الْحَجَمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَ الْمَصْدَاعِ

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُخِيمٌ مِنْ وَجْهِ كَانَ بِهِ يَمَاءٌ يُقَالُ لَهُ لُحْيُ جَبَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُخِيمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ غَنِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ حَبِيٍّ شَرِبَتْهُ فَسَلِّ أَوْ شَرَطَتْهُ فَحَجِمِ أَوْ لَدَا عَيْتٍ مِنْ نَائِرٍ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتُوبَ

بِالْإِبْرِ الْخَلْقِ مِنَ الْأَذْيَا

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هَوَّابٍ عَجْرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَنَ الْحَدِّ بِلَيْتَةٍ وَأَنَا أَوْقَدُ مِخْتَبَرَةً

مٹھا اور جویش میرے سر سے گر رہی تھیں اور اجمام باندھے ہوئے تھے (آنحضرتؐ) نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کپڑے تھیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور کفارہ کے طور پر (تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

۴۱۲ - جس نے داغ لگوا یا دوسرے کو داغ لگایا۔

اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت۔

وَالْعَمَلُ بَيْنَا نَرَعَنَ رُسِي فَقَالَ: أَيُّكُمْ ذُنُوبُهُ هُوَ أَكْبَرُ تَلْتِ نَعَمُ قَالَ فَاخْلُقْ وَصَمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ سِتَّةً أَوْ اشْتَرَى ثَلَاثَةَ سَبْعِينَ نَفْسًا. قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمْ مَبْدَأٌ ۖ

بَابُ ۱۲ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَ

فَضَلَ مِنْ لَحْدٍ سَكَنَ ۖ

۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْفَسِيلِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي نَفْسٍ مِنْكُمْ أَوْ فِي نَفْسِكُمْ شَيْءٌ فَنَفَى مَعْرُوفَةً فَجُجِمَ أَوْ لَدَغَهُ بَيِّنًا بِرَوْحٍ أَوْ كَسَبَتْهُ ۖ

۴۱۱ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسُوَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ قَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رَحْمَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرَهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضْتُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ نَيْبًا وَنَافِلَةً مِنَ الرِّحْلِ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُبِعَ فِي سَوَادٍ عَظِيمٍ قُلْتُ مَا هَذَا؟ أَمِثِي هَذَا؟ قِيلَ هَذَا مُؤْسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ الظُّلْمُ فِي الْأَوْقَى فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلِكُ الْأَوْقَى، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ هَهُنَا هَهُنَا فَإِنَا قَاتِلُ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَكَ الْأَوْقَى قِيلَ هَذَا؟ أَمْثَلُكَ وَمَنْ خَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ هَذَا؟ سَبَّحُونَ النَّبِيَّ يَجْعَلُونَ حِجَابَ شَمِّكَ دَهْلًا وَلَكِنْ يَبِينُ لَهُمْ مَا قَامَ الْقَوْمُ وَقَاتِلُوا الْخَنَزِيرَ أَمَّا يَا أَبَتِ أَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ خَرَجَ هُمْ أَوْ ذُلًّا وَنَا النَّبِيَّ ذُلًّا وَنَا الْإِسْلَامَ

۴۱۰ - ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد اللہ مدنی نے عبد الرحمن بن سلیمان بن الفسیل سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دو آنوں میں شک ہے تو کھپا لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو بھی پسند نہیں کیا۔

۴۱۱ - ہم سے عمران بن میسوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا اور کس چیز پر جھار پھونک صحیح نہیں حصین نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے اور لعین نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ پھر میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ ان کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو ان کی پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق ہیں، میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام ان کی پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ اپنے حجرہ میں داخل ہو گئے اور کچھ وصاحت نہیں فرمائی کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے، لوگ بھٹ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَانَا وَلِيدُنَا فِي الْجَا حَلِيَّةٍ. فَبَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي نَزَلَ بِسِرَتُونِ وَلَا يَتَكَلِّمُونَ وَعَلَى رَتَبِهِمْ مَيِّتُونَ فَقَالَ عَكَشَةُ بْنُ حُصَيْنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ نَعَسَ مَقَامَ أَخِي فَقَالَ: أَمِمْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقْتُ عَكَشَةَ

۴۶۲: ۱

باب ۱۳۱ الذُّنُبُ وَالْكُحْلُ مِنْ

الرَّمَلِ مِنْهُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ

۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَنْ زَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَتَهُ قُوَيْحَ زَوْجَهَا نَأَسَتْكَ عَنْهَا فَذَكَرَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا إِلَهُ الْكُحْلِ وَأَنَّهُ يُجَافُ عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ: لَعَدْتُ كَأَنَّمَا إِحْدَاكُمَا تَكَلَّمَتْ مَبْتَغَا فِي شَيْءٍ أَحَدُ سَمْعَا أَوْ فِي أَحَدِكُمَا سَمْعَا فِي شَيْءٍ مَبْتَغَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبًا رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ اسْتَحْبُ وَغَيْرُهَا

۴۶۲: ۱

باب ۱۳۲ الْحَبَّةُ أَم - وَقَالَ عَفَّانٌ

حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْكَاةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذَابَ دَاحِي وَلَا حَيَرَةٍ وَلَا حَامَةَ وَلَا حَفَفَةَ وَلَا حَرَّ مِنَ الْمُحْبَذِ وَلَا كَمَا تَغْبِرُّ مِنَ الْأَسَدِ

میں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اسی لیے ہم سب صحابہؓ (وہ لوگ ہیں یا ہمارے وہ اولاد ہیں جو اسام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہابی جب حضور اکرمؐ کو پہنچیں تو آپؐ ہمارے تشریف لانے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (یا حساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، نال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور دماغ کو علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہ بن حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۶۳- آنحضرتؐ نے پر اللہ اور سرور کا استعمال، اس باب میں

امام علیہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بھی ہے۔

۶۶۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زنا و عدت میں) ان عورت کی آنکھ دھکنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے سرور کا ذکر کیا، اور یہ کہ اگر سرور آنکھ میں دھکایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطو ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زنا و جاہلیت میں عدت گزارنے والی تم عورتوں کو لینے گھر میں سب سے بدتر کھڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر وہ میٹکنی پھینک کر دیتی تھی، پس چار بیٹے اس دن تک سرور نہ لکھو۔

۴۶۴- حزام۔ اوصافان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اراض میں توبہ، بد فالی صامہ اور صفر محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کر دینا، کوئی اس میں نہیں ہے۔ اور ان حضورؐ کا یہ بھی ارشاد یہ ہے کہ حزام کی بیماری دالے سے اس طرح بھاگ جیسے شیر سے بھاگتے ہوئے

باب ۱۵۱ اَلَسَّ شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ :

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ
حَدِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ مِنَ الْبُحْرِ وَ
مَا دُمَا شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ۔ قَالَ شُعْبَةُ وَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ
بْنُ عَمِيْبَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْأَعْرَفِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَمِعْتُهُ لَمَّا حَدَّثَ ثُبَيْانُ بِهِ الْحُكْمَ لَمْ أَكْبِرْهُ
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ :

باب ۱۵۲ الدُّوَاءُ :

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
ابْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي
عَاصِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَعَاصِمَةَ أَنَّ أَبَا مَكْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ قَالَ وَ خَالَتُ
عَاصِمَةَ لَمَّا دَنَا فِي مَدْرَجِهِمْ فَجَعَلَ يَشِيرُ إِلَيْنَا
أَنْ نَدْمُكَ ذِي قُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوَيْفِي
لَيْتَ دَايِمَ فَلَمَّا خَافَ قَالَ أَنَا نَهَكُ
أَنْ تَكُنْ دَايِمَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوَيْفِي
لَيْتَ دَايِمَ فَقَالَ : مَا يَبْلِي فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ
لَا لَدَا وَأَنَا أَنْظُرُ لَا الْعَبَّاسَ

۳۱۵۔ من آنکھ کے لیے شفا ہے۔

۶۶۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، عمرو بن
عمر بن حریث سے سنا کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ سانپ
کی چھری من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے بشعبہ نے
بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتبہ نے خبر دی، انھیں حسن عرفی نے انھیں عمرو بن
حریث نے اور انھیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بشعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی
تو پھر عبد الملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تاثر نہیں رہا۔

۳۱۶۔ دوا میں ڈالنا

۶۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن
ابی عاصمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے
ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو مکروہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی لغش مبارک کو بوسہ دیا۔ (عبد اللہ نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا، ہم نے آنحضرت کے مرض (وفات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی
تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا منہ میں نہ ڈالو، ہم نے خیال کیا کہ مرعش کو
دوا سے جو ناگوار ہوتی ہے اس طبعی ناگوار کی وجہ سے آنحضرت منع کر رہے
ہیں۔ پھر جب آپ کو آقا قہر ثرا تو آپ نے فرمایا، کیوں میں نے تمہیں منع نہیں
کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ یہ شاید آپ نے مرعش کی
دوا سے طبعی ناگوار کی وجہ سے کیا ہوگا اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ اب گھر میں

لے (یعنی صحرانہ) یا صرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں میں تھیر کے پونے کی تردید فرمائی، دوسری طرف احادیث سے بصرحت معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تھیر
ہونا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصل دوا طبی بیماریوں میں تھیر نہیں ہوتا ہے، جہاں تھیر نہ ہونے کی مراحات ہے وہاں بھی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تخلیق سے
شفا بیماریوں میں تھیر ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ حذام کی بیماری والے سے بچا اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "ذا الماعاد" میں دیا ہے وہ دل
کو لگتا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تھیر کی دوا (پستی و خم کرنے کے لیے) لگتی ہے یعنی یہ تھیرنا کہ بیماری اگر لگ جائے جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد
لکھتے ہیں غلط ہے اور بیماریوں میں تھیر ہی حقیقت سے قطعاً نہیں ہے اصل تھیر کا انکار مقصود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تھیر پیدا کیا ہے اس لیے اس باب میں ادا م پکا
ذکر کرنا چاہیے البتہ ایک سبب کی حیثیت سے اسے ماننا چاہیے اور اس سلسلے میں مناسب پر نیز بھی کونا چاہیے "حاضر کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے مشتق سمجھتے
تھے کہ اگر وہ کسی جگہ میوے کو کھانے لگے تو وہ جگہ اچھا ہوتی ہے شریعت کے اس کی تردید کی کرنا، ادھر گونا گویا پردہ کی آواز سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

فَاتَاكَ

بِشَيْءٍ كُفٍّ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَ ابْنِ أَبِي عَدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَدَاةِ فَقَالَ عَلَى مَا كُنْتَ عَزَنَ أَوْلَاةَ دُكْنٍ يَمْلَأُ الْعَبْدَ عَلَى كَيْفٍ يَمْلَأُ الْعَوْدَ الْعِنْدِي فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَهُ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَنْقُطُ مِنَ الْعُدَاةِ وَكَيْدٌ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ - بَيْنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَهُ بَيْنَيْنِ لَنَا خَمْسَةٌ قُلْتُ سُفْيَانُ فَإِنْ مَعَهُمْ يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ - قَالَ لَهُ يُحْفَظُ أَعْلَقْتُ مِنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْعُدَاةَ يُجْبِلُكَ بِأَلَا مُصْبِحٍ وَادْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِصْبًا يَعْجِي سَفَحَ حَنَكِهِ بِأَصْبَعِهِ وَكَمْ يَقُولُ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا -

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ يُوسُفُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَقَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجْهُهُ لَأَسْتَأْذِنَ أَمَّا دَاخِلٌ فِيهِ أَنْ يُسَمِّنَ فِي حَبِيبِي فَأَذِنَ فَخَرَجَ بَيْنَ وَحَبِيبَيْنِ فَخَطَّ رَجُلًا فِي الْأَرْضِ مِنْ بَيْنِ عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْأَخْرَجَ الْبَاسِي لَكَ تَسَمَّى عَائِشَةُ قُلْتُ لَا - قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَالَ

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دوڑا لی جائے گا، اللہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔ ۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبید اللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہیں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (چھتر) ہو گیا تھا۔ اور اس کی تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عذرہ سہی دست اسے اس کا علاج کیا کرو، کیونکہ اس میں سات امراض سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں چایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضرت نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ عمر "اعلقت علیہ" (علی کے منہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اعلقت منہ" (من کے منہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دبائے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اعلقتوا عنہ شیئاً" نہیں کہا۔

۶۶۶۔ ہم سے یسربن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (ممن المرت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھنا پھرنا دستور ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضرت نے بیماری کے دن میرے گھر میں گزرنے کی اجازت اپنی دوسری اذواج سے مانگی جب اجازت ملی گئی تو آنحضرت دو اشخاص، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا، میں نے کہا کہ میں نہیں سزا یا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضرتؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے لہریں ہوں۔ شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ مجھ آنحضرتؐ کو ہم نے ایک لگن میں بٹھایا، حجر آنحضرتؐ کی دودھ بھری ہندوستان سے لایا گیا اور آنحضرتؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالے گئے۔ آخر آپؐ نے یہاں اشارہ کیا کہ میں ہو چکا۔ بیان کیا کہ حجر آنحضرتؐ صحابہؓ کے جمع میں گئے، انھیں مناز پر بٹھائی اور انھیں خطاب کیا۔

۴۱۸۔ عذرہ

۶۶۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن اسدیری رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاش بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (آپؐ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپؐ نے اس لڑکے کو عذرہ (چھو) کا علاج نالوہا کر کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو لوہا کر دیتیں پھر، انھیں چاہیے کہ ہر مرض میں عود سندی کا استعمال کیا کر کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات العجب کی بیماری بھی ہے۔ (عود سندی سے) آنحضرتؐ کی مراد کست تھی، یہی عود سندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علفت علیہ دلی کے صلہ کے ساتھ)

۴۱۹۔ دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے البرسید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا یہی وجہ ہے کہ آخر شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی اس روایت کی متابعت نے شعبہ کے

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُمَا وَاسْتَدَايَهُمْ وَحَجَّهُ: هَبْنِي عَلَى مِنْ سَبْعٍ قَرِيبَ لَمْ تَحُلْ أُولَئِكَ مَن لَقِيَ أَهْلَهُ إِلَى النَّاسِ. كَانَتْ فَاجْلَسْنَا فِي عَضْبٍ لِحَفْصَةَ رُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضِبُ عَلَيْهِ مِنْ بَدَنِهِ الْغَرَبِ حَتَّى جَعَلَ يَشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا. فَالَّذِي دَخَرَهُ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

باب العُدَّة

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مُحْصِنِ بْنِ سَدِ بْنِ - أَسَدٌ حَزِيمَةٌ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى لِلَّهِ فِي بَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ اخْتُ عَكَاشَةَ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ هَذَا الْعِلَاقَ عَلَيْهِمْ هَذَا الْعُدَّةُ الْعِنْدِي فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْعِيَةِ بِهَا ذَاتُ الْعُجْبِ. يُرِيدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعُدَّةُ الْعِنْدِي. وَقَالَ يُونُسُ وَاسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عُلِفْتُ عَلَيْهِ

باب دَوَاءِ الْمُسْطُونِ

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُوَيْجِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْتَعِمْ عَسَلًا فَسَعَا، فَقَالَ: أَخِي سَقَيْتُهُ فَمَا يَزِدُّهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ، فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ

واسطے سے کی۔

۴۲۰۔ صفحہ کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۴۶۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد اللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افرس میں تشدیر، صفر اور حمار کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح دھاف اور چپکنے لگتے ہیں؟ پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگ جاتا ہے، انھوں نے اس پر فرمایا: لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت زہری نے ابوسلمہ اور سنن ابن ابی شیبہ کے واسطے سے کی۔

۴۲۱۔ ذات الجنب۔

۴۷۰۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن بشر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن، جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ زہری کہہ رہا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں نالودبا کر علاج کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ سے ڈرو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح نالودبا کر لو گے کہ وہ پہنچا تو ہو عود ہندی اس میں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ انھوں نے کہا کہ عود ہندی سے کس قسم کی شفا ہے جسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

۴۷۱۔ ہم سے عازم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کراویہ سختیابی کے سلسلے ابو قتادہ کی مکھی ہوئی حدیثیں پر بھی گئیں، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوقحافہ کے واسطے سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے بڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان مکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا (اور ابو طلحہ

شُعْبَةُ

باب ۲۳ لَا صَفَرَ دَهْوَاءَ بَاخْتِ السُّلْتَانِ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ دَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا دَهْوَاءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ إِبْرَاهِيمَ تَكُونُ فِي الرَّصْلِ كَأَمَّا الطَّبَّاخُ قِيَا فِي الْبَيْعِ الْأَجْرِي كَيْدُ حُلْ بَيْنَهُمَا فَيُخْرِجُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ: سَأَلَ الْأَنْدَلُسِيَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَنَانُ بْنُ سَنَانٍ

باب ۲۴ ذَاتُ الْجَنْبِ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْأَنْدَلُسِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْسَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَالَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحَدُ عَكَاشَةَ بْنِ مَحْسَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا بَيْنَ لَمَّا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْمَةِ قَالَتْ: أَلْقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَقْرُونَ أَوْلَادَكُمْ يَهْلِكُونَ بِالْأَعْلَاقِ عَنَيْكُمْ جَهْدُ الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سُبْعَةَ أَشْفِيَةٍ بَعْضُهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكَسْتُ يَنْفِي الْفُسْطُ قَالَ وَهِيَ لَعْنَةُ

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَزَمٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي ثَوْبٍ مِنْ كُتُبٍ أَبِي فَلَاحِبَةٍ مِنْهُ مَا حَدَّثَ ثَمَمٌ وَمِنْهُ مَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ زَيَاةً وَكَوَاكِبًا أَجُودَ طَلْحَةَ بَيْدٍ ۝ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَبْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَدْرِي رَسُولَ

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے نامہ سے داغا تھا۔ اور عباد بن مسعود نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابو طلحہ انس بن نضر اور زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا تھا۔

۴۲۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۴۶۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عمار بن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے اور ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ (جنگ احد کے موقع پر) تو علی رضی اللہ عنہ دھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور طاہر رضی اللہ عنہا آپ کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں پھر حبیبہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آرا ہے تو آپ نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس خون رکھا۔

۴۲۳۔ بخار جنم کی بھاپ ہے۔

۴۶۳۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے بجاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو اُترتے کہ اسے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کرے۔

۴۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ہشام نے ان سے طاہر بنت مندثر نے کہ اسما بنت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کسی بھاد میں مبتلا عورت کے پیالے آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

اللَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ مَبْتُ
مِنْ الْأَهَابِ أَنْ تَبْدُوَ مِنَ الْحَمَةِ وَالْأَذَى
قَالَ أَسْ كَوَيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَ
رَسُولُ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَ
شَمِدَ فِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَسْ بَن
النَّضْرَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ
كَوَانِي

بَابُ حَقِّ الْحَصْرِ لِيَسْتَدِيهِ اللَّهُ
۴۶۲۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كَسِرَتْ عَلَى رَأْسِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْفَةُ وَ
أُذِي وَجْهَهُ وَكَسِرَتْ رِجْلَا عَيْتُهُ وَكَانَ
يُحْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْجَنْبِ وَكَانَتْ نَاطِلَةُ تُغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ
الْمَاءَ فَلَمَّا رَأَتْ نَاطِلَةً عَلَيْهَا اسْلَمَ اللَّهُ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثِيرًا
عَبْدُ اللَّهِ حُمَيْرٌ فَأَحْرَقَتْهَا وَالْعَمَاءُ عَلَى حَبِيرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
بَابُ الْبُحْبُوحِ مِنَ فَيْلِهِ جَهَنَّمُ

۴۶۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو وَهْبٍ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبُحْبُوحُ
مِنْ فَيْلِهِ جَهَنَّمُ فَأَطْفِئُوهُ بِالْمَاءِ وَمِثَالُ
نَافِعٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ اكْشِفْ عَنَّا
الرَّطْبَةَ

۴۶۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَابِطَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ
بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ وَكَانَتْ
حُمَتْ تَطْفِئُهَا أَخَذَتْ مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَتَلَتْ وَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَنْ تُطْفِئُوا بِالْمَاءِ
۴۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَثْنًى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

هَذَا مَا أَخْبَرَ نَافِعٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَمِيَّ مِنْ حَيْثُ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُ دُحَاهَا بِالْمَاءِ ۖ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي قُحَافَةَ عَنْ حَدِيثٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَمِيَّ مِنْ حَيْثُ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُ دُحَاهَا بِالْمَاءِ ۖ

بَابُ تَلْكِ مِنْ حَدِيثِ مَنْ أَرْمَنَ لَدُنْكَ يَمَةً

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتَّابٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ نَاسِ بْنِ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ مَنْجَعٍ وَلَكِنْ كُنَّا أَهْلَ بَرِئَةٍ وَاسْتَوْضَحْنَا الْمَذْهَبَ نَبِيَّكَ دَامَ لَهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي ذِي بَرَاءَةٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهُ فَيَسُرُّوا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَبْوَ الْبَنَاتِ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْخَيْبَةِ فَكَفَرُوا وَتَبَايَعُوا وَتَوَلَّوْا رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوا لَهُ فَبَلَغَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الْطَّلَبَ فِي أَثَرِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَرُّوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَبَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ الْخَيْبَةِ حَتَّى سَأَلُوا عَنْ حَالِهِمْ ۖ

بَابُ تَلْكِ مَنْ أَرْمَنَ لَدُنْكَ يَمَةً

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَةَ بِنْتُ مَرْيَدٍ حَبِيبَةَ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخارجہم کی بجائے میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے حباب بن رافع نے ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخارجہم کی بجائے میں سے ہے، اس لیے پانی سے ٹھنڈا کر دیا کرو۔

۶۶۷۔ جرابلسی سرزین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن شداد نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی قبیلہ عکل اور عرب کے کھڑوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے مقابلہ میں گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم حبشیہ کے رہنے والے ہیں (اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے) ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں دلیل مدینہ کی طرح (سے) مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آتی تھی چنانچہ حضور اکرم نے ان کے لیے حینا اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ دھو اور پیشاب پیئیں۔ وہ لوگ چلے گئے۔ لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے ارتداد اختیار کر لیا اور حضور اکرم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر کھجور کے پڑے جب حضور اکرم کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں ملائی پھر دی گئی، ان کے ماتھے کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے میں انھیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۶۶۹۔ طاعون سے متعلق روایتیں

۶۷۰۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

جنگ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو دہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے لکھو بھی مت رحیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ ہاں۔

۶۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمد بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، انھیں عبداللہ بن عمار بن حارث بن نوفل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام مصر پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابو عبید اللہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں، بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیہ مذہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا کہ ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہو گئیں لیکن المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فوج مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے۔ انھیں بلاؤ، میں انھیں بلا کر لایا۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو واپس مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی تقدیر کی طرف۔ کیا تمھارے پاس اور طریق

ہے؟ فَاتَمَّ بِأَرْضٍ وَأَمْتَمَّ بِهَا فَدَلَّ
خَرَجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ
أَنْتَ سَمِعْتَهُ بِحَبْرٍ
سَعْدًا وَلَا تَكْذِبْ
ثَالِ لَعْنَةُ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ زَيْدٍ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ كُوفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا
كَانَ بِمِصْرَ لَعْنَتُهُ أَصْرًا وَالْأَخْبَادُ أَوُوعِبِيَّةُ
بْنِ الْحِرَاحِ وَأَمَّ حَامِيَهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ
وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ إِذَا
لِيَ الْمُهَاجِرِينَ وَالَّذِينَ قَدْ عَاهَدُوا فَاسْتَشَارَهُمْ
وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَا تَرَى أَنَّ
تَرْجِعَ عَنْهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ يَقِيَّةُ النَّاسِ
وَأَمَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى
أَنْ تَقْتَرِمْهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي
نَحْنُ قَالُوا: اذْهَبُوا إِلَى الْأَنْصَارِ فَادْعُوهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
فَسَلَّكَوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ
فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي نَحْنُ قَالُوا: ادْعُوا لِي مَنْ كَانَ لَوْعًا
مِنْ تَشْيِئَةِ قَدْرَيْشٍ مِنْ مِهَاجِرَةِ الْفَيْحِ فَادْعُوهُمْ
فَكَرَّحْتُمْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا: تَرَى
أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْتَرِمْهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ
فَقَالَ عُمَرُ فِي النَّاسِ لِي مِصْبَرٌ فَأَعْلَى تَهْلِيهِ
فَامْتَحَمُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَبَرِاحِ
أَفِيضًا مِنْ قَدْ رَأَى اللَّهُ، فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَدِرْتُ
قَالَمَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ: نَعَمْ: فَقَدِمْنَا قَدْ رَأَى اللَّهُ

اور تم انھیں نے کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آگئے وہ اپنی کسی مزدوریت کی وجہ سے اس وقت مروجہ دہی میں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک "علم" ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں دوبارہ کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ دبا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبداللہ بن عامر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرعہ میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم دوبارہ کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ دبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ ہم سے یونس بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۶۸۳۔ ابوہام نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمعی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

إِلَى قَدْرِ اللَّهِ، أَسَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَّطَتْ وَأَوْيَالَهُ عَذَوَاتٌ وَإِنْ أَحَدًا هَمًّا خَصْبَةً وَالْأُخْرَى حَبْدَةً أَلَيْسَ إِنْ رَغَبْتَ الْخَصْبَةَ سَاعِيَةً بَعْدَ بِلَالٍ؟ قَالَ نَعْبَاءُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ: إِنْ عِنْدِي فِي هَذَا أَهْلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِيًا فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حِذَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَبَدَ اللَّهُ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ۝

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْعٍ تَلَعَنَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِيًا فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حِذَارًا مِنْهُ ۝

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَعِيمٍ مَجْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ السَّيِّمُ وَلَا الطَّاعُونُ ۝

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سِيرَانَ؟ قُلْتُ مَبِ الطَّاعُونِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَبْطُوتُ تَهْبِئَةٌ وَالْمَطْعُونُ

کے سردار کو بچھڑنے کاٹ لیا۔ اب قبیہ والوں نے ان حضرات صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے، صحابہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقدور کرو چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دیں منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں مرکا متوک بھی اس جگر پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر متوک کے جھینٹے بھی پڑجاتے ہیں اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب انھوں نے پوچھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے! ان بکریوں کو لے کر وہ اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

۴۲۹۔ جھاڑنے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷۔ ہم سے سیدان بن معنار، ابو محمد مایلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معشر یوسف بن یزید اور اس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخنس ابوامامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن میکہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے جس کے پاس کے قبیہ میں ایک بچہ کا کاٹا ہوا۔ (رہن یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے) ایک شخص تھا قبیہ کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے؟ قبیہ میں ایک شخص کو بچھڑنے کاٹ لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے! حضور اکرم نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

۴۳۰۔ نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سعیدان نے خبر دی۔ کہا

فَكَذَبُوا عَنْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ كَرِهَ سَيِّدُهُمْ وَلَيْسَ فَقَالُوا أَهْلَ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاٍ أَوْ سَاقٍ، فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوا دَوَاٍ لَمْ تَفْعَلُوا حَتَّى تَجْعَلُوا بَيْنَ جِلْدَيْهِ جَعَلُوا لَهْمَ قِطْعَاتٍ مِنَ الشَّاءِ لِيَجْعَلَ نَفْسُهُ بِأَهْلِ الْفَرَانِ وَيَجِبَ بَرَاةٌ وَيَقْبَلُ عَيْنًا مَّا تَوَدَّ يَأْمَنُ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُكَ حَتَّى نَسْأَلَ الشَّيْءَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَذْمَأَكَ أَتَمَّا رُقِيَهُ خَذُّ دَوَاٍ وَاهْوِجُوا

إِلَى يَسْمُجِهِ

۴۲۹۔ الشَّرْطُ فِي رُقِيَةِ قِطْعَةٍ مِنَ الشَّاءِ

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ الْوُحْمِيُّ أَبُو هَالِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو مُشَيْرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَاءُ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّحَنِسِ أَبُو مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مِلْكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِشَاٍ فَبَيْنَمَا لَدَيْهِمْ وَاسْتَلْبِطُوا فَقَرَأُوا لَهُمْ وَجَلَّ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ سَاقٍ أَوْ دَوَاٍ فِي الْمَاءِ رَجُلٌ لَدَيْنَا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِهَا تَحْتَ الْكِتَابِ عَلَى شَاٍ فَبَرَأَ، فَخَذَّ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ، وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى تَكُونُوا الْمُدْنَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَذْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ: وَيَسْأَلُ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا أَخَذَ عَنْ عَلِيٍّ أَجْرًا

بِأَنْبِئَةٍ فِيهِ الْعَيْنُ

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا یا آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حکم دے کر نظر لگ جانے پر رقرآن مجید کی کوئی آیت ہم کر لی جائے۔

۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن وحب بن علیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزہری نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زہیب بن ابی سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر دم کر دو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زہیری کے واسطے سے کی۔

۶۸۱۔ منظر لگنا حق ہے۔

۶۹۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا حق ہے اور آل صفور نے گودنے سے منع فرمایا۔

۶۸۲۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۶۹۱۔ ہم سے عروسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ إِذَا كَانَ فِي بَيْتِكَ الْعَيْنُ ؟

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا حَارِيبَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: أَشْتَرُوهَا لَهَا فَإِنَّهَا تَنْظُرُ وَقَالَ عَقِيلُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ ؟

بَابُ الْبُحْبُوحِ الْحَقُّ ؟

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُعْمَرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبُحْبُوحُ حَقٌّ وَكَهْنٌ عَنِ الْوَشْكِ ؟

بَابُ الْبُحْبُوحِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَى

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَى فَقَالَتْ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ؟

بَابُ الْبُحْبُوحِ الْبَابُ ؟

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چوبیسواں پارہ

باب ثَمَانِيَةَ الْبَيِّنَاتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَازِمَةَ إِنْ شَتَّ كُنْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أُرَاكَ بِرُفْقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَلَّهُمْ رَبَّ النَّاسِ مُذْ هَبَ النَّاسُ اشْتَبَ أَنْتَ الشَّافِي لَمْ شَأْنِي إِلَّا أَنْتَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي حَدَّ شَاتِي حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ بِمَنْهُمْ بِبَيْتِ الْيَمَنِ وَيَقُولُ أَلَلَّهُمْ رَبَّ النَّاسِ إِذْ هَبَ النَّاسُ اشْتَبَ وَأَنْتَ الشَّافِي لَمْ شِفَاءٌ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا. قَالَ سَفِيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْقُورًا حَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ غَوَاةً

۶۹۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا: ابو حازمہ! میری طبیعت غراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کبوں دم میں تھپ۔ وہ دعاء کر دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ مزور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کو پالنے والے تکلیف کو دور کرنے والے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، میرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

۶۹۴۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض دیہاتوں پر تھوڑے تھوڑے کرتے اور اپنا دامن اٹھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کرنے والے، شفا دینے والے، تو ہی شفا دینے والا ہے، حیرت شفا کے سوا کوئی شفا حقیقی نہیں، ایسی شفا (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منقولہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطے سے بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

۶۹۵۔ مجھ سے احمد بن ابی رباح نے حدیث بیان کی، ان سے نضر بن عدیس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے یہ تکلیف کو دور کرے اسے لوگوں کے ہاتھ پر تیرے ہی ہاتھ میں تھا ہے تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

۶۹۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر لیض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اس کے نام سے ”ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ خنوک کے ساتھ ہمارے مر لیض کو شفا عطا فرما ہمارے رب کے حکم سے۔“

۶۹۷۔ مجھ سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبید نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن سعید نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے ”ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض خنوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مر لیض کو شفا دے۔“

۶۹۸۔ مجھار نے میں بھونک مارنا۔

۶۹۸۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ”خنوک سے فرمایا کہ صالح خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور حکم دیا کہ اس خواب جس میں گھبراہٹ ہو شیطان کی طرف سے ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و نا پسند ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر ہمارے سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پروا کرتا۔“

۶۹۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویس نے حدیث بیان کی، ان سے

۶۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْمُصَنِّعُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذِي قَوْلُ أُمِّ سُبَيْحَةَ النَّبِيسِ رَبِّ النَّاسِ بِبَيْتِكَ الشَّعْطُ لَمْ يَكُنْ لَكَ إِلَّا أَنْتَ ۖ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَزَّاقٍ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تَرْجُوهُ أَمْضِنَا بِرِيقَتِكَ، بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمًا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

۶۹۷۔ حَدَّثَنِي صَدَقُ بْنُ فَضْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّيْدَةَ عَنْ عَبْدِ رَزَّاقٍ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّقِيَّةِ: تَرْجُوهُ أَمْضِنَا، وَرِيقَتُهُ بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمًا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

بِالْبُحْبُوحِ فِي الرَّقِيَّةِ ۖ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْخُلُوعُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا شَكَّ هَهُ فَلَْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَقِظُ سَلَاةً مَرَاتٍ وَتَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّكَ ۖ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَى الرَّؤْيَا أَثَقَلْتَ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتَ

هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا

بِالْبُحْبُوحِ ۖ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَوِيُّ

سلمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قیل ہوا تھا اور محو ذہن (قل الموذیب انما ساء للفقہ) سب پر چڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا وہ پھرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو سجدہ دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹتے۔

۶۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے ان سے ابو التوکل نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انھیں ملے کرنا تھا پھر انھوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ اور چاہا کہ قبیلہ والے انھیں مہمان بنائیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو کھجور نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی طرح کی کوشش انھوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انھیں میں سے کسی نے کہا کہ لوگ جنھوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا۔ لوگو، ہمارے سردار کو کھجور نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لیے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے، صحابہ میں سے ایک صاحب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں بھارنا جانا ہوں، لیکن ہم تم سے کہا تھا کہ تم ہمیں مہمان بناؤ تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں بھی تمہیں اس وقت تک نہیں بھاروں گا جب تک تم میرے لیے اس کی اجرت دے متیغ کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چکر لیں پر معاملہ ملے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے دھڑک دارتے وقت جس طرح تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں، اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ پرٹھکے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی برادر وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا

حَدَّثَنَا سَلَمَانٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَيْهِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُودَ ذَاتَيْنِ جَبِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِجَمَا وَجْهِهِ وَ مَا يَكُونُ، يُدَاهِمُ مِنْ جَسَدِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اسْتَأْذَنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهٍ قَالَ يُونُسُ، كُنْتُ أَسْمَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَفَى إِلَى فِرَاشِهِ ۝

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي التَّوَكُّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ وَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَاؤُهُمْ مَا بَدَأَ أَنْ يَضَيُّوهُمْ فَلَدِمَ سَيِّدَ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْنَاهُ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِينَ هَذَا نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّا سَيِّدَنَا لَدِمَ فَسَعَيْنَاهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَذَاقٌ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَعَنَّا اسْتَضَيْنَاكُمْ فَلَمْ تَضَيُّوْنَا فَمَا أَنَا بِذَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْدًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قِطْعٍ مِنَ الْعَنْبِ فَأَنْطَلَقَ فَجَعَلَ يَنْقُبُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ بِلَهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَائِمًا نَشَطَ مِنْ عَقَالٍ، فَأَنْطَلَقَ يَبْشُرُ مَا بِهِ قُبْنَةٌ قَالَ مَا دَفَعُوهُمْ جَعَلَهُمُ الدَّيُّ مَا لَحَوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ائْتِمُوا فَقَالَ

الْبَيِّنَاتِ لَا تَفْعَلُوا حَتَّىٰ تَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ أَدْبَارُكُمْ فَذَلِكَ كَرِهَ النَّبِيُّ كَانَ فَتَنَظَرُوا مَا مَرَّ مِنْهُمْ فَقَدْ مَوَّاهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ وَالْهَيْ، فَقَالَ: وَمَا بِيَدِكُمْ أَتَمَّهَا سُرْقَةُ؟ أَصَبْتُمْ مِنْهُمْ وَاصْبِرُوا إِلَىٰ مَعَكُمْ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۳۵ سِرُّ الرَّاغِبِ الْوَجَعِ بِيَدِ النَّبِيِّ

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيَّابُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سُرْدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ بِسُحْرِهِ بِيَمِينِهِ أَدْبَارُ النَّبِيِّ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَعَتًا فَمَا كُذِّمَتْهُ لِمَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عِيَّابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُرْدِ عَنْ عَائِشَةَ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۳۶ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَجَفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرْصِدِهِ الْيَمَانِ مَا يَنْفِثُ بِالْمَعْوِذَاتِ فَلَمَّا قَتَلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِحَبَّةٍ فَأَمْسَمْتُ بِيَدِ نَفْسِي لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شَيْعَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

باب ۳۷ مَنْ لَسَّ سِرْقٍ

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا شَا مَسَدٌ وَحَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ مَسَدٍ

کہ پھر معاہدہ کے مطابق متبذروں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، لیکن جب انہوں نے جھارٹھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں اپنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں انہوں نے ہمیں حکم دیتے ہیں۔ یہ سب حضرات حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جاسکتا ہے تم نے ٹھیک کیا تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۳۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۶۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عیابی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے الأعمش نے ان سے مسلم نے ان سے سُرْدِ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض افراد پر دم کرنے وقت دایاں ہاتھ پھیرتے تھے، اور یہ دعا پڑھتے تھے: تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، اے سبحان! کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے۔ (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے مسرود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۳۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

۶۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں الزہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے بر دشوار ہو گیا تو میں آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کے جسم پر پھرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ انہوں نے کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر انہوں کو چہرے پر پھیرتے۔

۳۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔

۶۰۳۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن ماسد نے حدیث

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عَرُفْتُ عَلَى الْكُفْمِ، فَجَعَلَ يَبْسُطُ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَسَاءَ سَوَادُ الْغَيْرِ اسْدَأَ الْخَفَّ فَذَوَّبْتُ أَنْ يَكُونَ أُمِّي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَشِيدًا اسْدَأَ الْخَفَّ فَقِيلَ لِي أَنْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادَ الْكَشِيدِ اسْدَأَ الْخَفَّ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَنَعُونَ الْفَأَمَّا تِلْكَ خَلْقُ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَهُ مِثْقَلُ نَجْمٍ، فَتَنَزَّلَ أَكْرَادُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: مَا عَنَّا قَوْلُهُ نَأْفِي الشِّرْكَ وَلَكِنَّا أَمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا سَأَلْنَا وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ يَهُودُنا: فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَهَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَهَلَى رَبِّهِمْ يَبْكُونَ فَقَامَ عَكَشَةُ بْنُ جَحْصٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَمَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِمَا عَكَشَةُ؟

باب الطَّيْرَةِ ۵

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنِ سَالِحِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلَامٌ عَنَّا وَلَا طَيْرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ

بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا، بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو مہر دیا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ میری علی السقام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو مہر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ ہماری امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے گئے اور آنحضرتؐ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس کے مستحق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری سپدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعضیں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں بچا مراد ہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو شگون نہیں کرتے، نہ منتر سے جھار بھوک کرتے اور نہ داغ لگاتے، بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ عکاشہ بن جحس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا: میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے باقی لے گئے۔

۴۳۸۔ شگون۔

۴۰۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال ہے صحابہؓ نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنا ہے؛

۴۳۹۔ فال

۷۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے؟ یا رسول اللہؐ؛ فرمایا، کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنا ہے۔

۷۰۷۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کی کوئی اصل نہیں اور شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی فال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

۴۴۰۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، انھیں اسراہیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے خبر دی، انھیں ابوسالم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اطراف میں تقدیر، شگون، حامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

۴۴۱۔ کہات

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ذہیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنہوں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر چھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ حاملہ دو فریق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپؐ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طَيِّرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

باب الفال

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَيِّرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ؛ قَالَ وَمَا الْفَالُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّرَةَ وَلَا يُغَيِّبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ؛

باب لا حامه

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا الثَّغَفِيُّ أَخْبَرَنَا اسْرَاهِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي سَالَمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّرَةَ وَلَا حَامَةَ وَلَا صَفَرَ؛

باب الکهامة

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْلَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ فِي إِمْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَلٍ اقْتَتَلَا فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلَةٌ فَفَتَكَتْ وَلَدًا هَالِكًا فِي بَطْنِهَا نَا خَتَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ

أَنْ دُمِيَّةَ مَا بِي بَطْنَهَا عَصَى عَصَا أَوْ أَمْتَهُ فَقَالَ
وَلِيَ الْمَرْأَةَ السَّيِّئَةَ عَرِمْتُ كَيْفَ أَغْرَمَ رَسُولُ
اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا
اسْتَعْمَلَ؟ فَمَجَّلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْهَا هَذِهِ مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۝

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ
رَمَتَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى يَجْعَرُ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا
فَقَعِيَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَبْدٌ
أَوْ وَلِيدَةٌ - وَهَذَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْحَبَشِينَ
يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّ يَغْرَةَ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
قَضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمَ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَعْمَلَ؟ وَمَجَّلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْهَا هَذِهِ مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۝

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ تَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
مَنْ الْكَلْبُ وَكُمِرَ النَّبِيُّ وَحُلُوا أَنْكَاهُ ۝

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَخْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عُزْرَةَ بْنِ الزَّهْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسٌ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِقَضَى ۝ فَقَالُوا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعَمَ حَيْثُ نَدُّنَا أَحْيَا نَأْتِيهِ فَيَكُونُ
حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا مِنَ الْحَبَشَةِ
فَيَقْرَأُ فِي أَدْبَانِهِمْ فَيَخْطُفُونَ مَعَهَا بَائِتَهُ كَذِبًا
قَالَ عَلِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَقْبَرُ مَرْسَلًا الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

نیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب
ہوا تھا۔ اس کے دل سے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تاوان کیسے دے
دوں۔ جس نے دکھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز
ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاوان نہیں ہر سکتا حضور اکرم
نفس پر فرمایا، اگر شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

۱۰۔ یہ حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن
شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں
تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر سے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا
جنین گر گیا۔ آنحضور نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تاوان میں دینے جانے
کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہوا اس کے
تاوان کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دینے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تاوان
دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تاوان آخر کیوں دوں جس نے دکھایا، نہ پیا، نہ بولا
اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تاوان نہیں ہر سکتا۔
آنحضور نے فرمایا کہ شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

۱۱۔ یہ حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے،
اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت،
زنا کی اجرت اور کابھن کے دکھات کی وجہ سے ٹپنے والے اہریہ سے منع فرمایا تھا۔

۱۲۔ یہ حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں زہری نے، انھیں یحییٰ بن عروہ بن
زبیر نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کچھ لوگوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کابھنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ
اس کی کوئی نیا دہنیرہ، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ہمیں
ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ کابھن
ہوتا ہے، اسے کابھن کسی جنت سے حاصل کرتا ہے، وہ جنت اپنے دوست
کابھن کے کان میں ڈال جاتا ہے، کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر اور پھر
یہ کابھن اس کے ساتھ سو بھڑٹا کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان
سے عبد الرزاق نے مرسل بیان کیا۔ "کلمۃ من الحق" پھر مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور نے

ثُمَّ بَلَغْنِي أَنَّهُ اسْتَدَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ

بِالْحَبْلِ السَّحَرِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلٌ وَمَا سَأَلْتُ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا عَنُّنَا فَتَنَهُ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنِسْأِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلَّمُوا الْبَنَاسْتِرَاءَ مَا لَمْ يَنْفَعَهُمْ مِنْ خَلْقٍ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَا يَفْلَحُ السَّاجِدُ حَيْثُ أَقْبَى - وَقَوْلِهِ: أَفَنَّا نَكُونُ السَّحَرِ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ - وَقَوْلِهِ: يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنْهَا سَعَى - وَقَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ - وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوْجِرَاتُ السَّحَرُونَ تَعَلَّمُونَ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ لَيْسٌ بْنُ الْأَعْمَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَيْكَتْهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ أَفْئَا فِي نِيَّا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ فَأَنَّى رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي

بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

۲۳۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلکہ شیطان ہی کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے تھے اور اس علم کی بھی جو بابل میں دو فرشتوں کا دور تھا اور اورت پر اتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ دیکھ دیتے کہ تم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جہنمی ڈالتے، مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ پہنچا سکتے، مگر ان ارادہ الہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جادوگر کہیں جائے کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا جان لو جو کہ تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان کی رسیاں اور لالچیاں (موسیٰ کے خیال میں ان کے جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دور چھڑ رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر بھوکے والیوں سے النعاثات یعنی جادوگر نیاں۔ ”سحر و ناعی تعون۔

۱۳۹۔ ہم سے ابوالحسن بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی زید کے ایک شخص لیس بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضرتؐ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام دیکھا ہوتا۔ ایک دن یاد راوی نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرتؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا، میرے پاس دو شخص فرشتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام آئے، ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف، ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الْأَخَرُ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِمَا
رَجِعْ السَّحْبِلَ؟ فَقَالَ مَطْلُوبٌ، قَالَ مَنْ طَلَبُهُ؟
قَالَ، لِبَيْدِ بْنِ الْأَعْمِيِّ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ
فِي مَسْطُورٍ وَمَشَاخِطٍ وَجُفِطٍ طَلْعٍ خَلَّةٍ ذُكْبَرٍ
قَالَ وَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ فِي بَيْتِهِ دَسْرًا، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِّنْ أَهْلِهِمْ فَخَبَّرَهُ
فَقَالَ يَا عَاقِلُةُ كَأَنَّ مَا هَذَا نَقَاعَةُ الْحَيَاةِ أَوْ كَانَ
مُكُوفٌ مِّنْ خَلْقِ عَادٍ مِّنْ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَلَا أَسْخَرِيْجُهُ؟ قَالَ قَدْ عَافَا فِي اللَّهِ فَكَذِبْتُ
أَنْ أَخْبَرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَهُمَا خَدًّا فَنَثَرَ
تَابِعَهُ أَجْبَاسًا مَّاتَةً وَأَبُو حَنْمَةَ وَابْنُ أَبِي
السَّرْدَادِ عَنْ هِشَامٍ - وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ هِشَامٍ فِي مَسْطُورٍ وَمَشَاخِطٍ - يُقَالُ الْمَشَاخِطُ
مَا يُخْرِجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مِيطَ، وَالْمَشَاخِطَةُ مِيطَةُ
مَشَاخِطَةِ الْكَلْبِ؟

باب ۳۳ الشَّرِكِ وَالسَّحْرِ وَالْمُؤَيَّقَاتِ

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اجْتَنِبُوا الْمُؤَيَّقَاتِ الشَّرِكِ وَالسَّحْرَ

باب ۳۴ مَنِ اسْتَخْرَجَ السَّحْرَ

قَتَلَهُ قَتْلًا قَوْلُ يَسْعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٍ بِهِ
طَبٌّ أَوْ يُقَالُ عَنْ امْرَأَةٍ أَفْجَلُ عَنْهُ أَوْ
يُنْشَرُ قَالَ لَكَ بِأَسِّ بِهِ الْبُطْلَانُ فَأَمَّا
مَا يَنْفَعُ فَلَكَ مِنْهُ

عَنْهُ

۱۵۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلْ عُرْوَةُ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

پوچھا ان صاحب راخفروم کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر
جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لعین بن
اعمر نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ کے بال میں جوڑ کھجور
کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب
دیا کہ ذردان کے کنوئیں میں۔ پھر اخفروم اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ
تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی لیا
(سرخ) تھا جیسے مہندی کا پتھر ہونا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے
سر اور کاحصہ شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول
اللہ! آپ نے اسے کھلا کر لیں نہیں؟ اخفروم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے
پس برائی کو ڈالوں۔ پھر اخفروم نے اس کے متعلق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا
گیا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ ابوہریرہ اور ابن ابی الزناد نے مشام کے
واسطے سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے مشام کے واسطے سے بیان کیا وہی
مشط و مشاقہ۔ مشاط ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرتے وقت نکلتے ہیں
اور المشاقہ۔ مشاقہ انھما کے مشتق ہے۔

۱۴۳ - شَرِكٌ اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں ہیں۔

۱۴۴ - مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث اور ان سے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ کر دینے والی
چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

باب ۳۵ کیا جادو کو نکال جا سکتا ہے؟

۱۵۱ - کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس
کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باز دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے
ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ
کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا
ہے وہ ممنوع نہیں۔

۱۵۱ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے
سنا کہ کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان
کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ کے واسطے سے بیان کی، اس

لیے میں نے (عہدہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا۔ اور اس کا آپ پر اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنے اپنے اذواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی جے حالانکہ آپ نے کبھی نہیں ہوتی بھینچنا۔ نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا ریزہ ۱۱۰ حضور اکرم نے فرمایا دعائے: تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے میرے پاس دھڑکتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ بید بن اسلم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زید کی ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زکھور کے خوشے میں جو زردان کے کوئٹے کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اس کو زمین پر تشریف لائے اور جادو انڈر سے نکالا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطاؤں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کوئٹے میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔

۴۳۵- حبادو

۱۶- مہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ان سے ابراہام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ حَتَّى كَانَ بَرَأَى أَتَقَا فِي النَّسَاءِ وَلَا يَأْتِيهِمْ قَالِ سَفِيَانٌ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّحَرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ كُنْزُ أَتَقَا فِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَقَا وَجَلَدَ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْأُخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ السَّيِّدِي عِنْدَ رَأْسِي بِلَا خَيْرٍ مَا بَالَ الرَّحْلُ قَالِ مَطْبُوبٌ قَالِ وَمَنْ طَبَّهُ قَالِ لَبِيدُ بْنُ أَعْقَمٍ رَحِلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ رُبُّهُ خَلِيفٌ يَهُودِيٌّ كَانَ مَنَاقِبًا قَالِ وَفِيمَ؟ قَالِ فِي مَشْطٍ وَمَشَافَةٍ قَالِ وَآيَنَ؟ قَالِ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرْتُ رَعُوفَةَ فِي بَيْتٍ ذُرَّاءُ قَالَتْ فَأَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبْرَحَتِي اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبُرْءَاتِي أُرِيْتُهَا وَكَانَ مَا هَذَا نَقَاعَهُ الْخِيَاءُ وَكَانَ تَخْلَعُهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالِ مَا اسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا تَتَلَوَّنَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي وَكَذَلِكَ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا

پارہ ۲۳ السحر

۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۶- اسی معنوں کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شرب ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ محبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو باندھنا، استعمال کرتے ہیں، آنحضور پر بھی یہی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے اب تک جیسا کہ اس حدیث کی بحث سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَتْهُ لِيَحْيِلَ إِلَيْهِ أَتَتْهُ
تُفْعَلُ الشَّيْءُ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ
وَهُوَ عِنْدِي وَمَا اللَّهُ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ
أَشْعَزْتُ يَا عَاشِقَةُ أَنْ اللَّهَ كُنْ أَضَافِي
فِي مَا اسْتَعْنَيْتَهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ جَاءَ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ
أَحَدُهُمَا عِنْدَ أُسْرَى وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي
ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا بِصَاحِبِهِ مَا وَجَّعَ الرَّجُلُ
قَالَ مُطْبُوبٌ، قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَيْسَ
بُنِ الْإِسْطِصِيمِ الْيَهُودِيِّ مِنْ بَنِي زُرَّاقٍ، قَالَ
فِي مَاذَا؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفَّ طَلْعَةٌ
ذِكْرٌ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي مِثْرٍ ذِي
أَسْرٍ وَأَنْ، قَالَ خَذْ هَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَنَا مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبُشَيْرِ
فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَخَلُّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
عَاشِقَةٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَنْ مَاءَهَا تَقَامَةُ الْحَيَاةِ
وَلَكَ أَنْ تَخْلُهَا رَمَوْسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَا خَرَجَتْ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَ
شَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أَتُوسَّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ
شَرًّا وَأَمْرِيهَا فَدَفَنْتُ

باب ۴۴ من البیان سیحراً

۴۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْتَرِقِّ فَنُطِبَا
فَجَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِيحْرًا وَإِنْ
تَعَفَّنَ الْبَيَانُ لَسِيحْرًا

باب ۴۵ من البیان سیحراً

۴۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ مَرْقَانٌ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ

عنه عن بيان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ
تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ سے کوئی چیز کچے ہیں، حالانکہ وہ چیز زکی ہوتی،
ایک دن آنحضرت میرے بیان تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے
تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی
تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات
ہے، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل و
میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور
دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان
صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔
پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لعین بن اعمش سودی نے۔
پوچھا، کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں جو زکھور کے خوشے میں
رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے
کنوٹ میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوٹ پر
تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ
واپس عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان تشریف لائے اور فرمایا لا واللہ۔ اس
کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت
شیاطین کے سرور جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اسے
کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی
اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی دوسرے لوگ کسی برائی
میں مبتلا ہو جائیں، پھر آپ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۴۶- بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۴۱۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں زید بن اسلم نے اور اسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد
دریہ منورہ کی (مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی
تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں
بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) "إِنَّ
بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ" (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۴۷- عجمہ (دریہ میں ایک عمدہ قسم کے کھجور) سے جادو کا علاج۔

۴۱۸- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ چند عجمہ کی کھجوریں کھالیا کرے گا اسے اس دن رات تک زہر اور حادہ نقصان نہیں پہنچیں گی۔ علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ "سات کھجوریں۔"

۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے زہر نقصان پہنچ سکتا ہے اور زحما دور۔

۲۴۸۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۲۰۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعویذ، صغیر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح صاف ہوتا ہے، لیکن ایک عارض زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی عارض لگا دیتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے عارض لگائی تھی؟ اور ابوسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں دے جائے۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی سے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ اعراب میں تعویذ نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولنے نہیں دیکھا۔

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَعَ كُلَّ يَوْمٍ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَ قَالَ عَلَيْهِ سَبْعَ ثَمَرَاتٍ

۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصْطَبَعَ سَبْعَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

بَابُ ۲۴۸ لَا هَامَةَ

۲۰۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوِي وَلَا صَغَفَا وَلَا هَامَةَ ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَالِ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي التَّرْمِلِ كَأَهْلِ الطَّبَاةِ فَيُحَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَجُوجُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْإِدْلَ وَالْعَنَابِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَدُّهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤِيدَنَّ مُؤْمِنٌ عَلَى مُصِيبَةٍ وَأَنْتُمْ كَرَأْبُ هَدْيَةٍ حَدِيثُ الْإِدْلَ قُلْنَا لَكُمُ خَبَرْتُ أَنَّهُ كَأَعْدَايَ فَرَطُنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتَهُ نَسِيتُ عَدِيَّتَهُ عَيْرُكَ

اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر نا فہمی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (یعنی مؤید و غیر)

۴۴۹۔ امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن تھی تو) محسوس تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

۶۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض اور ٹوٹا والا اپنے اونٹ، تندرست اور ٹوٹا والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے، اس پر ایک اعزلی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ جو ریت میں بہن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خارش زدہ اونٹ کے پاس آجاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

۶۲۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے اور شگون نہیں ہے، مزید قال مجھے پسند ہے صحابہؓ نے عرض کی، قال کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات۔

۴۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر دیئے جانے سے متعلق احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کی انھوں

باب ۳۱۵۔ لا عندی

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرٍاءَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَدِي وَلَا طَبِيعَةٌ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَذَارِ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَدِي. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُؤْمِدُ وَالْمُصْرَضُ عَلَى الْمُبْصِرِ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَدِي، فَقَامَ اعْتِرَافِي فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الدِّسَالِ أَمْثَالَ الطَّبَايَا فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْخَجَرُ فَتَجَرَّبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَعَدِي لَوْ؟

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدَدِي وَلَا طَبِيعَةٌ وَيُعْجِبُ مَا نَعَالَ قَالَُوا وَمَا نَعَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَبِيعَةٌ

باب ۳۱۶۔ مَا يُدْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

دقیقہ صفحہ ۳۱۵ اور ان میں لغات میں سوال نہیں یعنی حضرات نے لکھا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو دم پڑتا ہے اسی سے بچنے کے لیے حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ دم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اداام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَبِمَا سَمُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا بِمِثْلِكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْوَكَهُ قَالُوا أَبُو نَافِلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْوَكَهُ فَلَانَ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَيَرْمَتُ، فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَيُّنَا، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلَفُونَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلَفُكُمْ فِيهَا أَحَدًا. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمَّ فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا إِنْ ذُنَابُنَا كُنْتَ كَذَّابًا لَسْتَ بِغَيْرِ مِثْلِكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَكَ قِصْرُكَ :

باب شَذِيبِ السَّمِ وَاللَّوْءِ بِهِ وَ

بِمَا يُجَاءُ مِنْهُ :

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ لَمَيِّتُ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ نے بیان کیا کہ جب خبیر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری درم میں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حشہ نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضرت اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرم نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو جتنا چاہو سب آنحضرت کے پاس جمع کئے گئے، آنحضرت نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم، پھر آنحضرت نے فرمایا۔ تمہارا اجداد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ نلال، آنحضرت نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمہارا اجداد تو نلال ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضرت نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پوچھ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے اجداد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پوچھ لیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ واللہ، ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملا یا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے بول گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر سچے بول گے (دعویٰ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۶۲۵۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے

خوف ہو دوا کرتا، اور ناپاک دوا۔

۶۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے

بیان کیا کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سپاڑے اپنے آپ کو لڑکر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہری لڑکر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۶۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں احمد بن بشر ابوہریرہ نے خبر دی۔ انھیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات بجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

۶۵۲۔ گدھی کا دودھ

۶۲۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابودریس خولانی نے اور ان سے ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دال نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شام نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابودریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے دوا کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے پتے (انگل بیڑ وغیرہ میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؛ ابودریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ البزہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضرت سے معلوم نہیں ہے۔ البزہ درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابودریس خولانی نے خبر دی اور انھیں ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دال نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

ذَكَوَانٌ مُّجَدِّثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ السَّيِّمِيِّ مَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَتْلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَكُونُ فِيهِ خَالِدًا مُّخَلَّدًا أَيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا قَتَلَ نَفْسَهُ قَتْلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا أَيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَلَ نَفْسَهُ بِجَدِيدٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَتْلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَكُونُ فِيهِ خَالِدًا مُّخَلَّدًا أَيْهَا أَبَدًا ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَجَرٌ ۝

بَابُ الْبَابِ الثَّانِي

۶۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ زُهْرِيٍّ عَنْ أَبِي دَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ دَيْئَابٍ مِنَ السَّبْعِ. قَالَ ابْنُ زُهْرِيٍّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْحَابٍ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ هَلْ تَمَوَّضًا؟ وَنَشَرْتُ الْبَابَ الْأَثْنَاوِيَّ مَوَاسِيَةَ السَّبْعِ، أَوْ أَقْوَالَ الْأَيْبِلِ، قَالَ: كَانِ الْمُسْلِمُونَ يَتَنَاوَذُونَ بِهَا حَتَّى يَمُوتُوا بِذَلِكَ بَأْسَهُ مَا مَا الْبَابُ الْأَثْنَاوِيَّ يَلْعَنُهُ بَلْعْنَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلَعْنَا عَنْ الْبَابِ يَنَا أَمْرًا وَلَا نَهَى، وَأَمَّا مَوَاسِيَةُ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شَيْحَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو دَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ دَيْئَابٍ مِنَ السَّبْعِ ۝

باب ۲۵۳ اِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَامِعِيلٍ عَنْ جَعْفَرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا خَبْثٌ شَفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

باب ۲۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخَذَ مِنْ عِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَاصْدُقُوا فِي غَيْرِ شُرَافٍ وَلَا خَيْلَةٍ . وَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنَّسِ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثُ أَشْيَاءَ : سَوْفٌ أَوْ خَيْلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَامِعِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَبِيعُ بْنُ أَنْسَلَمٍ يُخْبِرُونَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خَيْلَةً :

باب ۲۵۵ مَنْ جَدَّ إِثْرًا مِنْ غَيْرِ خَيْلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ، خَيْلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَذَوُّرُ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِثْرًا بَعِي يَسْتُرُنِي إِلَّا أَنْ أَتَقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے، ان سے بنی حنین کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے نیکو لوگوں کے لیے زمین سے نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر۔

۲۹۔ اسماعیل، مالک، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ٹیکر کی وجہ سے تہہ گھسیٹا ہوا چلے گا، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے۔ تو تو میری رکھ سکتا ہوں، حضور اکرم نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا تکبر کی

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایت میں منزلات ہدایت جلد ۱	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل بیت علیہم السلام
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۳ حصے ۲۸ جلدیں مکمل
تاریخ ارض القرآن	مولانا سعید سلیمان مدنی
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شفیق میر دلشاد
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر مفتاحی نیاز قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکیم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن مدنی
ملکت الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسب ان پدیسر
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل بیت علیہم السلام
تفسیر بیہم سلم	۲۰ جلد	مولانا زکریا آقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲۶ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد و شریف	۳۰ جلد	مولانا سراج احمد صاحب، مولانا خورشید عالم صاحب، فاضل عربیہ
سنن نسائی	۳۰ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۷ حصے مکمل	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل بیت علیہم السلام
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل بیت علیہم السلام
رباع الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمن صاحب، اہل بیت علیہم السلام
الادب المفرد	۱ جلد مترجم و شرح	از امام بخاری
مطالعہ حق جدید شریف مشکوٰۃ شریف	۵ جلد مکمل	مولانا عبدالحق علی مدنی، فاضل عربیہ
تقریر بخاری شریف	۳۰ جلد مکمل	حسب ان پدیسر، مولانا محمد زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریف	۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک زبیدی
تکلیف الاشتمات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح الیقین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتاحی نیاز قادری

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور۔ پاکستان۔ فون: ۳۷۸۸۲۱۱ (۲۱ لائنیں)۔
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں۔ چونکہ کتب کا انتظام ہے، فوری کتب کی فراہمی کی جاتی ہے۔